مطالعہ ۱: خدا

مطالعہ ۲: خدا کی روح

مطالعہ ۳: خدا کے وعدے

مطالعہ ۴: خدا اور موت

مطالعہ۱۰: یسوع مسیح کی زندگی

ہے۔

بس خدا کے وجود کو یونہی مان لینا اپنے آپ میں خدا کی رضا کا سبب نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم سنجیدگی سے مانیں کے ہمارا ایک حقیقی خالق ہے ہمیں اس کے ''احکامات کو۔۔۔ اپنے اندر سمونا ہوگا'' ان مضامین کا مقصد یہ بتانا ہے کہ وہ احکامات کیا ہیں اور کیسے ان کو اپنے اندر سمویا جائے۔ جیسے جیسے ہم خدا کے قوانین کو سمجھنے کی جستجو میں بڑھتے جائیں گے ہمیں احساس ہوگا کہ ہمارا خدا کے وجود کا یقین پختہ ہو گیا۔

عقیدہ سننے سے پختہ ہوتا اور یہ خدا کی باتیں سننے سے آتی ہیں (بحوالہ Rom.10:17) اسی طرح Isaiah 43:9-12 میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح خدا کی طرف سے مستقبل کے حالات کے بیانات ہمیں یہ جانکاری دیتے ہیں کہ ''میں ہی وہ ہوں'' (بحوالہ Is.43:13)۔ مثلاً خدا کا نام میں ہوں اور یہ سچ ہے (بحوالہ Ex.3:14) راہب پال بیریا نام کے قصبہ میں آئے جو اب شمالی یونان میں ہے۔ ہمیشہ کی طرح انہوں نے (خوش خبر) خدا کی شان میں اور اُنکے احکامات کے بارے میں بیان کیا! اُن لوگوں کے بجائے صرف سننے کے اُن کے بیان، کو راضی خوشی دل و دماغ سے قبول کیا اور اُن احکامات کو آسمانی کتاب میں تلاش کیا حقیقت تک پہنچے۔ اسلئے اُن میں سے بہت سارے ایمان لائے (بحوالہ Acts17:11,12) اُنکے عقیدہ کی وجہ تھی اُنکا کھلا دماغ روزانہ کے معمول اور ترتیب اور ڈھنگ سے اُن احکامات کی بائبل میں تلاش ہے۔ اس نیچے عقیدہ کا حصول، خدا کی طرف سے دلوں کی اچانک روحانی تبدیلی کی وجہ سے نہیں تھا۔ جیسا خدا کا کرنا نہیں ہے تو پھر کیا یہ ممکن ہے کہ دُنیا کے لوگ فقط کسی اجلاس میں چلے جائیں جیسے کے بلی گراہم کی روحانی مہم یا پھر پینٹا کوسٹل کی روحانی تجدید اور وہاں سے ایمان سے لبریز ہو کر باہر نکلیں؟ اس طرح حسب معمول آسمانی کتاب میں ایسی ہی کتنی باتیں تلاش کی گئی ہیں؟ یہ خالی پن نئے عیسائی اپنے بعد کے تجربہ میں پاتے ہیں۔ یہ کمی ایمان (حقیقتہ) کی چونکہ حقیقتہ بائبل کی تلاش پر مبنی ہوتی یقناً ایمان سے دور چلے جانے کا باعث ہے۔

ان مضامین کا مقصد یہ ہے کہ آسمانی کتاب کا مطالعہ اور اُس میں تلاش حق کا ایک ڈھانچہ مہیا کیا جائے، جسکی وجہ آپ میں عقیدہ پیدا ہو۔ سچے گوسپل کی ساعت سے لگاؤ اور اس پر سچا عقیدہ ہی گوسپل کی تبلیغوں میں اکثر سب سے روشن پہلو رہا ہے۔

۔۔"زیادہ تر لوگ کورنتھیاں سن کر عقیدہ لائے اور عیسائی ہیں" (بحوالہ Acts 18:8)
"لوگ گوسپل کی باتیں سنتے تھے اور یقین کرتے تھے"
(بحوالہ Acts 15:7)

1.2 خدا کی ہیت

۔۔"تو سنو ہم تبلیغ کرتے ہیں اور تم ایمان لاتے ہو"
(بحوالہ I cor.15:11)
۔۔اخلاقی حکایات میں تذکرے کیے گئے ہیں وہ خدا کی باتیں ہیں
(بحوالہ Lk. 8:11) سرسوں کے پودوں میں نکلنے والا پھول جو حقیقت ہے اور وہی ہے اعتقاد (بحوالہ LK.17:6) اس طرح ایمان ذہن کے قبول کرنے سے پیدا ہوتا ہے، اعتقاد کی باتیں (بحوالہ Rom.10:8)، اعتقاد کی باتیں اور اچھے عقائد (بحوالہ 1Tim.4:6) جو دلوں میں آتا ہے وہی خدا اور انکی باتوں پر یقین کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے (بحوالہ Gal.2:2 cp. Heb.4:2)۔

۔۔راہب جان ہمارے لارڈ کی تحریر کردہ زندگی کے بارے میں کہتا ہے کہ "وہ سچ کہتا ہے (یعنی بالکل سچ) کہ تم ایمان لاؤ (بحوالہ Jn.19:35) اور اس طرح خدا کی بات کو "سچ" کہا گیا ہے (بحوالہ Jn.17:17) تا کہ اس پر ہم ایمان لائیں۔

یہ عظیم انسان، شاندار جز ہے بائبل کا کہ خدا نے ایک انسان پیدا کیا۔انسانی جسم کی شکل میں۔یہ بھی عیسائیت کا بنیادی اصول ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔اگر خدا کوئی ساخت (جسمانی) نہیں ہے تو اس کے لئے ناممکن ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہوتا جو "اس کی ہیت عکس تھا۔(Heb.1:3)۔مزید یہ کہ یہ مشکل ہوگیا کہ "خدا" کے ساتھ اس کے رشتے کا تانا بانا جوڑا جائے، اگر خدا صرف ہمارے ذہنوں کا ایک خیال ہے، خلاء میں کہیں گردش کرتی ہوئی روح ہے تو اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔یہ افسوسناک ہے کہ زیادہ تر مذاہب میں خدا کے سلسلے میں ایسا غیر حقیقی اور نا قابل فہم تصور موجود ہے

خدا حقیقی معنوں میں ہم سے عظیم ہے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ زیادہ تر لوگوں کا عقیدہ انہیں اس واضح وعدوں پر یقین سے روکتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی ہم خدا کو دیکھیں گے۔اسرائیل میں خدا کی ہیت کو دیکھنے کا عقیدہ نہیں تھا (بحوالہ Jn.5:37) جو اس بات کی وضاحت ہے کہ اس کی

حقیقی معنوں میں کوئی شکل ہے۔اس قسم کا عقیدہ خدا کو سمجھنے اور اس کی باتوں پر عمل کرنے سے آتا ہے۔

''دلوں میں ایمان پیدا کرو۔پھر وہ لوگ خدا کو دیکھ سکیں گے(بحوالہ Matt.5:8)

'' اس کے(خدا کا)نوکر اسکی خدمت کریں گے۔۔اور وہ اس کا چہرہ دیکھ سکیں گے اور اس کا نام(خدا کا) (بحوالہ Rev.3:12) ان کی پیشانیوں پر روشن ہو گا (بحوالہ Rev.22:3,4)۔

اس قسم کی تعجب خیز امید اگر ہم اس پر ایمان لاتے ہیں تو اس کے اثر ات ہماری زندگی پر ضرور پڑیں گے۔

''تمام انسانوں کے ساتھ امن اور تقدس کو اپنائے بغیر کوئی بھی انسان لارڈ کو نہیں دیکھ سکے گا''(بحوالہ Heb.12:14)۔

ہم قسم نہ کھائیں،کیونکہ اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے،خدا کے تخت کا وعدہ اور وہ اس پر ظاہر ہوگا '' (بحوالہ Matt.23:22) اسے دیکھ سکتے ہیں جیسا کہ وہ موجود(یسوع میں ظاہر ہوگا) اور ہر وہ شخص جس کو اس کا انتظار ہے خود کو پاکیزہ کرے گا کیونکہ وہ خود پاکیزہ ہے''(بحوالہ 1Jn.3:2,3)۔

1.3 خدا کا نام اور صفت

اس زندگی میں آسمانی باپ کا تصور بالکل بے معنی ہو جاتا ہے،لیکن ہم کو مایوس نہیں ہونا ہے'اس ایک زندگی میں آخر اس سے ملاقات ہوئی۔ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں مشکوک نظر آتا ہے جو ہماری اس کے بارے ذہنی تصویر ہے۔اس طرح انسانی دشواریوں کی گہرائیوں کے بارے جاب کو خدا کے ساتھ مکمل رشتے پر خوشی ہے جس کا آخری دن وہ مکمل طور پر تجربہ کر سکے گا۔

اس طرح جب جسم ختم ہو جائے(یعنی موت کے بعد) کیڑے مکوڑے اس جسم کو کھا جائیں گے اس وقت بھی میں اپنے گوشت پوست کے ڈھانچے سے خدا کو دیکھ سکیں؛جسے صرف میں اپنے لئے دیکھ سکوں گا،اور آنکھیں حیرت زدہ ہو جایں گی،اور اسے دوسرا کوئی نہیں دیکھ سکے گا''

(بحوالہ Job19:26,27)

اور راہب پال دکھوں اور تکلف کی دوسری زندگی کیلئے بے چین ہو گیا: ''اب ہم اسکو شیشے کے ذریعے ، تا ریکی میں دیکھ رہے ہیں ،لیکن اس کے بعد ہم آمنے سامنے ہوں'' (بحوالہ 1cor.13:12)

خدا کے بارے میں صحیح علم بائبل کے عقائد کے متعدد دوسرے اہم اہم حصوں کو ہمارے لئے کھول دے گا۔لیکن جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو دوسرا جھوٹ بولنے پر مجبور ہوتا ہے، اس طرح خدا کے بارے میں جھوٹا تصور سچائی کے کے نظام میں رکاوٹ بنے گا جس کے بارے میں مقدس کتابوں میں تذکرہ ہے۔اگر تم ان باتوں سے متفق ہو،یا کچھ حد تک یہ سننے کیلئے تیار ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے، کیا تم حقیقت میں خدا کو جانتے ہو۔اب ہم اس کے (خدا) کے بارے میں بائبل کی مزید باتیں بتائیں گے۔

اگر خدا کا وجود ہے تو یہ سوچنا قطعی درست ہے کہ وہ (خدا) اپنے (خدا) بارے میں کچھ باتیں ضرور بتائے گا۔ہم یقین کرتے ہیں کہ بائبل انسان کیلئے خدا کی وحی ہے، اور اس میں دیکھتے ہیں کہ خدا کی صفت کا انکشاف کیا گیا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ خدا کہ اس کے کلام کو اس (خدا) کی ''بنیاد'' قرار دیا گیا ہے (بحوالہ 1 Pet.1:23) کیونکہ اگر یہ ہمارے دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے تو ہمارے اندر ایک نئی بات پیدا ہوتی ہے جس میں خدا کی صفت (بحوالہ James 1:18; 2 Cor 5:17) کا تصور ہے، اس لئے جس قدر زیادہ سے زیادہ ہم خود کو خدا کے کلام کی طرف راغب کریں کے اور سبق میں اس قدر زیادہ سے ہم اس (خدا) کے بیٹے کے عکس کی تصدیق کریں گے۔(بحوالہ Rom.8:29) جو خدا کے مکمل عکس کی شکل میں ہے (بحوالہ Col.1:15) ان حقائق کی روشنی میں بائبل کے تاریخی ابواب، ان باتوں سے بھرے ہیں کہ خدا نے انسان اور قوموں کو کس طرح سمجھانے کی کوشش کی' اور ہمیشہ ہی ان ہی بنیادوں پر اپنی صفت بیان کی ہے۔

عبرانی میں کسی شخص کا کردار اس کی صفت اور/یا اس کے بارے میں اطلاعات کا سرچشمہ ہوتا ہے۔جس کی واضح مثالیں ہیں:

'یسوع' نجات دہندہ ہے کیونکہ، وہ اپنے بندوں کو
ان کے گناہوں سے بچائے گا'' (بحوالہ Matt.1:21)

'ابراہیم'= 'ایک بڑی قوم کا باپ' 'متعدد قوموں' کیلئے اسے میں نے باپ بنایا'

(بحوالہ Gen. 17:5)

اس لئے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ خدا کا نام اور اس کی صفات ہمیں اس (خدا) کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرسکتی ہیں۔ کیونکہ خدا کی صفت اور مقصد کے بہت سارے پہلو ہیں۔ اصل میں اس کے ایک سے کئی زیادہ نام ہیں۔ اس کے ناموں کا تفصیلی مطالعہ / کا مشورہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد دیا جاسکتا ہے خدا کی صفت کے بارے میں مزید معلومات جیسا کہ اس (خدا) کے نام سے ظاہر ہوتا ہے جو لارڈ کے لئے ہماری پوری زندگی میں کام آئے گا اس کے بعد اس کا تعارف بہت ضروری ہے۔

جس وقت موسیٰ نے اپنی زندگی کے دشوار گزار لمحات کے وقت عقیدہ کو تقویت دینے کیلئے خدا کے بارے میں گہرائی کے ساتھ معلومات حاصل کرنا چاہا تو ایک فرشتہ ''جس نے لارڈ کے نام کا ڈنکا بجایا: لارڈ' لارڈ جو خدا ہے، رحم کرنے والا اور رحمان ہے اچھائیوں اور سچائی میں ساتھ دینے والا ہے۔ ہزاروں کے گناہوں کو بخشنے والا، تفریق، مخالفت کرنے والوں اور گناہ گاروں کو معاف کرنے والا اور وہی ہر قصور کو معاف کرے گا'' (بحوالہ Ex.34:5-7)

ہر واضح ثبوت ہے کہ خدا کے نام اس کی صفات کے برابر ہیں۔ ان میں اس کی موجودگی ثابت کرتی ہے کہ خدا کی صفت ہے۔ اور یہ دلیل پیش کرنا احمقانہ حرکت کہ روح کا ایک جھونکا ان صفات کا حامل ہے جو ہم جیسے انسانوں سے بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔

خدا نے ایک خاص نام کا انتخاب کیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق میں پہچانا اور یاد رکھا جائے گا، یہ ایک خلاصہ تھا اپنے لوگوں کے ساتھ اس (خدا) کے مقصد کا۔

اسرائیلی مصر میں غلام تھے اور انہیں ان کے اندر خدا کے وجود کو تازہ کرنے کی ضرورت پیش آتی موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ انہیں خدا کے نام سے آگاہ کرو اس طرح سے انہیں مصر چھوڑنے ان سے جس زمین کا وعدہ کیا گیا ہے اس طرف سفر کرنے میں مدد ملے گی (بحوالہ cp. I Cor. 10:1)۔ اس سے قبل کہ ہم عیسائیت قبول کریں اور خدا کی طرف سفر کا آغاز کریں خدا کے نام کے تعلق سے بنیادی اصولوں کو سمجھانا نہایت ضروری ہے

خدا نے اسرائیل سے کہا کہ اس (خدا) کا نام یہوداللہ (YAHWEH) تھا، مطلب یہ کہ' میں ہوں اور میں ہوں یا زیادہ صحیح ڈھنگ سے اس کا ترجمہ کیا جائے تو مطلب ہوگا کہ' میں وہی ہوں جو میں ہوں (بحوالہ Ex.3:13-15) اس نام میں اس کے بعد تھوڑی حد تک اضافہ

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

خدا کے نام کی پیشگوئی مکمل ہوئی۔ اس کی مزید تفصیل کے ساتھ مطالعہ 3.4 میں وضاحت کی گئی ہے۔

ابتک اس مطالعہ میں جو کچھ ہم نے پڑھا ہے وہ فرشتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے

جسمانی، شخصی

خدا کے نام سے منسلک

ایسا رابطہ جس سے خدا کی روح اپنی وصیت پوری کرتی ہے۔

اس کی صفت اور مقصد کی روشنی میں۔

اور اس کے بعد اس کا ظہور

ہم نے مطالعہ 1.3 میں تذکرہ کیا تھا کہ عبرانی الفاظ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ جس کا ترجمہ "خدا" سے کیا گیا ہے وہ عظیم (Elohim) ہے جس کے حقیقی معنی بڑا طاقت والا ہے۔ اس طاقت والے کے ساتھ خدا کا نام منسلک ہے جسے خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے کیونکہ وہ اس (خدا) کے قریب ہیں۔ اور یہ سب فرشتہ کہلاتے ہیں۔

کتاب پیدائش (بحوالہ Genesis 1) لفظ کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے تخلیق کے بارے میں چند احکامات صادر کیے ہیں، اور " ان کا نفاذ ہوا۔ یہ فرشتے ہی تھے جنہوں نے ان احکامات کو نافذ کیا۔

"فرشتے جو طاقت میں افضل ہیں، انہوں اس کے (خدا) کے احکامات کو اس کی آواز میں فرشتوں نے سنا" (بحوالہ Ps. 103:20)

اس لئے یہ یقین کرلینا چاہیے کہ جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ خدا نے دنیا بنائی لیکن یہ کام اصل میں فرشتوں نے انجام دیا تھا۔ Job 38:4-7 بھی اس طرف اشارہ دیتا ہے اب یہ بہترین وقت ہے کہ Gen. 1 میں دنیا کی تخلیق کے تعلق سے جو تذکرہ ہے اسے پڑھا جائے:

پہلا دن "خدا کہتا ہے، روشنی ہو جا: اور روشنی ہو جاتی ہے"

دوسرا دن "خدا کہتا ہے، پانی کے درمیان فلک تیار ہو جا۔ اور پانی تقسیم ہو جاتا ہے (زمین پر) اور (بادلوں میں) اور یہ ہو جاتا ہے" (بحوالہ v.6,7)

تیسرا دن ''خدا کہتا ہے، جنت کا پانی یکجا ہو (سمندر اور بحر تیار کرنے کیلئے) اور سوکھی زمین ظاہر ہو اور ایسا ہو جاتا ہے'' (v.9)

چوتھا دن ''خدا کہتا ہے، روشنی ہو جا -- جنت میں -- اور روشنی ہو جاتی ہے'' (بحوالہ v.14,15)

پانچواں دن ''خدا کہتا ہے، چلتے پھرتے جانداروں کو پانی میں لاؤ --- مرنا مرغی کو اُڑیا جائے --- اور خدا نے ہر جاندار شئے کی تخلیق کی'' (بحوالہ v.20,21)۔ ''اور ایسا ہو گیا''

چھٹا دن ''خدا نے کہا، زمین پر جانداروں --- مویشوں اور رینگنے والے جانداروں کو لاؤ --- اور ایسا ہو گیا (بحوالہ v.24)

اسی چھٹے دن انسان کی بھی تخلیق ہوئی۔ خدا کہتا ہے، ہمیں انسان کو اپنی پسند اپنے عکس جیسا بنانا چاہتے (بحوالہ Gen.1:26)۔ ہم نے ان آیات کے بارے میں مطالعہ 1.2 میں تبصرہ کیا ہے۔ فی الحال ہم یہ بتانا چاہتے ہیں ''کہ خدا جو یہاں خود کو انسان سے مشابہ نہیں کر رہا ہے۔ ہمیں آدمی بنانا چاہئے'' اس سے ایسا لگتا ہے کہ خدا ایک سے زائد آدمی کا حوالہ دے رہا ہے۔ عبرانی میں ''عظیم (Elohim) کا ترجمہ خدا سے کیا گیا ہے جس کے معنی زبردست طاقت والا ہوتا ہے جو فرشتوں نے ہمیں اپنے عکس میں تخلیق کیا اور وہ بھی ہمارے جیسے جسم رکھنے والے ہیں جیسے ہمارے ہیں۔ وہ ہماری صفت ہیں، محسوس کرنے والی جسمانی ہیئت اور ان میں بھی خدا کی صفات موجود ہیں۔

ان معنوں میں فطرت کا حوالہ ان معنوں میں دیا گیا ہے کہ کوئی فرد اپنے جسمانی ڈھانچے کی بنیادی حقیقت کو اگر سمجھتا ہے۔ بائبل میں دو قدرت' کا تذکرہ ہے اس کی باتوں کے مطابق یہ ممکن نہیں ہے کہ دونوں ''قدرت' ایک ساتھ ہو۔

خدا کی فطرت (مقدس فطرت)

گناہ نہیں کر سکتا (مکمل) بحوالہ (Rom.9:14; 6:23 cp. Ps.90:2; Mt.5:48; James 1:13)

مر نہیں سکتا، یعنی کہ وہ لافانی ہے (بحوالہ 1 Tim.6:16)

طاقت اور توانائی سے بھرپور (بحوالہ Is.40:28)

یہ خدا اور فرشتوں کی فطرت ہے اور جسے یسوع کو اس کے دوبارہ زندہ ہونے کیلئے دی گئی تھی (بحوالہ Acts 13:34; Rev.1:18; Heb.1:3) ۔ یہ وہ فطرت ہے جسکا ہم سے وعدہ کیا جاتا ہے

(Lk.20:35,36; 2 Pet.1:4; Is.40:28 cp.v 31)

انسانی فطرت

گناہوں میں ڈوبا ہو (بحوالہ James 1:13-15)

یہ عنوان فطری ذہنت کے ذریعے (بحوالہ Jer.17:9; Mk.7:21-23)

انجام موت، یعنی فنا ہونے والا (بحوالہ Rom.5:12,17; 1 Cor. 15:22)

بہت ہی محدود توانائی، جسمانی (بحوالہ Is.40:30) اور ذہنی (بحوالہ Jer.10:23)

یہ تمام آدمیوں کی فطرت ہے اچھے اور برے تمام فطرت رکھنے والے۔ فطرت کا خاتمہ موت ہے (بحوالہ Rom.6:23)۔ یہ وہ فطرت ہے جو یسوع کی فانی زندگی میں اس کے ساتھ۔ (بحوالہ Heb.2:14-18; Rom.8:3; Jn.2:25; Mk.10:18)۔

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ انگریزی لفظ ''فطرت'' اور کردار ہے: ہم اسے ایک جملے میں اس طرح استعمال کر سکتے ہیں کہ جان بہت فراخ دل ہے۔ یہ اس کی فطرت کے معنی میں نہیں ہے لیکن اپنی کازپر کرنا چاہیے۔ جو انسانی فطرت کی طرح ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ فطرت کو ہم اس مطالعہ میں اس طرح استعمال نہیں کر رہے ہیں۔

فرشتوں کا ظہور

فرشتے خدا کی فطرت کے حامل ہیں وہ گناہ نہیں کرتے اور نہ وہ مریں گے۔ تو سمجھ لو کہ گناہ سے موت ہوتی (بحوالہ Rom.6:23) ہے وجود کی شکل میں ہو بہو جسمانی ساخت کے ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب فرشتے زمین پر آتے ہیں تو وہ آدمی کی طرح نظر آتا ہے۔

فرشتے ابراہیم کے پاس خدا کی باتیں بتانے کیلئے آئے ان کا تذکرہ ۳ آدمیوں کے گروپ کے طور پر گیا ہے جن سے ابراہیم پہلے تو عام آدمی کی طرح ملے، کیونکہ وہ اسی طرح نظر آ رہے تھے: تھوڑا پانی لو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، اپنے ہاتھ پیر دھوؤ اور درخت کے نیچے آرام کرو (بحوالہ Gen.18:4)

انسانی پیغامبر کی شکل میں گناہ کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل اقتباسات واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ تمام فرشتے (ان میں صرف چند نہیں) اپنی فطرت سے ہی خدا کے فرماں بردار ہیں اور اس لئے وہ گناہ نہیں کر سکتے ہیں۔

''لارڈ نے جنت میں اپنا تخت تیار کیا اور اس کی اقلیم پر اس کی حکومت تھی (یعنی جنت میں اس کی خلاف ورزی کوئی نہیں کر سکتا تھا) لارڈ کی مہربانیوں کے نتیجے میں اس (خدا) کے فرشتے جو زبردست طاقت کے مالک ہیں اس کے احکامات بجالائے اور اس (خدا) کی باتیں ان کے ذریعے سنی گئیں۔ لارڈ کی مہربانیوں کے نتیجے میں تمام فرشتے مہربان تھے، یہی اس (خدا) کے وزراء تھے جو اسے خوش رکھتے تھے'' (بحوالہ Ps.103:19-21)۔

''اس کی حمد کرتے تھے، تمام فرشتے--اس کے مہربان'' (بحوالہ Ps.148:2)

''یہ فرشتے کام کرنے والی روحیں نہیں ہیں۔ اور ان لوگوں کی (ایمان والوں کیلئے) خدمت کے لئے انہیں بھیجا گیا جو نجات کے جانشین ہونگے؟'' (بحوالہ Heb.1:13,14)

لفظ''تمام کی بار بار تکرار سے پتہ چلتا ہے کہ فرشتے دو گروپوں میں تقسیم نہیں ہوئے ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے ایک گروہ اچھا اور دوسرا گناہ گار گروپ ہے۔ فرشتوں کی فطرت کو اچھی طرح سمجھنے کی اہمیت ہی ان پر یقین اور انکی فطرت میں شامل ہونے کا انعام ہے؛'' وہ لوگ جو قابل احترام سمجھے جاتے ہیں جو گناہ نہیں کرتے ہیں-- نہ وہ کبھی مر سکتے ہیں وہ لوگ فرشتوں کے برابر ہیں (Lk.20:35,36) یہ سمجھنا بہت بڑا نکتہ ہے۔ فرشتے مر نہیں سکتا! ''موت --فرشتوں کو اپنی آغوش میں نہیں لیگی (بحوالہ Heb 2:16 Diaglott margin)۔ اگر فرشتے گناہ کر سکتے تو وہ لوگ جنہیں انعام کیلئے قابل احترام سمجھا گیا تھا یسوع کی واپسی کے بعد بھی گناہ کر سکتے ہیں۔ اور یہ گناہ موت کی آمد کا ذریعہ ہے (بحوالہ Rom.6:23) اس کے بعد ان کی کوئی ابدی زندگی نہیں ہے اگر ہم سے گناہ ہونے کا ڈر ہے تو ہمیں مرنے کا بھی خطرہ ہے۔ اس طرح اگر فرشتے گناہ کریں گے تو ابدی زندگی کیلئے خدا کا وعدہ بے معنی ہو جائیگا۔ دیکھو ہمارا انعام فرشتوں کی فطرت کو اپنانے کے بعد ہی ملے گا۔ فرشتوں کے حوالہ (بحوالہ Luke 20:35,36) سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتوں کی کوئی کیٹگری نہیں ہے یعنی کہ اچھے یا گناہ گار۔ اور اس طرح فرشتوں کی صرف ایک کیٹگری ہے۔

اگر فرشتے گناہ کر سکتے ہوتے تو خدا ہماری زندگی اور ہمارے معاملات میں کوئی بھی دخل اندازی کے قابل نہیں ہوتا۔ اس طرح اس (خدا) نے یہ اعلان کر دیا کہ وہ اپنے فرشتوں (بحوالہ Ps.103:19-21) کے ذریعے کام کرتا ہے۔ انہیں خدا نے حقیقی معنوں میں روحوں سے بنایا ہے کہ وہ (خدا) اپنی روح کی طاقت سے ہر مقصد کی تکمیل کر سکے اور یہ کام فرشتے کرتے ہیں (بحوالہ Ps.104:4)۔ اس طرح وہ نافرمابردار ہوں گے ناممکن ہے۔ عیسائیوں کو خدا کی اقلیم لئے روزآنہ عبادت کرنا چاہئے تا کہ یہ اقلیم زمین پر آئے اور اس کی وصیت پوری ہوتی جس طرح جنت میں پوری ہوئی ہے (بحوالہ Mt. 6:10)۔ اگر خدا کے فرشتے جنت میں گناہ کا ارتکاب کرتے تو اس (خدا) کی وصیت کا وہاں پوری طرح عمل در میں نہیں ہوسکتا تھا۔ اور اس طرح خدا کی مستقبل کی اقلیم میں بھی یہی صورتحال ہوسکتی ہے۔ دنیا میں جہاں گناہ گاروں اور فرماں برداروں کے درمیان جنگ چل رہی ہو وہاں امن وسکون۔ بہت مشکل ہے لیکن ایسا ناممکن بھی نہیں۔

لیکن۔۔؟

مطالعہ ۱: سوالات

متعدد، عیسائی و چرچ یہ سوچتے ہیں کہ فرشتے گناہ کر سکتے ہیں اور گناہ گار فرشتے موجود ہیں جو زمین پر گناہ اور مسائل کے ذمہ دار ہیں۔ ہم اس غلط فہمی کے بارے میں مطالعہ 6. میں مکمل طور پر گفتگو کریں گے۔ فی الحال ہم مندرجہ ذل نکات پیش کر رہے ہیں:۔

یہ ممکن ہے کہ ہماری تخلیق سے قبل بھی کوئی تخلیق ہو یعنی جیسا کہ جینیسس ا (Genesis 1) میں ریکارڈ کیا گیا ہے یہ نہ قابل فہم ہے کہ موجودہ فرشتوں میں اچھائی اور برائی سمجھنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے (بحوالہ Gen.3:5) جو اس زندگی میں اس قسم کی صورتحال سے گزر رہے ہیں۔ کچھ لوگ جو اس عمر کو پہنچے جب وہ گناہ نہیں کر سکتے ہوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے، لیکن یہ سب خام خیالیاں ہیں جو ہر آدمی یہی سوچنا چاہتا ہے۔ بائبل ہم سے کہتی ہے کہ ہم موجودہ صورتحال کے بارے میں جو جاننا چاہتے ہیں وہ فرشتے ہیں اور گناہ نہیں کرتے تمام فرشتے خدا کے فرمانبردار ہیں۔

''جنت میں کوئی گناہ گار نہیں ہوتا۔'' اس کا مطلب ہے خدا خالص دیکھنے والا ہے وہ برائی سے

دور ہے" (بحوالہ Hab.1:13) اس طرح کی صورتحال میں Ps.5:4,5 میں وضاحت کی جاتی ہے: شیطان اس سے نہیں ٹکرا سکتا ہے۔ اور کسی احمق کی خدا کی جنت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ خدا کی جنت میں فرشتوں کے ذریعے اس (خدا) کی نافرمانی اس کے بالکل منافی ہے جو باتیں ان اقتباسات میں بتائی گئی ہیں۔

یونانی لفظ فرشتہ جس کا ترجمہ پیغامبر سے کیا گیا ہے جو انسانوں سے مماثلت رکھتا ہے جیسا کہ ہم نے بتایا ہے۔ اس قسم کے انسانی پیغامبر بے شک گناہ کر سکتے ہیں۔

۔ اور یہ شیطان ہیں، گناہ گار بندے جو زندگی کے ہر منفی پہلو کے ذمہ دار ہیں اور جو کفر پر یقین رکھتے ہیں۔ اس طرح کفر کی ترکیبیں عیسائیت کے لیئے تشویشناک ہیں جو عیسائیت میں داخل ہو چکی ہیں۔

۔ چند مٹھی بھر بائبل کے ایسے اقتباسات ہیں جن سے گناہ گار فرشتوں کی موجودگی کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ انہیں ایسی کتابوں میں دیکھا گیا ہے جو ناشرین کے پاس دستیاب ہیں اور جن کے عنوان ہیں 'شیطان کی تلاش' اس قسم کے اقتباسات کو بائبل کی تعلیمات کی دولت کی مخالفت کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے جو اس وقت موجود ہے۔

ا۔ خدا میں اپنے ایمان کو مضبوط کرانے میں سب سے زیادہ کیا مددگار ہے؟

اے۔ چرچ جانا

بی۔ عبادت گزاری کے ساتھ بائبل کا مطالعہ

سی۔ عیسائیوں سے گفتگو کرنا

ڈی۔ قدرتی منظر دیکھنا

۲۔ مندرجہ ذیل میں خدا کیلئے سب سے زیادہ کون سی درست وضاحت ہے؟

اے۔ ہمارے ذہن میں صرف ایک خیال

بی۔ ماحول میں روح کی موجودگی

سی۔ خدا کا وجود نہیں ہے

ڈی۔ ایک حقیقی مادہ پرست شخص

۳۔ خدا ہے

مطالعہ ۲: خدا کی روح

2.1: خدا کی روح: وضاحت

چونکہ خدا ایک حقیقت ہے اور اس کا وجود ہے اس لئے وہ محسوس کرتا ہے اور اس کے جذبات ہیں، یہ توقع کی جا سکتی ہے اس کہ وہ کسی بھی طرح سے اپنی خواہشات اور احساسات ہما رے ساتھ بانٹ رہا ہے اس کی اولادوں کی ہماری زندگی میں بہت اہمیت ہے جن میں اس کے کردار کی جھلک نظر آتی ہے خدا یہ سارے کام اپنی روح کے ذریعے انجام دیا گیا ہے اگر ہم خدا کے بارے میں جاننے کی خواہش کریں اور اس کے ساتھ سرگرم رشتہ رکھتے ہیں تو

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کی روح کیا ہے۔ اور یہ کس طرح سے کام کرتی ہے ۔ یہ اتنا آسان نہیں ہے کہ لفظ ''روح کے کیا معنی ہوتے ہیں اس کی مکمل طور پر وضاحت کی جا سکے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی شادی میں جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا یہ تقصرہ ہو: ؛وہاں کیا خوش وخروش تھا:: اس سے آپ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ماحول بہت اچھا تھا:: کس طرح سے بھی شادی میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا:: ہر کوئی بہترین لباس پہنے ہوئے تھا: کھانا اچھا تھا: لوگ ایک دوسرے سے بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے: دلہن بہت خوبصورت لگ رہی تھی وغیرہ وغترہ۔ یہ تمام مختلف باتیں شادی کی روح (جوش وخروش) کہلا تیں۔ اس طرح خدا کی روح میں اس کے بارے میں ہر بات تفصیل سے ظاہر کرتی ہے، عبرانی لفظ روح (spirit) کا ترجمہ پرانے صحیفہ میں سانس یا طاقت سے کیا گیا ہے، اس طرح خدا کی روح اس کی سانس ہے جو خدا کا جزو ہے اور اس کے ذہن کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم ایسی مثالیں دیں گے کہ کس طرح سے لفظ 'روح' کا استعمال کسی کے ذہن کو روشن کرنے یا سمجھانے کیلئے مطالعہ 4.3 میں کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ روح کا حوالہ خدا کی صرف طاقت سے نہیں دیا گیا ہے۔ جیسا کہ 15:19 .Rom سے پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے ''خدا کی روح کی طاقت''۔

بائبل کی یہ عام تعلیم ہے کہ ایک آدمی جو سوچتا ہے وہ اپنی حرکات اور سکنات سے ظاہر کرتا ہے (بحوالہ Matt.12:34 ;Prov.23:7) ہماری حرکات وسکنات سے ظاہر ہونے والے اندازے اسکی تعریف کرتے ہیں۔ ہم کچھ سوچتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ شاندار طریقہ سے خدا کی روح ظاہر ہوتی ہے، خدا کی روح بھی وہی ہے، یہ وہی

طاقت ہے جس کے ذریعے وہ (خدا) اپنی ضروری باتوں، اپنے حکامات اور مقصد کو ظاہر کرتا ہے، خدا سوچتا ہے اور اس کے بعد وہ کرتا ہے۔'' جیسا کہ میں نے سوچا، تو ایسا ہونا چاہیے، اور جیسا کہ میرا کوئی مقصد ہے، تو وہ برقرار رکھا جاتا ہے'' (بحوالہ Is. 14:24)۔

خدا کی طاقت

متعدد اقتباسات میں خدا کی روح کی اسکی طاقت کے ساتھ واضح طور پر شناخت کی گئی ہے۔ کائنات کی تخلیق کے لئے، ''خدا کی روح پانی سطح پر نمودار ہوتی تھی'' اور خدا نے کہا تھا، روشنی ہو جائے: اور روشنی ہوگئی تھی'' (Gen. 1:2,3)۔

خدا کی روح ایسی طاقت تھی جس کے ذریعے یعنی کہ روشنی کا وجود عمل میں آیا'' اپنی روح کے ذریعے اُس نے جنت بنائی، اس کے ہاتھوں شرارت سے بھرپور اژدہا بنایا گیا ہے (بحوالہ Job 26:13)۔'' لارڈ کے حکم سے جنت بنائی گئی، اور اسکی سانسوں سے تمام جنتی آئے (بحوالہ Ps.33:6)۔ خدا کی روح کی اس طرح سے وضاحت کی گئی۔

اس کی سانس

اس کی آواز

اس کے ہاتھ

یہی اسکی طاقت تھی جس کے ذریعے یہ تمام چیزیں بنانے میں کامیاب ہوا۔ اس طرح اس کے خدا کی مرضی سے دوبارہ اٹھیں گے۔ (بحوالہ Jn. 1:13)، جو اسکی روح کے ذریعے ہوگا (بحوالہ Jn. 3.3-5)۔ اس کی خواہش پر عمل اس کی روح کے ذریعے ہوگا۔ تمام قدرتی تخلیقات کا جو تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے بارے ہمیں اس طرح بتایا گیا ہے، ''تو نے اپنی روح کو بھیجا، اور ان کی تخلیق ہوئی: اور (اس کے بعد) تو نے زمین کو نئی مشکل عطا کی'' (بحوالہ Ps. 104:30)۔ یہ روح/ طاقت تمام چیزوں کو ختم بھی کر سکتی ہے، جس طرح ان کی تخلیق کی ہے۔ یہ سوچنا بہت آسان ہے کہ حادثات سے بھرپور زندگی خدا کی روح کی سرگرمی کے بغیر ہی آگے بڑھتی رہے گی۔ جب ایک ایسا آدمی ہے جو اپنی اس زندگی سے پریشان ہوگیا تھا، اسے دوسرے پیغمبر نے خدا کی روح کے بارے میں یاددہانی کرائی: ''اگر وہ (خدا) روح اور اپنی سانس اس کے اندر داخل کردے۔ پورا جسم ایک ساتھ سڑ گل جائے گا، اور آدمی پھر دھول میں تبدیل ہو جائے گا'' (بحوالہ Job 34:14,15)۔

ہم مطالعہ 4.3 میں دیکھتے ہیں کہ ہمیں اور تمام جانداروں کو جو روح عطا کی گئی ہے اس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔"ہم زندگی کی روح کے ذریعے سانس لیتے ہیں" جو ہمارے اندر(بحوالہ.mg A.V. Gen.7:22) ہماری پیدائش کے وقت خدا نے ڈالی ہے(بحوالہ Ps.104:3; Gen.2:7)۔یہی اس کو بناتی ہے"تمام جانداروں کی روح کا خدا"(بحوالہ Num. 27:16 cp. Heb.12:9)۔کیونکہ خدا زندگی کی طاقت ہے جو تمام تخلیقات پر قادر ہے اس کی روح ہر جگہ موجود ہے۔داؤد یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس خدا کی روح اس کے اندر موجود ہے جہاں کہیں بھی وہ گیا تھا' اور اس کے ذریعے روح کی طاقت کے ذریعے وہ (خدا) داؤد کے ذہن اور سوچ و فکر کے ہر پہلو کو سمجھ لیتا تھا۔اس طرح خدا کی روح تصور ان معنوں میں ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے جبکہ وہ (خدا) جنت میں موجود ہوتا ہے۔

"تو بہتر طور پر میرے اٹھنے بیٹھنے کے بارے میں جانتا ہے تو سمجھ سکتا ہے میرے تمام خیالات کو------میں کہاں بچ کے جا سکتا ہوں تیری روح سے؟

تمام انسانوں کیلئے۔۔۔میرے ساتھ میں کہاں بچ کے جا سکتا ہوں تیری روح سے؟

میں اپنے وجود سے کہاں بھاگ سکتا ہوں؟ اگر میں سمندر کی گہرائی میں بھی چلا جاوں؛

وہاں بھی تیرا ہاتھ (روح کے ذریعے) مجھے پکڑے گا"

(بحوالہ Ps.139:2,7,9,10)۔

مقدس روح

ہم نے خدا کی روح کے بہت بڑے نظریے کو سمجھ لیا ہے: یہ اس کا ذہن اور اس کا مقصد ہے، اور طاقت بھی جس کے ذریعے وہ اپنے خیالات کے ذریعے تمام کام کرتا رہتا ہے"۔جس طرح کوئی آدمی اپنے دل میں سوچتا ہے" اسی طرح وہ بھی سوچتا ہے (بحوالہ Pro.23:7) اور اس طرح خدا کے اپنے خیالات ہیں' وہ خود اپنی روح ہے (بحوالہ Jn.4:24)، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا کی شخصیت نہیں ہے۔ہماری مدد کرنے کیلئے خدا کی روح موجود ہوتی ہے"ہم اکثر اس کی مقدس روح" کے بارے میں پڑھتے ہیں

مقدس روح کے بارے میں نئے صحیفہ میں خاص طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ A.V. کے ضوابط میں مقدس آتما ''(Holy Ghost) کا استعمال کیا گیا ہے لیکن اس کا ترجمہ ہمیشہ ''مقدس روح'' کے طور پر واضح کیا گیا ہے''۔ یہ پرانے اقتباسات ''خدا کی روح'' یا ''لارڈ کی روح'' کے برابر ہے۔ ان اقتباسات جیسے Acts 2 سے واضح ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ راہبوں کے قید کے زمانے میں مقدس روح ان پر نازل ہورہی تھی۔ پیٹر نے وضاحت کی ہے کہ جوئل کی یہ پیشگوئی سچ ثابت ہوتی ہے۔ جس میں وضاحت ''میری (خدا کی) روح'' کے نازل ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے(بحوالہ Acts 2:17)۔ ایک بار پھر Lk. 4:1 میں کہا گیا ہے کہ یسوع ''مکمل مقدس روح کے ساتھ'' اردن سے واپس آیا؛ بعد میں اسی باب میں یسوع نے ان باتوں کی تکمیل کے بارے میں بتایا جن کا تذکرہ عیسایئہ 61: میں کیا گیا ''خدا عظیم کی روح میرے اندر سرایت کرتی ہے۔'' دونوں حالات میں (اور دوسرے کئی معاملات میں) مقدس روح کو پرانے صحیفہ میں'' خدا کی روح'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔''

اب آپ دیکھیں کہ مقدس روح کا خدا کی طاقت سے مندرجہ ذیل اقتباسات میں کس طرح موازنہ کیا گیا ہے:

'' مقدس آتما (روح) اس پر (مریم) پر آئے گی، اور اس برتر کی طاقت اس پر غالب آجائے گی'' (بحوالہ Lk.1:35)

۔مقدس روح کی طاقت — جو عظیم ترین طاقت کا نمونہ اور عجوبہ ہے، جو صرف خدا کی روح کی طاقت ہی ہوسکتی ہے''(بحوالہ Rom.15:13,19)

۔ہمارا گوسپل (تعلیم) آیا طاقت، اور مقدس روح کی شکل میں'' (بحوالہ 1 Thess. 1:5)

۔مقدس روح کے جو وعدے اپنے شاگردوں سے کیے گئے ہیں اس میں انکی موجودگی کے بارے میں

2.2 تخلیقی تحریک

کہا گیا ہے" اس کی عظیم ترین طاقت کو سمجھو" (بحوالہ Lk. 24:49)۔

۔یسوع نے خود کو" وقف کر دیا تھا۔مقدس روح اور اس کی طاقت کیلئے" (بحوالہ Acts 10:38)

۔پال اپنی تعلیمات ذریعے خدا کی طاقت کے مظاہرے کے ساتھ بھرپور مدافعت کر سکتا ہے؟ "میری تقریر اور میری تعلیم ۔۔۔۔روح اور اسکی طاقت کا مظاہرہ تھی" (بحوالہ 1 Cor. 2:4)۔

ہم نے خدا کی روح کی وضاحت اس کی طاقت خیالات اور احکامات سے کی ہے، جس کے بارے میں وہ اپنے کام سے جو اس کی روح انجام دیتی ہے سب کچھ ظاہر کرتی ہے۔ہم نے سابقہ ابواب میں یہ بتایا ہے کہ خدا کی روح کی سرگرمیوں کو کائنات کی تخلیق میں کس طرح دیکھا گیا "اپنی روح کے ذریعے اس نے جنت تشکیل دی" (بحوالہ Job 26:13)۔ خدا کی روح پانی کی سطح پر نمودار ہوئی اور موجودہ تخلیق عمل میں آئی (بحوالہ Gen. 1:2)۔ اب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ" خدا کے کلام سے دنیا بنی تھی (بحوالہ Ps. 33:6)،جیسا کے کتاب پیدائش میں تذکرہ کیا گیا ہے کہ" خدا نے کہا" چیزوں کی تخلیق ہونا ہے' اور یہ سب ہو گئیں۔خدا کی روح، اس طرح سے اس کے کلام میں پوری طرح سے نظر آئی ہے۔ٹھیک اسی طرح سے جیسے ہم اپنے خیالات اور خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔حقیقی معنوں میں بہت ہی صحیح ڈھنگ سے "ہم" اس کو ظاہر کر سکتے ہیں۔یسوع نے بڑی دانشمندی کے ساتھ اشارہ کیا ہے" فراوانی کے ساتھ دل (دماغ) کی باتیں آدمی کے منہ سے نکلتی ہیں" (بحوالہ Matt.12:34)۔ اگر ہم اپنی باتوں پر قابو پا سکتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے خیالات کو قابو میں رکھنا ہے۔خدا کی باتیں اُس وقت' اس کی روح یا خیالات کی عکاسی کرتی ہیں۔یہ اس کی عنایت ہے۔بائبل میں اس کی باتیں تحریر کردہ ہیں' کہ ہم خدا کی روح اور اس کے خیالات کو سمجھ سکیں۔خدا نے تحریری طور پر تخلیقی تحریک کے طریقے سے اپنی روح کے اظہار کا معجزہ دکھایا ہے۔یہ ضابطہ کی بنیاد لفظ" روح" پر مبنی ہے:۔

روح۔میں۔تحریک IN-SPRIT-ATION

'روح' کے معنی ''سانس''یا سانس لینے کے ہیں ''تحریک'' کا مطلب ''سانس لینے ''میں مضمر ہے۔اس کے معنی ہیں کہ وہ الفاظ جو لوگوں نے لکھے تھے خدا کی ''تحریک'' کے زور پر تھے جو وہ خدا کی روح کی باتیں تھیں۔پال نے تموتھی کی ہمت افزائی کی کہ وہ بائبل کے ساتھ اپنی مانوسیت کو نہ گنوائے جس سے وہ اس حقیقت کو بھول جائے گا یہ خدا کی باتیں ہیں۔اور اس کے بعد وہ تمام باتیں بتائیں جن کی ضرورت ہمیں خدا کی سچی معلومات کیلئے پڑتی ہے:۔

''تو نے بچپن سے ہی مقدس اسلامی کو پڑھا، جس نے تجھے بچانے کیلئے عقل تعلیم عطا کی اور یہ عقیدہ کے ذریعے ہی حاصل ہوا جو یسوع مسیح میں موجود ہے۔تمام اسلامی کتابیں خدا کی تخلیق کے ذریعے بھیجی گئی ہیں اور عقیدہ 'ثبوت' اصلاح کیلئے سودمند ہیں ہر معنوں میں تمہارے لئے: کہ خدا کا بندہ ہوسکتا ہے کہ صحیح (مکمل) ہو، مکمل طور پر ہر چیز سے آراستہ (ہر طرح سے آراستہ، N.I.V) اپنے تمام اچھے کاموں کیلئے'' (بحوالہ 2 Tim. 3:15-17)

اگر تحریک شدہ عقیدہ اس قسم کی مکمل معلومات فراہم کرتا ہے تو خدا کی حقیت سے ہمیں انکار کرنے کیلئے کسی داخلی روشنی کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن خدا کے بارے میں اپنی معلومات کے سلسلے میں کتنی بار لوگ اپنے ہی خیالات اور تجربات کے بارے میں شک و شبہات میں مبتلا ہیں کہ اگر خدا کی تحریک کی باتیں عقیدہ کے ذریعے قابل قبول ہیں تو وہ عیسایت کی زندگی میں کسی فرد کیلئے مکمل راہ مشعل ہیں اس لئے ہماری زندگی میں کسی اور صحیح طاقت کی ضرورت نہیں ہے۔اور ایسی کوئی ضرورت ہے، تو خدا کی باتوں ہم نے مکمل طور پر آراستہ نہیں کیا ہے جیسا کہ پال نے وعدہ کیا ہے کہ ایسا ہوگا۔اپنے ہاتھوں میں بائبل کو پکڑو اور یقین کرو کہ حقیقی طور پر خدا کی روح کی بات میں کچھ سچا عقیدہ ہے۔اسرائیلیوں کی طرح جیسا کہ آج زیادہ تر عیسائی، خدا کی کہی ہوئی باتوں میں اس لئے زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ہم سبھوں کو ضرورت ہے کہ Heb.4:2 کا بڑی ہوشیاری کے ساتھ مطالعہ کریں:۔

''ہمارے اندر گوسپل کی تعلیمات موجود تھیں اور اس طرح ان کے (اسرائیل تاریکی کے دور میں) اندر بھی: لیکن خدا کی تعلیمات سے ان کو فائدہ نہیں ہوا، اور انہوں نے جو کچھ سنا اس پر ان کو عقیدہ نہیں آیا''

خدا کی روح کی باتوں میں مکمل اعتماد کے بجائے جو انہیں ملی تھیں انہوں روحانیت

کامختصر راستہ اپنانے میں دلچسپی لی اس کی وجہ یہ تھی کہ اچانک ہمارے اوپر نیکی کی طاقت حاوی ہو جاتی ہے، جو ہمیں خدا کو قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے بجائے اس کے خدا کی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے ہم اپنی زندگی کو تکلیف دیں اور خدا کی روح کو ہمارے دلوں کو منور کرنے کا موقع ملے۔

خدا کی باتوں میں موجود زبردست روحانی طاقت کو قبول نہ کرنے سے زیادہ تر ''عیسائی ''یہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے کہ تمام الہامی کتابیں مکمل طور پر خدا کی تخلیقی تحریک ہیں۔ ان لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے جتنا کچھ بائبل میں پڑھا ہے وہ سب ایک عقلمند بوڑھے آدمی کی نجی رائے ہے۔ لیکن پیٹر نے اس غیر منطقی عذر کو بڑے موثر ڈھنگ سے غلط ثابت کر دیا ہے۔

''ہمارے پاس پیغمبروں کی بتائی ہوئی باتیں ہیں
اور ہمیں ان باتوں پر دھیان دینا چاہئے ۔۔۔اس
سے کہیں زیادہ تمہیں سمجھ لینا چاہیے۔
(یہ بہت اہم ہے) کہا اسلامی کتابوں کی پیشگوئیاں
پیغمبروں کی اپنی خام خیالیاں نہیں تھیں۔ پیشگوئی
کیا جانا ٹھیک اس طرح ہے جیسے کوئی آدمی خدا
کی باتیں بولتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ
مقدس روح ہوتی ہے''(بحوالہ 2 Peter 1:19-21 N.I.V.)

ہمیں ان سب باتوں سے بالاتر ہو کر یقین کرنا چاہئے کہ بائبل تحریک ہے۔

بائبل کے مورخین

الہامی کتابوں کی مکمل تخلیقی تحریک پر اعتقاد اس لئے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے، وہ لوگ جنہوں نے بائبل لکھی تھی ان کے ساتھ روح تھی جس نے انہیں تحریک دی تھی، اس لئے ان کی باتیں ان کی اپنی نہیں تھیں۔ اس لئے خدا کی بات ہی سچ ہے(بحوالہ Jn.17:17) جو ذہنوں کی اصلاح کرتی ہیں(بحوالہ 2 Tim. 3:16,17)، یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ زیادہ تر لوگوں کو سچ کو غلط قرار دیئے جانے پر تکلیف ہوتی ہے۔ دہر آشوب میں پیغمبر کو خدا کی ان باتوں کو بتانے میں جن سے انہیں تحریک ملی تھی سخت مخالفت کا سامنا ہوا تھا، اس لئے انہوں

نے فیصلہ کیا کہ ان باتوں کو ریکارڈ میں نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی ان باتوں کی تشہیر ہوئی جو ان پر نازل کی گئی ہیں۔لیکن چونکہ خدا کی باتوں کی تحریک انسانی خواہش کے بجائے خدا کا فرمان تھیں،اس لئے اس نے ''مقدس روح نے''اس کو مکمل کیا کیونکہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔''میری روز مخالفت ہوئی اور میرا مذاق اڑایا گیا۔۔۔اس کے بعد میں نے کہا میں اس کا تذکرہ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس کا نام لوں گا۔لیکن اس کی باتیں میرے دل میں تھیں جیسے کہ بھڑکتے ہوئے شعلے ہڈیوں میں جذب کر دیئے گئے ہوں،اور میں ضبط سے کام لینے کے سلسلے میں بہت پریشان تھا اور میں کچھ نہیں کر سکتا تھا''(بحوالہ Jr.20:7,9)۔

اگر یہ لوگ تھوڑا بہت بھی تحریک سے متاثر ہوتے تو ہمیں سچی باتیں یا خدا کی باتیں بتانے میں زیادہ دشواری نہیں ہوتی۔اگر وہ لوگ جو کچھ حقیقت میں لکھتے تھے اور اگر وہ خدا کی باتیں تھیں،تو تخلیقی تحریک کے دور میں ان پر خدا کی روح کا پورا اختیار تھا۔ورنہ جو کچھ انہوں نے لکھا وہ مکمل طور پر خدا کی باتیں نہیں ہو سکتی تھیں۔اگر ہم یہ ماننے کے لیے تیار ہو جائیں کہ خدا کی باتیں صرف اس کی ہی باتیں ہیں تو اسے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔''اس کی باتیں بالکل خالی ہیں۔اس لئے اس کے ماننے والوں کا ان سے عقیدہ ہے''(بحوالہ Ps. 119:140)۔

اس طرح بائبل کی کتابیں انسانوں کے ادب کے بجائے خدا کا کلام ہیں جو اس نے روح کے ذریعے انجام دیا ہے۔اس کی سچائی کا انکشاف اس طرح ہوتا ہے کہ نئے صحیفہ میں پرانے صحیفہ کی تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے:۔

Matt. 2:5 (R.V. mg.) یہ بتاتی ہے کہ کس
طرح اسے ''پیغمبروں کے ذریعے لکھا گیا''۔
خدا اسے ان کے ذریعے تحریر کروا دیا تھا۔
-''مقدس روح کی باتیں داؤد بیان کر رہے
تھے''---- (بحوالہ Acts 1:16 : یہ وہی
بیان تھا جس کا حوالہ پیٹر نے بائبل کے ایک

حصہ زبور سے دیا ہے: بحوالہ (cp. Heb.3:7

بائبل کے مصنفین ابتدائی عیسائیوں کیلئے اسی لئے غیر اہم تھے، جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریروں کو خدا کی روح سے تحریک ملی تھی جو اہمیت کی حامل ہے۔

خدا کی باتوں کی طاقت

خدا کی روح کا تعلق نہ صرف اس کے شعور/ حکامات سے ہے بلکہ اس طاقت سے بھی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے، اس لئے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس کی روحانی باتیں صرف اس کے شعور کا حصہ ہی نہیں ہیں، بلکہ دنیا میں زبردست طاقت بھی ہے۔

اس طاقت کی سچی تعریف ہی ہمیں اس کا حصہ بننے کیلئے رضامند کرے گی، ایسا کرنے میں کسی بھی قسم کی شرمندگی کے احساس پر قابو پانے کیلئے ہماری معلومات کے مطابق خدا کی باتوں پر اعتقاد ہی ہمیں توانائی بخشے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے اپنی نجات کیلئے اور وہی اعتقاد چھوٹی موٹی دشواریوں کو دور کردے گا۔ ان باتوں کے زبردست تجربے کی بنیاد پر' پال لکھتا ہے:۔

''مجھے یسوع کی گوسپل (باتیں) پر شرمندگی نہیں ہے: کیونکہ

نجات کیلئے یہ خدا کی طاقت ہے'' (بحوالہ Rom. 1:16)۔

Luke 1:37(R.V.) بھی یہی مقصد ظاہر کرتی ہے:

خدا کی کوئی بھی بات اس کی طاقت (روح) کے منافی نہیں ہے''۔

بائبل کا مطالعہ اور اس کی باتوں پر اپنی زندگی میں عمل کرنا ہی بہترین زندگی ہے۔ یہ باتیں ان سردھری سے بالکل بھی کوئی اور ربط نہیں رکھتی ہیں کہ ماہرین دینیات تعلیمی سوچ وفکر اور متعدد چرچ کے عیسائی اس کو بہتر سمجھتے ہیں''، جہاں چند اقتباسات کو بہت ہی مختصر انداز میں پیش نہیں کیا گیا ہے، لیکن ان پر عمل درآمد کیلئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ خدا کی بات بہت تیز (بر قرار) اور طاقتور ہے''؛ ''اس (خدا) کی طاقت کی بات'' (بحوالہ Heb. 4:12;1:3)۔

''خدا کی بات ڈھنگ سے تمہارے اندر بھی اس طرح کام کرتی ہے کہ جیسا عقیدہ ہے'' (بحوالہ 1Thess. 2:13)۔ اپنی بات کے ذریعے خدا اپنے بندوں، کے ذہنوں میں

بائبل کے ریکارڈ کا حساس مطالعہ اس بات کی آگاہی کرتا ہے کہ مصنفین نے نہ صرف یہ تسلیم کیا کہ ان کو تحریک ملی تھی، بلکہ انہوں نے بائبل کے دوسرے مصنفین کے بارے میں بھی یہ فیصلہ کہ ان کو بھی تحریک ملی تھی۔ داؤد نے یسوع کی افضلیت کا اس میں تذکرہ کیا ہے۔ جب داؤد کے زبور میں یسوع کے حوالے سے کہا گیا تو یہ تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ تھا، ''داؤد نے روح۔۔۔'' (بحوالہ Mt. 22:43)، میں اس حقیقت کے ساتھ اس کو تسلیم کیا کہ داؤد کی باتیں تخلیقی تحریک تھیں۔ یسوع نے بھی موسیٰ کے بارے میں'' (بحوالہ Jn.5:45-47) تذکرہ کیا تھا، جس میں کیا گیا تھا کہ اسے یقین تھا کہ موسیٰ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سچ ہے۔ نام نہاد عیسائیوں کو یہ شبہ تھا کہ موسیٰ کیا کچھ لکھ سکتے ہیں، لیکن یسوع کا رویہ ان باتوں کے بالکل منافی تھا۔۔۔'' انھوں نے موسیٰ کی تحریروں کو ''خدا کے احکامات'' (بحوالہ Mark 7:8,9) قرار دیا تھا۔ بے ایمان مشکوک افراد کا یہی گروپ دعویٰ کرتا ہے کہ پرانے صحیفہ کی زیادہ تر باتیں خیالی ہیں، لیکن یسوع یا پال نے اسے کبھی ایسا نہیں سمجھا۔ یسوع نے ملکہ شیبا کو ایک تاریخی حقیقت (بحوالہ Mt. 12:42) کے طور پر قبول کیا ہے؛ ایسا ان کا کہنا نہیں ہے، بلکہ ملکہ شیبا کی کہانی عام ہے۔۔۔۔، راہبوں کا رویہ ان کے لارڈ کے رویے کے مانند ہی تھا۔ ایسا ہی رویہ پیٹر میں تھا اس پر ''پیشگوئی باتوں کو سننے کا تجربہ جو اس نے اپنے کانوں سے سنا تھا اس پر ''پیشگوئی کی زیادہ یقینی'' (بحوالہ (2 Pet.1:19-21) باتیں حاوی ہوگئی تھیں۔ پیٹر کو یقین تھا کہ پال کے خطوط ''الہامی'' تھے ٹھیک ''دوسری الہامی کتابوں'' کی طرح ہے، یہ باتیں عام طور پر پرانے صحیفہ کی تحریروں میں استعمال ہوئی ہیں۔۔۔۔ اس طرح پیٹر نے دیکھا کہ پال کے خطوط پرانے صحیفہ کی طرح ہی مستند ہیں۔

Acts، گوپل کی روایات اور انکشافات (یعنی کہ (cp. Acts 13:51; Mt.10:14 میں ایسے اشارے ملے ہیں، جن میں نہ صرف یہ اشارے ہیں کہ ان لوگوں کو اسی روح سے تحریک ملی تھی۔ بلکہ گوپل کے ریکارڈز کو یہ قرار دیا گیا کہ اس کی تحریر کو نئے صحیفہ سے تحریک ملی تھی۔ پال نے 1 Tim. 5:18 میں دونوں کا حوالہ دیا ہے (Dt. 25:4 پرانے صحیفہ میں) اور Lk.10:7 میں بحیثیت ''الہامی کتاب''۔ پال نے یہ نقطہ پیش کیا کہ اس کا پیغام یسوع کی طرف سے تھا، جو اس نے خود نہیں بھیجا تھا۔ (بحوالہ Gal.

1:11,12; 1 Cor. 2:13; 11:23; 15:3)۔ اس کو دوسرے راہبوں نے تسلیم کیا تھا، اس طرح James 4:5 میں پال کی Gal.5:17 کی باتوں کو "الہامی" قرار دیا ہے۔

انکشاف کی کوئی ضرورت نہیں ہے (بحوالہ Heb.1:2)۔ یہ ہوسکتا ہے کہ بائبل میں دوسری تخلیقی تحریک شدہ تحریروں کے اشارے ملے ہیں لیکن اب یہ تحریریں موجود نہیں (یعنی کہ جشیر کی کتاب، ینتھن، ایلجاہ، پال ٹو کورنتھ کی تحریریں اور جان کی تیسری کتاب میں تحریر ہے کہ جانے ایک غیر محفوظ خط چرچ کو لکھا تھا جسے ان

2.3 مقدس روح کے تحائف

نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا)۔ ان تحریروں کو ہمارے لئے محفوظ کیوں نہیں کیا گیا؟ ایسا اس لئے ہوا کہ وہ ہمارے لئے قابل بھروسہ نہیں تھیں۔ اس لئے یہ یقین کر لینا چاہئے کہ جو کچھ ہمارے لئے قابل بھروسہ تھا ان سب کو خدا نے محفوظ رکھا۔

کبھی کبھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ نئے صحیفہ کی کتابوں کو آہستہ آہستہ اس لئے قبول کر لیا گیا کہ وہ تخلیقی تحریک تھیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ راہبوں نے ایکدوسرے کی تحریروں کو تخلیقی قرار دیا جس سے اس کی منافی ہوتی ہے۔ اس تجربہ کیلئے معجزاتی روح کا تحفہ موجود تھا جس سے پتہ چل سکتا تھا کہ یہ، خطوط اور باتیں جن کی تخلیقی تحریک ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے اصل میں ہیں۔ (بحوالہ 1 Cor.14:37; 1Jn.4:1; Rev. 2:2) اس کا مطلب ہے کہ تخلیقی تحریک کے خطوط کو فوری طور پر تحریک شدہ کی حیثیت سے قبول کر لیا گیا تھا۔ اگر غیر نگراں انسانی تحریروں کا انتخاب ہماری بائبل میں موجود ہوتا تو یہ کتاب مستند نہیں ہوتی۔

انسانوں کے ساتھ اس کے تعلقات کے مختلف مواقع پر خدا نے اپنی طاقت (''مقدس روح'') کا استعمال ان انسانوں پر کیا ہے۔ اس کے باوجود ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ یہ بے مقصد رہا ہو جبکہ ان انسانوں کو اس قابل بنایا تاکہ وہ ایسا کر سکیں جیسا وہ چاہتے ہیں، ہمیشہ ہی اس مقدس روح کا استعمال ایک خاص مقصد کیلئے ہوا ہے۔ جب یہ لوگ اس کے عادی ہو جاتے تو خدا کی روح واپس بلا لیا جاتا ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی روح اس طرح سے کام کرتی ہے کہ اس (خدا) کی مرضی کو وہ اپنے ڈھنگ سے عمل میں لا سکے۔ اس کی مرضی اکثر انسانوں کی زندگی میں مختصر وقفے کیلئے تکالیف لاتی ہے یہ سب اس کے طویل مدتی مقاصد کو روبہ عمل لانے کیلئے ہوتا ہے (دیکھئے مطالعہ 6.1)، اس لئے اسے تکلیف کیلئے غیر ضروری طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح سے یہ اعتماد اس کیلئے ہونا چاہیے کہ ہمارے لئے خدا کی مرضی کسی اچھے مقصد کیلئے ہے۔

مقدس روح کے سلسلے میں عیسائیوں میں عام رویئے کے یہ بالکل برخلاف ہے؛ ایسے تاثرات دئے گئے تھے کہ یسوع پر یقین کا فائدہ ہے کیونکہ اس سے جسمانی راحت مل سکتی

ہے ۔یعنی کہ انسان کو بیماری سے نجات ملے گی، جو راحت مقدس روح پہنچاتی ہے ۔ اس کی وضاحت اس طرح سے کی جاسکتی ہے کہ قحط زدہ ملکوں جیسے یوگینڈا میں لوگوں کے اس دعوے کے باوجود وبائی امراض پھیلے، کہ ان کے پاس بیماریوں کے علاج کیلئے روحانی تحفے موجود ہیں اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اس قسم کے دعوے اکثر انسان کی زبردست ضرورت کے وقت ٹھیک ہوتے ہیں ۔ یہ خود بھی روحانی طاقت کی موجودگی کے دعوؤں کو شک میں ڈال دیتے ہیں؛ اگر کوئی شخص ایسے تجربے کی تلاش میں ہے جو انسان کی موجودہ مشکلات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے،تو یہ دعویٰ کرنا بہت آسان ہے کہ اسے ایسی راہ مل گئی ہے جو دشواریوں کو دور کردے گی ۔

آج کل بہت سارے عیسائی روحانی تحائف کے حصول کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے،تو ان کے جواب غیر یقینی ہوا کرتے ہیں ۔خدا نے ہمیشہ ہی اپنی روح کو خصوصی اور واضح چیزوں کے حصول کیلئے مقرر کیا ہے ۔ اس لئے جن لوگوں کے پاس روح کے تحائف موجود ہیں وہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اس کا استعمال کس مقصد کیلئے کیا جاسکتا ہے، اور اس لئے ان کو ان کے استعمال میں اہم کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ مکمل طور پر کامیاب ہوتے ہیں ۔اس کے برعکس جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج کے دور میں دکھوں کو دور کرنے کیلئے ان کے پاس روحانی تحائف موجود ہیں تو وہ اس میں ناکام ہوجاتے ہیں یا پھر اسے تجربات سے حاصل کررہے ہیں جہاں ان کو کچھ کامیابی ہی حاصل ہوتی ہے ۔

مندرجہ ذیل مثالیں روحانی تحائف بخشنے کیلئے معقول وجوہات اور وضاحت ظاہر کرتی ہیں ۔ ان سب سے ایک بھی معاملے میں کوئی بامقصد عنصر موجود نہیں ہے جو تحائف کی موجودگی سے منسلک ہو، نہ تو کسی کے پاس ایسے تحائف موجود ہیں جو معقول طریقے سے اس کا استعمال کرسکیں ۔ کیونکہ ہم خدا کی روح کے بارے میں بات کررہے ہیں، یہ ناقابل یقین ہے کہ انسان براہ راست اس کا استعمال کرسکتا ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ اسے ان لوگوں کو اس لئے سونپا گیا ہے کہ وہ خدا کی خاص مرضی کیلئے استعمال کی جاسکیں، بجائے اس کے کہ کوئی آدمی اسے عارضی طور پر اپنے مقصد میں لائے (بحوالہ cp. Isa. 40:13) ۔

۔ اسرائیل کی ابتدائی تاریخ میں، انہوں نے بڑی

عبادت گاہ قربانی کے لئے (اسرائیلوں کی عبادتگاہ)
بنانے میں کامیاب ہو گئے تھے جس میں اور
دوسری مقدس اشیاء رکھی جا سکیں، تفصیلی
ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ کس طرح تمام
اشیاء رکھی جائیں جو خدا کی عبادت کیلئے
ضروری ہو سکتی ہیں۔ اس کو پورا کرنے
کیلئے، خدا نے اپنی روح کو تحریک ان لوگوں کو
دی۔ یہ لوگ "روح کی صلاحیت سے معمور ہو گئے
تا کہ وہ لوگ آرون (Aaron's Garments)
کے لباس۔۔۔ وغیرہ
تیار کر سکیں" (بحوالہ Ex. 28:3)۔
۔ ان میں ایک آدمی، بیزالیل (Bezaleel)، "خدا
کی روح سے معمور تھا، سمجھداری میں، اور دانشمندی میں
اور عقلمندی میں اور ہر طرح سے وہ مکمل تھا،۔۔۔ گولڈ
کے کام میں۔۔۔ اور پتھر تراشنے میں۔۔۔ یعنی کے ہر
طرح کے کام میں ماہر" (بحوالہ Ex. 31:3-5)
۔Num. 11:14-17 میں موجود ہے کہ کس
طرح سے روحانی/طاقت کے حامل موسیٰ کے
ماننے والوں نے یہ صلاحیتیں اسرائیل کے
بزرگوں کو عطا کیں تا کہ لوگوں کی پریشانیوں
کو دور کرنے کیلئے اس کا استعمال ہو سکے اور
موسیٰ پر کم دباؤ آئے۔ موسیٰ کی موت سے
کچھ ہی وقفہ قبل روح کا تحفہ ان سے نکل کر جوشو میں
تحلیل ہو گیا تا کہ وہ بھی خدا کے بندوں صحیح ڈھنگ سے
رہنمائی کر سکے (بحوالہ Deut. 34:9)۔

۔ایسی باتیں جو نجی تجربے سے حاصل کی جا سکتی ہیں'۔

یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقدس روح کے تحائف کے باب میں بہت ہی زیادہ غیر واضح وجوہات موجود ہیں۔لوگ جو یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ ان کے پاس مقدس روح کی طاقت' ہے اور متعدد گوسپل حال میں تعلیمات دینے والے روحانی تحائف کے حصول' کا شور مچاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ کیا انہیں یسوع نے قبول' کیا ہے۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ،کون سے تحائف ان کے پاس ہیں؟ یہ نا قابل فہم بات ہے کہ انسان کو خود نہیں معلوم کہ اس کے پاس تحفہ موجود ہے۔سمپن کو ایک شیر کو مارنے کیلئے روحانی تحفہ دیا گیا تھا (بحوالہ Jud.14:5,6)؛ کیونکہ وہ بھٹکتے رہے اس خونخوار جانور سے پریشان تھا اور اسے پتہ تھا کہ اسے یہ روحانی تحفہ کس لئے دیا گیا ہے۔اس لئے اس کے دماغ میں کوئی شک وشبہ نہیں تھا۔یہ نظریہ ان لوگوں کے خیالات کے بلکل برعکس ہے جو آج یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ انہیں مقدس روح مل گئی ہے،لیکن اسے کسی خاص مقصد کیلئے استعمال نہیں کر سکتے ہیں، اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہے کہ کون سا تحفہ (تحائف) ان کے پاس موجود ہونا چاہیے۔

پہلی صدی میں تحائف کی وجوہات

یسوع کا آخری حکم راہبوں کیلئے یہ تھا کہ وہ دنیا بھر میں جا کر گوسپل (بحوالہ Mark 16:15,16) کی تعلیمات عام کریں۔ان لوگوں نے اپنے پیغام میں سیوع کی موت اور ان کے دوبارہ نمودار رہنے کا تذکرہ کیا۔لیکن یادرکھو کہ اس کے بعد کوئی نیا صحیفہ نہیں ہے جیسا کہ ہم سنتے ہیں۔لیکن ایسا ہوا کہ لوگوں نے یہ کہانی شروع کردی کہ ایک شخص نظارتھ کا یسوع ہے جو عجیب لگتی تھی کہانی ایسی ہے کہ اسرائیل کا ایک بڑھئی جو سچا انسان تھا مر گیا اور پرانے صیفہ کی پیشگو ئیاں سچ ثابت کرنے کیلئے دوبارہ زندہ ہوا،اوراب لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ وہ عیسائی بن جائیں اور اس کی تقلید کریں۔

ان دنوں دوسرے لوگ بھی اسی نقش قدم پر چلنے لگے۔انہوں نے دنیا کو کچھ ایسی باتیں بتائیں کہ عیسائیوں کو جو تعلیمات دی گئی ہیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں نہ کہ یہ فلسفہ شمالی اسرائیل کے مچھیروں کہ ایک گروپ کی من گھڑت کہانی تھی۔

ہمارے دنوں میں ہم نے اپیل کی تھی کہ نئے صحیفہ کی باتیں اور یسوع کا عقیدہ یہ ثابت کرنے کیلئے ہے کہ ہمارا پیغام خدا کی جانب سے ہے، لیکن ان دنوں، اس سے قبل کہ انہیں تم پر عام کیا جاتا، خدا نے تبلیغ کرنے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ مقدس روح کا استعمال کریں تا کہ اس سچائی کو ظاہر کریں جو وہ لوگ کہہ رہے ہیں۔ یہی خاص وجہ تھی کہ دنیا کے سامنے تحائف کو استعمال کیا گیا، تم پر شدہ نیا صحیفہ کی عام موجودگی نے نئے مقصدیں کے اندر عقیدہ پیدا کرنے میں دشوارں پیدا کروں۔ مختلف پریکٹیکل مسائل جو ان لوگوں میں پیدا ہوتے ان کا کوئی واضح حل نہیں تھا؛ ان کیلئے بہت رہنمائی تھی کہ وہ سیوع میں اپنے کو پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے۔ ان وجوہات کی بنیاد پر تحریک شدہ پیغامات کے ذریعہ ابتدائی معتقدین کی سچائی کیلئے مقدس روح کے تحائف عطا کئے گئے، ایسا اس وقت تک ہوتا رہا جتک کہ ان پیغامات کو نئے صحیفہ میں تحریر نہ کریں کیا اور یسوع کی تعلیمات تحریر کر کے عام نہ کی گئیں۔

ہمیشہ کی طرح مقدس روح کو سونپے کی وجوہات صاف طور پر بیان کی گئی ہے:۔

جب وہ (یسوع) بلندی (جنت) پر گئے، انہوں۔۔۔ تحائف (روح) لوگوں کو عطا کئے۔۔۔ جو صوفیوں کو سچا بتانے کیلئے، اور ان کام (تعلیمات) کو عام کرنے کیلئے تھے، یسوع کے جسم کو آخری منزل تک پہچانے کیلئے تھے؛ یہی عقیدت ہے (بحوالہ .Eph 4:8,12)۔

اس طرح پال نے روم میں معتقدین کو لکھا۔ ''بس تم لوگوں سے ملنا چاہتا ہوں، تا کہ میں تمہیں کچھ روحانی تحائف دے سکوں، جو تمہارے پاس ہمیشہ رہے'' (بحوالہ Rom.1:11)۔

تحفہ کے استعمال کے باب میں گوسپل کی تعلیمات، کی تصدیق کی ضمانت ہے، ہم اسے یوں پڑھ سکتے ہیں:۔

''ہمارا گوسپل تمہارے اندر صرف لفظ کی شکل میں نہیں آیا، بلکہ طاقت، اور مقدس روح،

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

طریقے سے وہ عیسائی گوپل کی تبلیغ کرسکیں۔جب اقتدار وقت نے روکنے کی کوشش کی تو،
''پیٹر نے، جومقدس روح سے معمور تھے۔انہیں اپنے جواب سے لاجواب کردیا(بحوالہ
Acts 4:8)۔جیل سے ان کی رہائی کے بعد وہ خدا کی روحانی صلاحیتوں سے بھرپور تھے
جس کے ذریعے وہ تبلیغ کے لئے آگے بڑھ سکتے تھے۔''یہ تمام لوگ مقدس روح سے معمور
تھے،اور وہ شجاعت کے ساتھ خدا کی باتیں بتارہے تھے''(بحوالہ Acts 4:31)۔

گہری نظر رکھنے والے قاری یہ ضرور سمجھ لیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ''وہ لوگ
روح کے تحائف سے پہلے سے معمور تھے،اورانہوں نے یہ کام انجام دیا۔ان میں روحانی
صلاحیت مخصوص کام کی انجام دہی کیلئے پیدا ہوئی تھی۔لیکن انھیں خدا کے منصوبہ کو دوسرے
مقاصد کے استعمال کیلئے دوبارہ روحانی صلاحیت حاصل کرنا پڑی۔پال اسی طرح سے
عیسائیت قبول کرنے کے بعد''مقدس روح سے معمور تھے''لیکن کئی برسوں کے بعد انھیں
دوبارہ''مقدس روح کی صلاحیت'' کوحاصل کرنے کی ضروت پڑی تاکہ ایک شریر آدمی کو اندھا
کرکے اسے سزا دے سکے(بحوالہ Acts 9:17:13:9)۔

معجزاتی روحانی صلاحیت کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے، پال نے لکھا ہے کہ
ابتدائی معتقدین نے انہیں قبول کیا یہ سب کچھ یسوع کی روحانی صلاحیت کے حدود میں کیا
تھا(بحوالہ Eph. 4:7)۔''حدود'' کیلئے یونانی لفظ کے معنی''ایک محدود حصہ یا پیمانہ''(
مضبوطی کا مظاہرہ)ہوتا ہے۔صرف یسوع کے پاس ہی بغیر کسی حد یا پیمانے کے روحانی
صلاحیت موجود تھی یعنی کہ وہ اس کی مرضی (بحوالہ John 3:34) سے اس صلاحیت کو مکمل
آزادی کے ساتھ استعمال کرسکتے تھے۔

ہم اب ان روحانی صلاحیت کی وضاحت کریں گے جن کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ
پہلی صدی میں سب سے زیادہ تذکرہ کیا گیا ہے۔

پہلی صدی کی روحانی صلاحیتیں

پیشگوئی

پیغمبر (Prophet) کے یونانی لفظ میں معنی یہ ہوئے کے وہ شخص خدا کی باتیں بتائے ۔یعنی کہ وہ شخص جس کے اندر خدا کی باتیں بتانے کی صلاحیت ہو، جو ان ہی لمحات میں مستقبل میں پیش آنے والے حالات کے بارے میں پیشگوئی کر سکے (بحوالہ 2 Pet.1:19-21) ۔اس طرح ''پیغمبر'' وہ ہیں جن میں پیشگوئی کرنے کی روحانی صلاحیت موجود ہو۔ جو یروشلم سے انٹیوچ (Antioch) آیا ہو۔ ان میں سے ہی اگابس نامی ایک انسان سامنے آیا اور اس نے روحانی طاقت کی زور پر یہ پیشگوئی کہ دنیا بھر میں زبردست تباہی (قحط) ہوگی: جو کلاڈیُس سیزر کے زمانے میں رونما ہوئی ۔اس وقت کے ماننے والے نے، اور ہر شخص نے اپنی صلاحیت بھر، اپنے بھائیوں کو امداد بھیجنے کا فیصلہ کیا (بحوالہ Acts 11:27-29) ۔اس قسم کی زبردست نوعیت کی پیشگوئی جو چند برسوں میں سچ ثابت ہوئی، ان لوگوں میں موجود نہیں ہے جو آج کل دعوٰی کرتے ہیں کہ وہ پیشگوئی کرنے کی روحانی صلاحیت رکھتے ہیں، یقینی طور پر، ابتدائی دور کے چرچ کو یہ یقین تھا کہ یہ روحانی طاقت حقیقی معنوں میں ان میں موجود ہے، اس لئے وہ اپنا وقت اور دولت ان پریشان لوگوں کو راحت پہنچانے میں صرف کرتے تھے جن کے بارے میں پیشگوئی کی تھی ۔اس قسم کی باتوں کی مثالیں آج کے دور کے نام نہاد روحانی طاقت کے حامل چرچ میں پائی جا سکتی ہیں ۔

صحت یاب کرنا

یہ دیکھتے ہوئے کے روئے زمین پر خدا کی، آنے والی اقلیم کی اچھی خبروں (گوسپل) کی راہب تبلیغ کر رہے ہیں، تو کہا جانے لگا کہ انہیں معجزے دیکھا کر اپنے پیغام کی تصدیق کرنا چاہئے کہ وہ دور کس طرح کا ہوسکتا ہے، جب ''اندھوں کو آنکھیں مل سکتیں تھیں، اور بہروں کے کان سننے کے قابل ہو جائینگے ۔ اس وقت اپاہج انسان چلنے کے قابل ہوگا'' (بحوالہ Isa. 35:5,6) ۔خدا کی اقلیم میں انسانوں کی صورتحال کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دیکھئے مطالعہ 5 ۔ جب خدا کی اقلیم زمین پر قائم کی گئی تو، اس قسم کے دعوے نصف طور پر پورے نہیں کئے جائیں گے، نہ ہی اس میں کوئی شک ہوگا کے اقلیم یہاں موجود

ہے یا نہیں۔ اس لئے اقلیم کے پیغام کی خدا کی معجزاتی تصدیق اپنی تکمیل کے مراحل میں تھی، اور قطعی شکل سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا: اسی وجہ سے بھی ابتدائی معتقدین کے ذریعے معجزاتی طور پر صحت یاب کرنے کے واقعات عام لوگوں کی نظروں کے سامنے تھے۔

ایک بہترین مثال پیٹر کے اس کارنامے سے ملتی ہے جب اس نے ایک اپاہج فقیر کو صحت یاب کیا جسے ایک عبادتگاہ کے دروازے پر بیٹھا دیا تھا۔ Acts 3:2 میں تذکرہ ہے کہ لوگ اسے روزانہ وہاں چھوڑ دیتے تھے۔ تاکہ لوگ اس سے اچھی طرح مانوس ہو جائیں۔ پیٹر اپنی روحانی طاقت کا استعمال کرتے رہے۔ اسے صحت یاب کر دیا اس کے بعد، ''وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا، اور چلنے لگا، اور لوگوں کے ساتھ وہ عبادات گاہ میں داخل ہو گیا، وہ چل رہا تھا اور چل رہا تھا۔۔۔ اور تمام لوگوں نے اسے چلتے پھرتے دیکھا اور خدا کی حمد کرنے لگے اور لوگ جانتے تھے کہ وہ وہی شخص ہے جو عبادتگاہ کے خوبصورت دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے بیٹھا رہتا تھا؛ اور لوگ اس کارنامہ سے حیرت زدہ ہو گئے جو اس اپاہج کے ذریعے ان کے سامنے آیا۔ اور وہ اپاہج شخص جسے پیٹر نے صحت یاب کیا تھا۔۔۔۔۔ تمام لوگوں کے ساتھ سائبان کی طرف دوڑ گئے۔۔۔ جہاں پیٹر موجود تھے جنہوں نے عجوبہ کیا تھا'' (بحوالہ Acts 3:7-11)۔

پیٹر نے اس کے فوراً بعد ہی یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے کے بارے میں با آواز بلند لوگوں کو بتانا شروع کر دیا چونکہ لوگوں کے پاس اس صحت یاب اپاہج کی زندہ مثال تھے اور جس پر وہ نہ تو سوال کر سکتے تھے اور نہ ہی اس کو جھٹلا سکتے، اس لئے ہمیں یقین ہے کہ انھوں نے پیٹر کی باتوں کو خدا کی باتوں کے طور پر قبول کر لیا ہو گا۔ عبادت گاہ کے دروازے پر ''عبادت کے اوقات میں (بحوالہ Acts 3:1) لوگ الڈ پڑے؛ جیسا کہ سنیچر کی صبح کسی خریداری کے مال پر لوگوں کا جم غفیر نظر آتا ہے۔ خدا نے اس قسم کے واضح معجزے کے ذریعے اپنی باتوں کی تبلیغ کی تصدیق کیلئے اسی لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا تھا۔ اس طرح Acts 5:12 میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ ''راہبوں کے ہاتھوں کے ذریعے بہت سارے نمونے اور عجوبے لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے''۔ اس قسم کا دعویٰ پینٹے کوسٹل' کے ہیلرس (صحت یاب کرنے والے) کی جانب سے کیا گیا تھا اور بجائے سڑکوں پر یا معتقدین' کے جم غفیر کے سامنے انہوں نے چرچ کے پیچھے چیزوں کو دکھانا شروع کر دیا اور معجزہ ہونے کے سلسلے میں یہ دعویٰ کیا کہ ان میں متوقع طور پر روحانی صلاحیت ہے، یہ کارنامہ انہوں نے عام لوگوں کے سامنے نہیں پیش کیا۔

یہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ مصنفین روحانی طاقت کے حامل موجودہ دعوے داروں کے ساتھ ان معاملات پر بحث کرنے کے لئے زبردست تجربات سے لیس ہیں، اور روحانی طاقت سے معمور ہونے کے کئی دعوؤں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس طرح میں نے نجی طور پر نامکمل طور پر صحت یاب کیے جانے اور ایسے مناظر دیکھے ہیں، جنہیں خاص طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا ہے؛ ان چرچ کا کوئی پُر ایمان رکن یہ اعتراف ضرور کرے گا کہ یہ باتیں میں نے پینٹے کوسٹل کے سمجھدار دوستوں کو بتائیں اور کہا "میں اس سے منکر نہیں ہوں کہ تمہارے پاس ایسی عظیم طاقتیں موجود ہیں اور کس کے پاس نہیں ہیں؛ اس لئے مجھے تم سے یہ پوچھنا ہے بے معنی لگ رہا ہے کہ حقائق کا میرے سامنے مظاہرہ کرو۔ اور اس وقت میں تمہارے عقیدے کی پوزیشن کو قبول کرنے سے انکار کرونگا، جو فی الوقت میں الہامی کتابوں کی تحریر سے اسے نہیں ملا سکتا ہوں" کبھی بھی "روحانی صلاحیت اور طاقت کا مظاہرہ واضح طور پر میرے سامنے نہیں پیش کیا گیا۔

میرے رویئے کے برخلاف پہلی صدی کے قدامت پسند یہودیوں نے ان امکانات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ عیسائیوں کے پاس خدا کی معجزاتی روح کی صلاحتیں موجود تھیں۔ اس کے باوجود انہیں یہ اعتراف کرنا پڑا کہ "اس آدمی (یسوع) نے ایک قابل قبول طور پر معجزہ دکھایا تھا (بحوالہ Jn. 11:47)۔۔۔ جو یروشلم میں بسنے والے تمام لوگوں کے سامنے آشکار ہوا، اور ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے ہیں" (بحوالہ Acts 4:16)۔ اسی طرح جن لوگوں نے مختلف زبانوں میں راہبوں کی باتیں سنیں یقینی طور پر وہ "حیران" رہ گئے (بحوالہ Acts 2:6)۔ پینٹا کوسٹل کے جواب میں آج ایسی باتیں رونما ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ جدید پینٹا کوسٹل (Pentecostal) کے سامنے اس کی تردید کرتے ہوئے حق بجانب ہیں کہ ان کے پاس یقینی طور پر کرشماتی مناظر دکھانے کی طاقت ہے۔ اور یقین ہے کہ اس بحث میں ایک اہم ترین نکتہ ہے۔ اگر کوئی معجزہ یروشلم بھر میں گرما گرم بحث کا موضوع بنتا، تو یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ کوئی سچا معجزہ لندن کے ٹرافلگر اسکوائر یا نیروبی کے نیا ہارورو پارک میں ہوا ہوگا، اور اس کو خدا کی کرشماتی روحانی طاقت کی دنیا میں آج کے دور میں موجودگی کو تسلیم کر لیا جا سکتا ہے۔

پیٹھا کوٹل کے ذریعے صحت بخشنے' کا معاملہ جذباتی اور نفسیاتی صورتحال کا نتیجہ ہے، بجائے اس کے کہ خدا کی روح براہ راست اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے برعکس، پیٹر اس قابل تھا کہ وہ لوگوں کو صحت یاب کرنے کیلئے معجزوں کی سچی روحانی طاقت کا استعمال کرے کیونکہ یہ معجزے سڑکوں پر دکھائے گئے تھے (بحوالہ Acts (5:15؛ پال کی روحانی طاقت کے معجزے کو سرکاری وزیر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جسے ان باتوں پر یقین نہیں تھا (بحوالہ Acts 13:12,13)، علاوہ ازیں لسٹرا شہر میں رہنے والے بہت سے لوگوں نے بھی اس معجزے کو دیکھا (بحوالہ Acts 14:8-13)۔ چونکہ روحانی طاقت کے مظاہرے کیلئے فطرت کی پس پشت اہم ضرورت تھی، اسی لئے اس کو سرعام پیش کیا گیا، جو کوئی اس کو غلط ثابت نہ کرسکا اور یہ یقین کرنے پر مجبور ہوگیا کہ یہاں خدا کی طاقت کا عام مظاہرہ اس (خدا) کے سچے بندوں کے ذریعے کیا گیا یسوع کے ذریعے معجزاتی طریقے سے صحت یاب کرنے کا ایک ایسا ہی واقعہ رونما ہوا تھا " لوگ حیران رہ گئے (جنہوں نے اس معجزہ کو دیکھا) اور خدائی عظمت کے مطیع ہوگئے، یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے کبھی بھی اس انداز ایسا معجزہ نہیں دیکھا ہے (بحوالہ Mk. 2:12)۔

زبانیں

راہبوں کو جن میں چند سخت گیر مچھیرے تھے انہیں یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ گوسپل کی تعلیمات عام کرنے کیلئے دنیا بھر کا دورہ کریں (بحوالہ Mk. 16:15,16)۔ لیکن ان کا پہلا یہ ردعمل تھا، ''لیکن میں ان کی زبانیں نہیں جانتا!'' یہ ان کیلئے بہت اہم مسئلہ تھا، ''میں اسکول میں زبانوں کا اچھا طالب علم نہیں تھا''، جبکہ وہ بہت کم اسکول گئے تھے۔ ان کے بارے میں ہر جگہ یہ لکھا گیا ہے'' کہ وہ غیر تعلیم یافتہ اور نابلد انسان تھے'' (بحوالہ Acts 4:13) اور پھر بھی وہ ہر زبان پر عبور رکھتے تھے۔ اور یہاں تک کہ زیادہ تر تعلیم یافتہ مبلغین (یعنی کہ پال) کیلئے زبان کبھی بھی رکاوٹ کا ذریعہ نہیں رہی ہے۔ جب تبدیلی مذہب ہوا، تو ایکدوسرے کو سمجھانے کیلئے جس بھروسے کی انہیں ضرورت تھی وہ میسر نہیں تھا (جبکہ تحریری طور پر نیا صحیفہ موجود نہیں تھا) تو اس وقت وہ ایکدوسرے کی زبان نہیں سمجھ رہے تھے جو سب سے بڑا مسئلہ تھا۔

اس پر قابو پانے کیلئے غیر ملکی زبانیں بولنے (''بولیاں'') اور اس نظریے اور انہیں سمجھنے کی صلاحیت عطا کی گئی۔ عجیب بات ہے کہ ''زبانوں'' کے اس نظریے میں دوبارہ ظاہر ہونے والے عیسائیوں کے درمیان زبردست اختلاف ہے، جو اپنے اظہار کے طریقے اور آوازوں کو ہی ''زبانیں'' قرار دیتے ہیں۔ اس تذبذب کو یہ ظاہر کرتے ہوئے ختم کردیا جاسکتا ہے کہ بائبل میں ''زبانوں'' کی وضاحت ''غیر ملکی زبانوں'' کے طور پر کی گئی ہے۔

یسوع کی جنت میں جلی کے فوراً بعد ہی پینٹا کوسٹ کے صیہونی جشن میں، راہب'' مقدس روح کی صلاحیت سے لبریز تھے، اور انہوں نے دوسری زبانیں بولنا شروع کردیا ۔۔۔۔۔ یہ واقعہ ایک ساتھ ہوا (ایک بار پھر روحانی طاقت کا سرعام مظاہرہ تھا!) اور لوگ حیرت زدہ رہ گئے، کیونکہ ہر آدمی نے انہیں اپنی زبان میں بولتے ہوئے سنا۔ ان باتوں وہ اسقدر حیرت زدہ اور بھونچکے رہ گئے کہ ایکدوسرے سے صرف یہی تذکرہ کرنے لگے۔ سوچو، کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یہ لوگ انجانی زبانیں بول رہے تھے؟ اور کس طرح سے ہم میں سے ہر آدمی انہیں اپنی زبان (یہی لفظ یونانی میں ''زبانوں'' میں ترجمہ ہوا تھا) میں بول رہا تھا جہاں ہماری پیدائش ہوئی تھی؟ پرتھیان اور میڈیس ۔۔۔۔۔ کو ہم اپنی زبان میں سن رہے تھے۔ اور لوگ حیرت زدہ تھے'' (بحوالہ Acts 2:4-12) ۔ یہ غیر متوقع ہے کہ ہم لوگوں کے تعجب اور حیرت پر دورائے قائم کریں اگر انہوں نے آج کے دور میں روحانی طاقت کے حصول کا دعویٰ کرنے والوں سے صرف غیر معیاری زبان سنی، تو یہ کوئی خاص اہمیت کی حامل نہیں ہے جبکہ اہم تو یہ کہ وہ ان کے سامنے بولی گئی زبانوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے حیرت زدہ ہوئے تبدیلی مذہب میں شامل ہوگئے، جس کا تجربہ Acts 2 میں ظاہر کیا گیا ہے۔

''زبانوں'' اور ''بولیوں'' کے درمیان واضح توازن کے باوجود Acts 2:4-11 میں ''زبانوں'' کو بہت ہی واضح طور پر ''بولیوں'' کیلئے نئے صحیفہ کے دوسرے حصے میں استعمال کیا گیا ہے، اس جملہ ''عوام اور قومیں اور زبانیں'' کا استعمال زمین کے تمام انسانوں کیلئے کائنات کی تشکیل کے وقت ۵ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے (بحوالہ ;Rev. 7:9; 10:11 11:9; 13:7; 17:15 پرانے صحیفہ کے یونانی حصہ میں ''زبانوں'' کیلئے یونانی لفظ

بولیوں معنوں میں استعمال ہوا ہے (دیکھئے Gen.10:5;Deut.28:49;Dan.1:4)۔

1 Cor.14 ان احکامات کی فہرست ہے جس میں زبانوں کے استعمال کی روحانی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے؛ v. 21 رقمطراز ہے کہ Is. 28:11 میں تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ کس طرح سے اس روحانی صلاحیت کو یہودیوں کے خلاف گواہی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے: "قانونی طور پر تحریر ہے کہ، دوسری زبانیں اور بولیاں جاننے والے آدمیوں کے ساتھ کیا میں ان کی زبان میں بات کرسکوں گا۔۔۔" Is.28:11 نے اسرائیل کے ساتھ ایسی بولیاں (زبانیں) بول رہے تھے جو وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ غیر ملکی بولیاں تھی۔ 1 Cor. 14 میں ایسے بہت سارے اشارے ملے ہیں جن سے "زبانوں" کا حوالہ غیر ملکی بولیوں سے دیا گیا ہے' یہ باب روحانی طاقتوں کے غلط استعمال پر پال کی متحرک تنقید پر مبنی ہے جو ابتدائی چرچ کے زمانے میں ہوئی تھی، جس سے زبانوں اور پیشگوئیوں کے روحانی طاقتوں پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ ہم اب اس پر مختصر تبصرہ کریں گے۔ آیت ۳۷ (verse 37) ایک اہم آیت ہے:۔

"اگر کوئی شخص خود کو پیغمبر یا روحانی ہستی؛ سمجھتا ہے
؛ تو اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو باتیں میں نے تجھے عطا
کردی ہیں وہ اس کے احکامات ہیں"۔

اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے پاس خدا کی تحریک کے ذ ریعے روحانی صلاحیت ہے، تو اسے یہ قبول کرلینا چاہئے کہ ان صلاحیتوں کا استعمال اس کے احکامات کے بغیر ممکن نہیں ۔۔ کوئی بھی شخص جو آج احکامات کی مخالفت کرتا ہے تو وہ کھلے بندوں یہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ خدا کی تخلیقی تحریک کی باتوں سے سمجھنے کا اہل نہیں ہے۔ آیت ۱۷-۱۱ (verses 11-17)
۔

"اس لئے اگر ہم آواز کے معنی نہیں سمجھتے،

تو ہم اس کے ساتھ ہیں جو غیر مذہب ہے،
اور وہ جو بولتا ہے مجھ پر ایک غیر مذہب کو
نازل کر دے گا۔

یہاں تک تو؛ روحانی صلاحتیوں سے اتنا ہی حسد
کرتا ہے جتنا کہ وہ لوگ، اور دعا کرو کہ تم
چرچ کی اصلاح میں کامیاب ہو۔
اسی طرح جو کچھ وہ بولتا ہے اگر اجنبی زبان
ہے تو دعا کرو کہ وہ اسے سمجھا سکے۔

اسی لئے اگر ہم کسی اجنبی زبان میں دعا
کرتے ہیں تو؛ میری روح میرے ساتھ
عبادت کرتی ہے؛

لیکن میری سوچ و سمجھ اس تک نہیں پہنچ
پاتی ہے۔ اس وقت پھر کیا ہوگا؟

میں روح کے ساتھ عبادت کروگا،
اور میں پورے ہوش میں بھی عبادت
کروں گا؟ میں روح کے ساتھ نغمہ سرا ہونگا
اور میں اپنی عقل سلیم کے ساتھ بھی نغمہ سرا ہونگا۔

اس طرح جب تو روح کے ذریعے اپنی نعمتیں نچھاور
کریگا تو کسی طرح سے وہ لوگ امین کہنگے جو کچھ
نہیں جانتے اور کسی طرح سے تیرا شکریہ ادا کریں گے،

کیا اسکی باتیں اسکی سمجھنے کیلئے وہ اپنے اندر دانشمندی پیدا نہیں کرسکتا؟

''تیرے لئے شکر یہ کی بہت اہمیت ہے، لیکن

دوسرے کیلئے یہ نا قابل فہم ہے''۔

عبادت کے وقت بولنا ایسی زبان کا بولنا جو ان لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے جو وہاں موجود ہیں تو یہ بے مقصد ہے۔ آدمی ادھورا سمجھ میں آنے والی زبان کا استعمال محروع ہے'' کیونکہ عبادت'' کے خاتمے کے بعد ایک سچا انسان ''آمین'' کہ سکے گا جب کہ اسے پوری عبادت کے دوران کچھ بھی ٹھیک ڈھانگ سے سمجھ میں نہیں آیا؟ یاد رکھو کہ ''آمین'' (Amen) کے معنی ہے ''ایسا ہو جا''، یعنی کہ ''اس دعا میں جو کچھ کہا گیا میں اس سے پوری طرح متفق ہوں، پال کہتا ہے کہ اس زبان میں بولنا جو تمہارے بھائیوں کی سمجھ میں نہ آئے انکو کچھ نہیں سمجھا سکے گی۔

آیت ۱۹ (Verse 19):۔

''اگر میں چرچ میں اپنی پوری دانشگی میں ۵ الفاظ بولتا ہوں،

تو میں دوسروں کو بھی سمجھا سکتا ہوں، جو کسی نامعلوم کے

زبان کے ماہر، الفاظ سے کہیں بہتر ہے''

یہ بالکل آسان ہے۔ کسی غیر ملکی زبان میں یا آدمی ادھوری باتوں کے ذریعے گھنٹوں تبلیغ کے بجائے انگریزی میں یسوع کے بارے میں مختصر جملہ میرے لئے زیادہ فائدے مند ہوگا۔

آیت ۲۲ (verse 22):۔

جہاں زبانیں نشانی کا ذریعہ ہے، ان لوگوں کے لئے نہیں ہے۔

جو ایمان لاتے بلکہ ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان نہیں لائے:

لیکن پیشگوئیوں ان لوگوں کے لئے نہیں ہے تو یقین نہیں

رکھتے بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جو یقین کامل رکھتے ہیں''۔

زبانوں کا استعمال گوسپل کی بیرونی تعلیمات کیلئے خاص طور پر ہوتا ہے۔ جبکہ آج کے دور میں زیادہ تر لوگ زبانوں کی جانکاری کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں معتقدین کے گروپوں میں ہیں یا (خاص طور پر) ان میں کسی فرد واحد میں ہے، جو صرف نجی تجربات کی بنیاد پر ہی ہیں۔ ایسے لوگوں کی خطرناک مثالیں ملیں گی کے ایسے لوگ گوسپل کی تبلیغ کیلئے معجزاتی طور پر

غیر ملکی زبان بول سکتے ہیں۔ 1990 کی دہائی میں مشرقی یورپ میں یسوع کی تعلیمات عام کرنے کیلئے راہ ہموار ہوگئی تھی، لیکن ایسے (نام نہاد) کلیسا (churches) نے زبانی رکاوٹوں کے سبب انگریزی میں اپنے مسودے تقسیم کئے! تو یقینی طور پر اگر وہ زبانوں کی روحانی صلاحیتوں سے معمور تھے تو اس کا استعمال کر سکتے تھے؟

آیت ۲۳(verse 23):۔

''اگر چرچ ایک جگہ یکجا ہو جائیں، اور تمام اپنی زبانیں بولیں،
اور وہاں ایسے لوگ آئے جو ان زبانو کو نہ جانتے ہو یا ایسے
لوگ جنہیں اعتقاد نہیں ہوں تو، کیا وہ یہ نہیں کہیں گے
تم دیوانے ہو؟''

اور یہی ہوا تھا۔ مسلمان اور پگان نے مشترکہ طور پر پورے مغربی افریقہ میں زبانوں کی صلاحیت کے دعوے کا عجیب رویئے سے مذاق اڑایا۔ یہاں تک کے ایک اعلیٰ دانشور عیسائی ایک پینٹاکوسٹل میٹنگ کے دوران ایک گوشہ میں خاموشی سے بیٹھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ یہ اراکین پاگل ہیں۔

آیت ۲۷(verse 27):۔

''اگر کوئی شخص نامعلوم زبان بولتا ہے تو دوسرے کو
بولنے دو یا پھر کم از کم تیسرا بولے، اور سمجھاتے وقت،
کسی ایک کو چاہئے کہ اس کا مطلب سمجھائے۔''

کسی سروس کے دوران صرف دو یا تین افراد اس علاقے کی زبان بولیں ایسا ممکن نہیں ہے کہ سامعین کے سامنے ۳ سے زائد مختلف زبانیں بولی جائیں ایسی سروس جلد ہی اپنی اہمیت کھو دے گی اگر اس موقع پر مترجم اس زبان کو دوسرے زائد مرتبہ ترجمہ کرے گا۔ مرکزی لندن کی ایک میٹنگ میں جہاں انگریزوں کی اکثریت تھی اور وہاں فرانسیسی اور جرمن میں بھی موجود تھے اور اس موقع پر زبان کی صلاحیت کا تحفہ کسی کے پاس ہوتا تو مقررین انہیں بہتر طور پر استعمال کر سکتے تھے۔

پیسٹر: اچھی شام (Pastor: Good Evening)

پہلی زبان کا مقرر: بون سوئر (فرانسیسی) First-tongue speaker: Bon soir (French)

دوسری زبان کا مقرر: گوتن ایبنڈ (جرمن) Guten soir(German) Second-tongue speaker:

لیکن فطری طور پر انہیں چاہئے تھا کہ ایک کے بعد دوسرا تقریر کرتا۔ یکے بعد دیگرے ان کی تقریروں سے عجیب الجھن پیدا ہوگئی؛ کیونکہ کسی زبان میں، کوئی بات پیش کرنا بنیادی جذبات کو پیدا کرنا ہے، بہت سارے لوگوں کے منہ سے یہ باتیں نکل رہی تھی۔ میں نے یہ جائزہ لیا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے شروعات کی تو اس سے متاثر ہوکر اسی طرح اس نے اپنی بات کہنا شروع کردی۔

زبانوں کی معلومات کا پیشگوئی کی صلاحیت کا تحفہ پیشگوئی کیلئے استعمال کیا جانا چاہئے تاکہ تخلیقی تحریک کیلئے خدا کا پیغام/ مقرر کے ذریعے غیر ملکی زبان میں سنایا جا سکے (زبان کی صلاحیت کے ذریعے) دو تحائف کے اس قسم کے استعمال کی ایک مثال Acts 19:6 میں ملتی ہے۔ اس طرح اگر لندن میں منعقدہ کسی میٹنگ میں انگریز اور بہت سارے فرانسیسی سیاح شریک ہوتے ہیں اور مقرر فرانسیسی بولتا ہے تو انگریز کو جو وہاں موجود ہیں تو انہیں چاہئے" کہ وہ سمجھائیں اس لئے زبانوں کا ترجمہ مثال کے طور پر فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی فرانسیسی کسی فرانسیسی زبان کے مقرر سے کوئی سوال پوچھتا ہے اور مقرر اس کو سمجھنے سے قاصر ہے، اس کے باوجود اس کو سمجھے بغیر اس کے پاس فرانسیسی بولنے کی صلاحیت ہے۔ ایسے موقع پر ترجمہ کرنے کی صلاحیت کے حامل کا اس سلسلے میں اس کی مدد کے لئے وہاں موجود رہنا ضروری ہے۔

ترجمہ کرنے کے تحفہ کی صلاحیت کے حامل کی موجودگی کے بغیر' جب اس کی ضرورت ہے، زبان کی صلاحیت کا تحفہ استعمال میں نہیں لایا جا سکتا ہے"۔۔۔ کسی کو ترجمہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر سمجھانے والا موجود نہیں ہے تو اسے چرچ میں خاموش رہنا چاہئے" (بحوالہ 1 Cor.14:27,28)۔ یہ حقیقت ہے کہ زبانوں" کی جانکاری کے موجودہ دعوے دار ایسی

بولیاں بولتے ہیں جنہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔ یا کسی ترجمہ کے بغیر سمجھانا ممکن نہیں تو یہ ان احکامات کی مکمل طور پر حکم عدولی ہے ۔

آیت ۳۳ (verse 33):۔

''اور پیغمبروں کی روحیں پیغمبروں کی نسبت کے مطابق ہیں۔

خدا جو تذبذب نہیں پیدا کرتا بلکہ امن لاتا ہے، جیسا

کہ تمام چرچ کے سینٹ میں ہے''۔

مقدس روس کی صلاحیتوں کی موجودگی کا کس تجربے سے کوئی تعلق نہیں ہے جو کسی شخص کو خام ہوئیں کی دائرے سے باہر لاتا ہے، روحانی صلاحیت کسی طاقت کے بجائے جو انہیں بے لوث خدمت کا جذبہ کرتی ہے۔ اس کے استعمال کرنے والے کے قابو میں ہوتی ہے ۔ اکثر ایسے غلط دعوے کئے جاتے ہیں کہ بدروحیں یا شیطانی روحیں کے معتقدین کے غیر محفوظ ہیں (دیکھئے مطالعہ 6.3)، لیکن مقدس روح اس کے معتقدین کے دلوں کو معمور رکھتی ہے ۔ لیکن روحانی طاقت جس کا حوالہ 1 Cor. 14 :32 میں دیا گیا ہے خصوصی کاموں 2.4 تحائف کا واپس لینا

کیلئے اس کے حامل کے قابو میں دی گئی ہے، شیطانی طاقت کے برخلاف جو انسانی فطرت میں ہے یہ کوئی بنائی ہوئی اچھی طاقت نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ، ہم نے ابتداء میں بتایا تھا کے مقدس روح کی یہ صلاحیت مخصوص کاموں کے انجام دینے کیلئے مخصوص مواقع پر کام کرتی ہیں، یہ طاقت ان کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی تھی ۔

آیت ۳۴ (verse 34):۔

''اپنی عورتوں کو کلیساؤں میں خاموش رکھو: ان کیلئے وہاں بولنے کی اجازت نہیں ہے، لیکن خدا برداری اور اس کے قانون کے احکامات انہیں ماننا فرض ہے''۔

اس آیت کے تناظر میں روحانی صلاحیت کے تحائف کے مطابق کسی چرچ کی سروس کے دوران کسی عورت کو بولنے کی اجازت نہیں ہے ۔ اس سلسلے میں مکمل طور پر خلاف ورزی کا

امکان اس وقت پیدا ہوسکتا ہے اگر سامعین میں جذباتی طور پر احساسات کو پیدا کرنے کیلئے سمجھ میں نہ آنے والی زبان بولی گئی تو عورتیں، بچے۔ اور یقینی طور پر وہاں موجود کوئی شخص جو کچھ سمجھنا چاہتا ہے۔۔۔ ایسی نا سمجھ باتوں سے متاثر ہوسکتا ہے اور اس طرح سے وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے، جو زبان کے طور پر کہا جائے گا۔

کوئی زبان بولنے اور پیشگوئی میں آج کے ماڈرن چرچ میں عورتوں کی اہمیت کو قبول نہیں کیا گیا ہے جس کے اس آیت میں واضح طور پر احکامات جاری رکھے گئے ہیں۔ ہتک آمیز، احمقانہ بحث کے سلسلے میں پال عورتوں سے نفرت کرتا تھا بعد کی چند آیتوں (verses) میں اسکی نفی کی گئی ہے: اگر کوئی شخص خود کو پیغمبر یا روحانی شخصیت کا حامل سمجھتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ ایسی باتیں جو ہم تم نے پیدا کی ہیں لارڈ کے احکامات ہیں" (بحوالہ 1 Cor. 14:37) اس کیلئے پال تنہا ذمہ دار نہیں ہے۔

خدا کی روح کے معجزاتی تحائف اس کے معتقدین کے ذریعے دوبارہ استعمال کئے جاسکتے ہیں تاکہ یسوع کی واپسی کے بعد موجودہ دنیا کو خدا کی اقلیم میں تبدیل کیا جاسکے۔ یہ تحائف " آنے والی دنیا (دور) کی طاقت سے موسوم کئے گئے ہیں" (بحوالہ Heb.6:4,5) اور Joel 2:26-29 میں اسرائیل پشیمان ہونے کے بعد بہت تیزی کے ساتھ روحانی تحائف نازل ہورہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تحائف یسوع کی واپسی کے بعد ان کے ماننے والوں کو دیئے جائیں گے جو اس کا ثبوت ہے کہ ایسی روحانی صلاحیت فی الحال ان میں موجود نہیں ہیں۔ کسی بھی عیسائی آنکھیں کھول کر الہامی کتابوں اور دنیا کے حالات، کو دیکھ لینا چاہیے کہ لارڈ کی واپسی بہت جلد ممکن ہے (دیکھئے Appendix 3۔

بائبل کی پیشگوئی میں واضح طور پر نکات پیش کئے ہیں کہ پہلی صدی کے دوران، جب لوگوں کے پاس روحانی صلاحیتوں کے تحائف موجود تھے لیکن بعد میں انھیں واپس لے لیا گیا تھا:۔

" چاہے کیسی بھی پیشگوئی ہو، وہ ناکام ہوجائیں گی، چاہے کیسی بھی زبانیں ہوں، وہ

گنگ ہوجائیگی، چاہے کیسا بھی (تحفہ) علم ہو، وہ غائب ہوجائیگا۔ لیکن جب صحیح وقت آئیگا تو اس کے ادھورے کام مکمل کیے جائینگے" (بحوالہ 1 Cor. 13:8-10)۔ یہ تحائف" عارضی ہیں" (G.N.B.)۔

وہ روحانی تحائف جو پہلی صدی میں موجود تھے واپس لے لئے جائینگے" جب جو کوئی مکمل آئیگا"۔ یہ یسوع کی دوسری آمد کے بارے میں نہیں ہے یعنی اس وقت دوبارہ یہ تحائف عطا کیے جائینگے۔ یونانی میں لفظ 'مکمل' کے معنی ہیں وہ جو پورا یا بالکل مکمل ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہو۔

یہ مکمل باتیں ان نصف معلومات کا متبادل ہیں جو ابتدائی عیسائیوں کے پاس پیشگوئی کی صلاحیت کے طور پر موجود تھیں۔ یاد رکھو کہ پیشگوائی، خدا کی تخلیقی تحریک کی باتوں کو بتانے کا تحفہ تھی، یہ ایسے الفاظ کے تحریری ریکارڈ ہیں جو بائبل میں موجود ہیں۔

پہلی صدی میں، متوسط درجے کے معتقدین کو نئے صحیفہ کے بارے میں بہت کم معلومات تھی جیسا کہ ہمیں اس کا علم ہے۔ انہوں نے چند روز کے معاملات کے بارے میں اپنے چرچ کے بزرگوں سے پیشگوائی کی چند باتیں سنی ہوگی، وہ یسوع کی زندگی کا مختصر خاکہ بھی جانتے ہوں گے اور ہوسکتا ہے کے پال کے ایک یا دو خطوط بھی انہوں نے سنے ہوں جو پڑھے تھے۔ لیکن جب پیشگوائی کی باتوں کا تحریری ریکارڈ انہیں تقسیم کیا گیا تو اس وقت پیشگوائی کے تحفہ کی موجودگی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اسطرح یہ کام مکمل ہوگیا اور وہ روحانی تحائف کی زبانی تعلیم کا متبادل بن کر آیا اور پھر ایک مکمل نیا صحیفہ سامنے تھا:-

"تمام الہامی کتابیں خدا کی تخلیقی تحریک کے طور پر بھیجی گئی ہیں، اور یہ عقیدہ، دوبارہ ثبوت' اصلاح، اور صحیح رہنمائی کیلئے فائدہ مند ہیں: تا کہ خدا کا بندہ کامل (مکمل) بن سکے" (بحوالہ 2 Tim. 3:16,17)۔

کہنا یہ ہے جو کامل یا مکمل بناتی ہے، وہ تمام الہامی کتابیں، اس لئے ایک ہی بار ''تمام الہامی کتابوں کی تخلیق ہوئی اور تحریر کی گئی ہیں، اور ان کی تکمیل کے بعد جب یہ سب مکمل ہو گئیں تو اس کے بعد معجزاتی تحائف واپس لے گئے۔

Ephesians 4:8-14 اب اپنی جگہ پر پہنچ گیا تا کہ پہیلیوں کو بہتر طور پر مکمل کر سکے:-

''جب وہ (یسوع) بلندی (جنت) کی طرف گیا، اس نے ۔۔۔ (روح) تحائف اپنے ماننے والوں کے حوالے کر دیا۔۔۔ تا کہ یسوع کے جسم کی تکمیل ہو، یہ تحائف اس وقت تک کیلئے تھے جب تک کہ ہم میں اعتقاد (یعنی کہ ایمان) اور خدا کے بیٹے کے بارے میں علم نہ آ جائے، اور ایک مکمل آدمی بن جائے۔۔۔ اسوقت تک ہم ادھر ادھر اچھلنے والے بچے نہ رہیں اور عقیدہ پر سچے ڈھنگ سے عمل کرنے لگیں''۔

پہلی صدی کے تحائف اس وقت کے دئے گئے تھے جبتک کہ آدمی مکمل اور پختہ نہ ہو جائے اور 2 Tim. 3:16,17 کا کہتا ہے کہ ''خدا کے بندے کامل ہیں'' کیونکہ ان کا ''تمام الہامی کتابوں پر عقیدہ ہے۔ Col. 1:28 بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ تکمیل خدا کی باتوں کو سمجھنے سے ہی ہوتی ہے۔ ایک بار جب تمام الہامی کتابیں مکمل ہو گئیں تو مختلف کلیساؤں کی جانب سے پیش کردہ عقائد کو سمجھنے میں کسی قسم کا کوئی تذبذب نہیں ہونا چاہیے۔ صرف ایک بائبل ہے: ٹھیک اس طرح جس طرح دنیا ایک حقیقت ہے'' (بحوالہ Jn.17:17)۔

مطالعہ۲: سوالات

اس کے مطالعہ کے ذریعے ہمیں ''عقیدہ کی پختگی'' ملے گی، یہ وہ عقیدہ ہے جس کے بارے میں Eph. 4:13 ph. میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ سچے عیسائی کو ایسا ہی عقیدہ حاصل ہو اہے۔ ان معنوں میں وہ کامل (مکمل) ہیں جو خدا کی مکمل بات مانتے ہیں تحریر کا نتیجہ ہے۔

آخر میں یہ نوٹ کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح Eph.4:14 معجزاتی تحائف روحانی بچپن، کو پسند کیا، اور کس طرح پیشگوئی کی روشنی میں، معجزاتی تحائف کو واپس لے لیا جائیگا۔ 1 Cor. 13:11 بھی ایسی ہی باتیں کہتا ہے روحانی صلاحیتوں کے تحائف کی موجودگی کے بارے میں کچھ کہنا روحانی بلوغت کی نشانی نہیں ہے، ان الفاظ کے پڑھنے والوں میں معلومات

کا اضافہ خدا کی تحریر کردہ باتوں کو گہرائی سے سمجھنے کی طرف قدم ہے، اور خدا کا خود کے بارے میں ہمارے سامنے اس کے ذریعے بنیادی انکشاف کی تکمیل کا مظہر ہے، اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس کی فرمابرداری کا جواب۔

۱۔ ان میں سے کس کے معنی لفظ 'روح' کے ہیں؟

اے) طاقت　　　بی) تقدس

سی) سانس　　　ڈی) دھول

۲۔ مقدس روح کیا ہے؟

اے) ایک آدمی

بی) طاقت

سی) خدا کی طاقت

ڈی) تثلیث کا ایک حصہ

۳۔ بائبل کس طرح سے لکھی گئی؟

اے) لوگوں نے اپنے آئیڈیے لکھ ڈالے۔

بی) لوگوں نے وہی لکھا جسے وہ سمجھتے تھے کہ خدا جانتا ہے۔

سی) خدا کی روح لوگوں کی تخلیقی تحریک کے ذریعے۔

ڈی) اس کے کچھ حصے تخلیقی تحریک ہیں بلکہ دوسرے نہیں ہیں۔

۴۔ روح کے معجزاتی تحائف دیئے جانے کیلئے مندرجہ ذیل میں سے کون سی وجہ ہے؟

اے) گوسپل کی زبانی تبلیغ کی حمایت کرنا

بی) ابتدائی کلیسائی تیاری

سی) لوگوں کو زبردستی عیسائی بنانا۔

ڈی) راہبوں کو ان کی نجی دشواریوں سے بچانا۔

۵۔ ہم خدا کی صداقت کے بارے میں یہاں پڑھ سکتے ہیں؟

اے) بائبل سے مکمل طور پر اور مکمل طور پر اپنی سوچ سمجھ کے ذریعے

بی) مقدس روح کے ذریعے جو ہمیں ہر بات براہ راست بتاتی ہے، یا بائبل نے مطالعہ کے

ذریعے

سی) صرف بائبل کے ذریعے

ڈی) مذہبی مبلغین / راہبوں کے ذریعے

مطالعہ ۳: خدا کے وعدے

3.1 خدا کے وعدے: تعارف

ہمارے مطالعہ کے دوران ہم اس وسیع معلومات تک پہنچے ہیں کے خدا کون ہے اور وہ کس طرح سے کام کرتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے ہم نے ان معاملات کے سلسلے میں متعدد مشترکہ غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔ اب ہم مزید مثبت ڈھنگ سے ان چیزوں کی طرف دیکھنا چاہتے ہیں جن کے بارے میں خدا نے ''وعدہ کیا ہے ان سے' جن کی اس سے عقیدت'' ہے۔ (بحوالہ James.1:12; 2:5) اپنے حکامات کو برقرار رکھتے ہیں (بحوالہ Jn.14:15)۔

پرانے صحیفہ میں خدا کے وعدے صحیح عیسائیت پر مشتمل ہیں۔ موجودہ زندگی میں تجربات سے گزرتے ہوئے پال نے مستقبل کے انعامات کے باب میں کہا ہے کہ اس کیلئے وہ اپنا سب کچھ گنوانے کیلئے تیار تھا: ''اب میں سمجھ چکا ہوں اور خدا نے ہمارے آباؤ واجداد سے جو وعدے کیے ہیں ان کا بھی تجربہ کرلیا ہے۔۔۔ جہاں امید و یاس کے سبب۔۔۔ میں ملزم بن گیا ہوں'' (بحوالہ Acts. 26:6,7)۔ اس نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ تبلیغ میں گزار دیا۔ خوشیاں بانٹتے ہوئے (The Gospel) کہ کس طرح سے جو وعدے آباؤ واجداد سے کیے گئے تھے خدائے واحد نے پورے کیے۔۔۔ اس کیلئے اس نے یسوع مسیح کو بھیجا'' (بحوالہ Acts13:32,33)۔ پال نے وضاحت کی کہ ان وعدوں پر اعتقاد کہ مردہ سے دوبارہ زندہ ہو جائے گا، یہ امید پیدا کرتا ہے۔ (بحوالہ Acts 26:6-8 cp. 23:8) کہ یہ معلومات یوم حشر میں یسوع مسیح کی دوبارہ آمد ہے اور خدا کی اقلیم کی واپسی (بحوالہ Acts 24:25; 28:20, 31)۔

ان تمام باتوں سے اس دیومالائی کہانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے کہ پرانا صحیفہ صرف اسرائیل کی ایک تاریخ ہے جو ابدی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ خدا نے ۲۰۰۰ سال قبل اچانک ہی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ ہمیں یسوع مسیح کے ذریعے ابدی زندگی کی پیشکش کریگا۔ یہ مقصد اس کے لئے دنیا کے آغاز سے ہی تھا:۔

''(وہ) ابدی زندگی کی امید کا' کسی کے بارے میں خدا' دروغ گوئی سے کام نہیں لے

سکتا' دنیا کے آغاز سے قبل ہی وعدہ کیا تھا؛ لیکن اس نے مقررہ وقت میں اپنے وعدے پورے کیے (تثلیث کے ساتھ) تبلیغ کے ساتھ'' (بحوالہ ,Titus 1:2) 3۔

''ابدی زندگی' جو مقدس باپ کے ساتھ تھی اور اسے ہمارے اندر تبدیل کردیا'' (بحوالہ 1 Jn. 1:2)۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کے بندوں کو ابدی زندگی میسر ہو زندگی اس کے ساتھ ابتداء سے ہی تھی' اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ پرانے صحیفہ میں متذکرہ انسانوں کے ساتھ ۴۰۰۰ سال کے سلوک کے دوران خاموش رہا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ پرانا صحیفہ پیشگوئیوں اور وعدوں سے بھرا ہوا ہے جو ان امیدوں کی مزید تفصیل پیش کرتا ہے جنہیں خدا نے اپنے بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ یہی ہماری نجات کیلئے اہل یہود سے کیے گئے خدا کے وعدے ہیں: ایسا اس لئے ہے کہ پال نے ابتدائی عیسائی طبقہ (Ephesus) کے معتقدین کو یاد دلایا تھا کہ اس سے قبل کہ وہ ان باتوں کو سمجھیں وہ لوگ یسوع کے بغیر تھے' اسرائیل کی دولت مشترکہ کے ساتھی ہونے اور وعدوں سے ناواقفیت کے سبب وہ نا امید تھے اور دنیا میں خدا کے بغیر تھے'' (بحوالہ Eph. 2:12) اس کے باوجود بے شک انہوں نے یہ سوچا کہ ان کے ماضی کے اعتقاد نے انہیں خدا کے بارے میں کچھ امیدیں اور معلومات فراہم کیں۔ لیکن یہ خدا کے پرانے صحیفہ کے بارے میں معلومات سے نابلد ہونے کا نتیجہ تھا۔ حقیقت میں ''وہ مایوس تھے اور دنیا میں خدا کے بغیر تھے''۔ یاد رکھو کے پال نے کس طرح سے عیسائیت کے وجود کی وضاحت کی تھی'' جیسا کہ ''ہمارے (یہود) آباؤ واجداد سے خدا کے وعدوں کی امید'' (بحوالہ Acts. 26:6)۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ چند کلیساؤں نے پرانے صحیفے کے ان حصوں کو بتایا تھا جس کے بارے میں انہیں ضرور بتانا چاہیے تھا۔ ''عیسائیت'' مذہب کی بنا پر نئے صحیفے میں دوبارہ بیدار ہوئی جبکہ اسوقت اس کی چند آیات ہی کا استعمال ہوسکا۔ یسوع نے واضح طور پر ہر طرح سے اس کی تاکید کی:

'اگر وہ لوگ موسیٰ کو (جس کے بارے میں بائبل کی پہلی ۵ کتابوں میں وہ رقم طراز ہے) اور

پیغمبروں کونہیں سنتے ہیں تو اس کے قائل نہیں ہو نگے کہ مردہ دوبارہ زندہ ہوسکتا ہے"

بحوالہ .Lk) 16:31)۔

بہتر ذہنیت رکھنے والوں کیلئے یسوع مسیح کی دوبارہ واپسی کے اعتقاد کیلئے یہ کافی ہے۔

(بحوالہ 16:30 .cp.Lk) لیکن یسوع مسیح کا کہنا ہے کہ پرانے صحیفے کی ٹھوس معلومات کے بغیر یہ مکمل طورپہ ممکن نہیں ہے۔

یسوع کو پتہ چلا کیونکہ پرانے صحیفے کے سلسلے میں ان میں تو یہ کا فقدان تھا۔

تو نے ان سے کہا' اے احمقوں' اعتقاد (مکمل) کودلوں سے نکالنے والوں

تمام پیغمبروں نے کہا' ہے: یسوع کو کیا اس سے نقصان نہیں پہنچے گا اور وہ

اپنے عروج پر جاسکیں گے؟ آغاز میں موسیٰ اورتمام پیغمبروں کے بارے میں

اس نے ان لوگوں کو سمجھایا تمام الہامی کتابوں میں ان باتوں کے

بارے میں جس کی اسے تشویش تھی (بحوالہ 24:25-27 .Lk)

یادرکھو اس (خدا) کی ان تاکیدوں کو کہ کس طرح مکمل پرانے صحیفے میں اس (خدا) کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ امت نے پرانے صحیفے کے بارے میں کبھی سنا، یا کبھی پڑھا نہیں بلکہ انہوں نے اسے بہتر طور پر نہیں سمجھا اور اس لئے وہ اس پر سچا یقین نہیں کرسکے۔ خدا کی باتوں کو پڑھنے کے بجائے بہتر طور پر سمجھنا ہی ضروری ہے اور اس سے ہی سچا عقیدہ پیدا ہوتا ہے۔ یہود پرانا صحیفہ کا مطالعہ دیوانگی کی حد تک کرتے تھے (بحوالہ Acts 15:21 لیکن چونکہ وہ یسوع اور اس کے گوسپل سے متعلق حوالے نہیں سمجھ سکتے تھے کیونکہ ان کا اس پر عقیدہ نہیں تھا اور پھر یسوع نے ان سے کہا:۔

"اگر تم موسیٰ پر یقین رکھتے ہیں تو ان کا مجھ پر بھی عقیدہ ہوگا: جس نے میرے بارے میں لکھا ہے۔ لیکن اگر انہیں اس کی تحریروں پر یقین نہیں ہے تو

وہ کس طرح سے میری باتوں پر یقین کریں گے؟(بحوالہ Jn.5:46,47)

۔

وہ نہیں سمجھ پارہے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی اور انہیں ان کی نجات کا یقین دلایا گیا:۔

''الہامی کتابوں کی تلاش (جو خاص طور پر۔(cp. Acts. 17:11 کرو
ان کے لئے جووہ سوچتے ہیں (پراعتاد ہیں) کہ انہیں ابدی زندگی نصیب ہوئی
ہے؛ اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے مجھے آزمایا ہے'' (بحوالہ .Jn
5:39

اور ایسا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرانے صحیفے کی باتیں اور تعلیمات کے سلسلے میں کچھ حد تک معلومات رکھتے ہیں؛ یہ صرف معلومات ہے جو انہیں اتفاقی طور پر نصیب ہوگئی ہے۔ خدا کی تعلیم کی نئے عہدنامہ کی کتابوں اور یسوع کے بہتر پیغامات ابھی تک ان سے دور ہیں۔ اس مطالعہ کا مقصد یہی ہے کہ آپ کو ایسی صورتحال سے باہر نکالا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب پرانے صحیفے کے اصل وعدوں کے اصل معنوں کو سمجھایا جائے:۔

۔ جنت کے باغات میں

۔نوح سے

۔ابراہیم سے

۔داؤد سے

ان کے بارے میں بائبل (کتاب پیدائش) کی ان ہی ۵ کتابوں میں تذکرہ ہے جن سے موسیٰ نے تجربہ حاصل کیا ہے اور پرانے صحیفوں کے پیغمبروں نے۔ عیسائی گوسپل کے تمام عناصر یہاں ہار گئے ہیں۔ پال نے وضاحت کی کہ اس کتاب (گوسپل) کی تعلیمات میں کہا گیا ہے ''پیغمبروں اور موسیٰ کے ذریعے کہی گئی باتوں کے علاوہ کوئی بھی بات کہی نہیں ہے۔ کیونکہ یسوع کو بیدار ہونا ہے اور وہ سب سے پہلے ہونگے جو مردہ سے زندہ ہونگے اور لوگوں میں روشنی داخل کریں گے'' (بحوالہ Acts 26:22, 23) اور ان کے آخری دنوں میں نغمہ وہی رہے گا؛ وہ (پال) وضاحت کرنے والا ہے اور حلفیہ بیان دینے والا ہے خدا کی اقلیم کا۔۔۔ دونوں باتیں موسیٰ اور پیغمبروں کے اختیار سے باہر تھیں صبح سے شام تک''
(بحوالہ Acts 28:33)

پال کی 3.2 جنت کا وعدہ

امید جو اعلیٰ ترین عیسائیت ہے ایسی امید ہونا چاہئے جو ہمیں بے حس کر دیتی ہے جو اس کی زندگی تاریکی میں دور کہیں روشنی کے مانند ہے۔ اس طرح یہ ہر ایک سنجیدہ عیسائی کیلئے ضروری ہے اس بے حسی کی اکتاہٹ کے بعد اب ہمیں ''الہامی کتابوں کو تلاش کرنا ہے''۔

انسان کے زوال کی افسوس ناک کہانی کا تعلق جینیس کے باب ۳ Genesis (chapter 3) سے ہے۔ خدا کی بات کو غلط ڈھنگ سے پیش کر کے حوا کو اس کی حکم عدولی کیلئے اکسانے کیلئے اژدہے پر اس کا عذاب نازل ہوا۔ مرد اور عورت کو ان کی نافرمانی کیلئے سزا دی گئی۔ لیکن اس تاریکی کے موقع پر بھی امید کی کرن نظر آئی جب خدا نے اس اژدہے سے کہا:۔

''میں تیرے اور اس عورت کے درمیان دشمنی (نفرت ومخالفت) ڈال دوں گا، اور یہ نفرت تیرے بیج اور اس کے بیج؛ کے درمیان ہوگی؛ وہ (اس عورت کا بیج) تیرا سر کچل دے گا، اور تو اس کے پیر میں ڈس لے گا'' (بحوالہ Gen. 3:15)۔

یہ آیت (Verse) خاص توجہ طلب ہے؛ ہمیں اس میں کہی گئی مختلف باتوں کی بڑی ہوشیاری کے ساتھ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ''بیج'' کا مطلب کسی وارث یا بچہ سے ہے، لیکن اس کا حوالہ ان لوگوں سے بھی دیا جا سکتا ہے جو لوگ اس ''بیج'' سے منسلک ہیں۔ ہم بعد میں یہ پڑھیں گے کہ ابراہیم کا بیج ''بیج'' یسوع تھے (بحوالہ Gal.3:16) لیکن عیسائی بننے کے بعد ہم اگر یسوع سے ''منسلک'' ہیں تو، ہم بھی اس کے بیج ہیں (بحوالہ Gal. 3:27-29)۔ اس لفظ ''بیج'' کا حوالہ مادہ منویہ سے بھی دیا جا سکتا ہے (بحوالہ 1 Pet. 1:23) اس طرح ایک سچے بیج میں اس کے باپ کی تمام خصوصیات موجود ہونگی۔

اژدہے کے بیج کا اس خاندان کے ساتھ تعلقات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جو اس اژدہے کو پسند کرتا ہے:۔

-خدائی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا

-دروغ گوئی

۔دوسروں کوگناہ کی جانب راغب کرنا

ہم مطالعہ ۶ میں یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی خاص آدمی یہ کام نہیں کر رہا ہے، بلکہ یہ سب ہمارے اندر خود موجود ہے۔

۔''ہمارا بوڑھا آدمی'' گوشت پوست کا (بحوالہ Rom. 6:6)

۔''فطری انسان'' (بحوالہ 1 Cor. 2:14)

۔''بوڑھا آدمی، جو اپنی نفسانی ہوس کی وجہ سے بگڑا ہوا ہے'' (بحوالہ Eph. 4:22)۔

۔''بوڑھا آدمی اپنے وعدوں کے ساتھ'' (بحوالہ Col. 3:9)

یہ '' آدمی'' جو گناہ ہے ہمارے اندر بائبل میں متذکرہ 'شیطان' کی شکل میں موجود ہے، یہ شیطان اژدہے کا ''بیج'' ہے۔

عورت کے بیج کے بارے میں ایک علیحدہ حیثیت ہے۔تو (اژدہے کا بیج) اس کی ایڑی زخمی کرسکتا ہے'' (بحوالہ Gen. 3:15) یہ انسان مستقل طور پر اژدہے کے بیج کو کچل سکتا تھا، بیج یعنی گناہ۔ ''یہ تیرے سر کو کچل سکتا ہے''۔ ایک سانپ کے سر کو کچلنا اس کی موت کے برابر ہے۔یعنی یہ سمجھو کہ اس کے سر میں ہی اس کا دماغ ہے۔وہ واحد شخص جو اس عورت کے بیج متوقع امیدوار ہوسکتا ہے وہ یقینی طور پر لارڈ یسوع ہوگا۔

۔ یسوع مسیح، جنہوں نے (صلیب کے ذریعے) موت کو شکست دیدی (اور اس کے بعد گناہ کی طاقت کو۔ (بحوالہ Rom.6:23)، اور گوسپل کے ذریعے زندگی اور لافانیت کو زندہ کردیا'' (بحوالہ 2Tim.1:10)

''خدا نے اپنے بیٹے کو گناہ گار جسم اور گناہ کی ذات میں، جسم میں موجود گناہ کے خاتمے کیلئے بھیجا: یعنی وہ شیطانی جس کا تذکرہ بائبل میں ہے، جو اژدہے کا بیج ہے (بحوالہ Rom 8:3)

یسوع کو''ہمارے گناہوں کے خاتمے کیلئے تیار کیا گیا'' (بحوالہ 1 Jn. 3:5)

''تو اسے یسوع پکارے گا (معنی ''نجات دہندہ'': جو اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

زخم عارضی ہوگا۔ جولوگ پانی کی گہرائی میں جاتے رہے یسوع پر اعتقادلائے اورعیسائی بنے تو انہوں نے اس کی موت اور نمودار ہونے کے معاملے سے خودکو جوڑلیا ہے ٹھیک اسی طرح وہ بھی پانی سے دوبارہ باہر نکلیں گے (دیکھئے Rom. 6:3-5)۔

اگر ہم یسوع کا سچا بیج ہیں، تو ہماری زندگی پر Gen. 3:15 کے اثرات حائل ہونگے۔ اس معاملے میں زبردست اختلاف (''دشمنی'') ہمارے اندر موجود ہے، یہ اختلاف درست اور غلط کے درمیان ہے۔ عظیم راہب پال نے گناہ اور اس کے اپنے اصول کے درمیان جو اس میں موجود تھا کبھی نہ ختم ہونے والا اختلاف قرار دیا ہے (بحوالہ Rom. 7:14-25

یسوع پر اعتقادلانے کے بعد گناہ کے ساتھ ہمارے اندرونی اختلاف میں ضرور اضافہ ہوگا۔ جو ہمارے تمام دنوں میں اس طرح برقرار رہے گا ایک معنی میں یہ ہمارے لئے سخت دشواری کا سبب بن جائے گا کیونکہ گناہ کی طاقت زیادہ ہے۔ لیکن دوسرے معنوں میں ایسا نہیں ہوتا، یہ دیکھتے ہوئے کہ ہم یسوع پر اعتقادلائے، جس نے لڑائی لڑی اور اختلاف پر قابو پایا۔ یہ نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ معتقدین کو کس طرح سے Eph. 5:23-32 میں ایک عورت سے تعبیر کیا گیا ہے، چونکہ ہم عورت کا بیج ہیں تو ان معنوں میں ہم بھی عورت ہوئے۔

ایسے طریقے سے عورت کا بیج اگر یسوع اور ان معتقدین کی جنہوں نے اس کا کردار اپنایا، ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے تو اژدہے کا بیج بھی دونوں گناہ (''بائبل کا شیطان'') اور وہ افراد جو گناہ اور اژدہے کا کردار کا آزادی کے ساتھ مظاہرہ کرتے ہیں نمائندگی کرتا ہے۔ اس قسم کے لوگ خدا کی باتوں کا نہ تو احترام کریں گے اور یا پھر وہ اسے غلط طریقے سے پیش کریں گے اور یہ انہیں گناہ اور خدا سے دوری سے شرمندگی میں ڈال دیگا جیسا آدم اور حوا کے ساتھ ہوا۔ یہ دیکھئے کہ یہودی ایسے لوگ تھے جنہوں نے یسوع کو موت کے حوالے کردیا۔ یعنی عورت کے بیج نے ایڑی میں ڈس لیا۔ یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ اژدہے کے بیج کی اصل مثالیں ہیں۔ اس کی عیسائی جان (John the baptist) اور یسوع نے تصدیق کی ہے:۔

''جب اس نے (جان) فاریسز اور سدوسیز کے گروپ کو (یہودیوں کا گروپ جنہوں نے یسوع کو صلیب پر لٹکایا تھا) دیکھا تو وہ اس کی رہبانیت میں آگئے، اس نے ان سے کہا، اے ناتو اں (سانپ) کی نسل (یعنی کے پیدا کی گئی ہے) تم کو وارننگ دیتا ہوں کہ تم آنے والی آفتوں سے نجات حاصل کرلو؟'' (بحوالہ Mt. 3:7)

''یسوع کو ان کے (فاریسز) خیالات معلوم تھے اور کہا۔۔ اے سانپ کی نسل، تم شیطان کس طرح ہو سکتے۔۔ اس لئے اچھی باتیں کہو؟'' (بحوالہ Mt. 12:25,34)

وہ الفاظ۔ یہاں تک کہ مذہبی الفاظ۔ بھی اسی اژدہے کے کردار پر مبنی ہیں۔ صرف وہ لوگ یسوع پر اعتقاد لائے جو عورت کے بیج سے منسلک ہیں؛ دیگر دوسرے اژدہے کے بیج کے ساتھ تعلقات کی تصدیق کے حامل ہیں۔ یسوع نے کس طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جو اژدہے کے بیج تھے ان کی یہاں مثال مل سکتی ہے:۔

۔ اس نے محبت کی روحانی طاقت اور سچی تثلیث کے ساتھ انہیں تعلیم دی، پھر بھی

۔ اس نے انہیں نظر انداز نہیں کیا اور اپنی سوچ فکر سے انہیں روشناس کرانے کی کوشش کی، اور

۔ اس نے انہیں خدا کی شفقت کا مظاہرہ کیا جس انداز سے وہ موجود ہے۔

اس کے باوجود انہوں نے اس (خدا) سے نفرت کی۔ خدا کی فرمانبرداری کی ان کی اپنی کوشش نے انہیں حاسد بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کا خاندان (بحوالہ Jn. 7:5; Mk. 3:21) اور قریبی دوستوں نے بھی (بحوالہ Jn. 6:66) رکاوٹیں کھڑی کر دیں اور چند تو اس سے دور بھاگ گئے۔ پال نے ایسے ہی تجربات ان لوگوں کے سلسلے میں تذکرہ کیا ہے جو کہ ہر حالت میں اس کے ساتھ رہا کرتے تھے:۔

''کیا میں تمہارا دشمن بن گیا ہوں، کیونکہ میں تمہیں سچی باتیں بتاتا ہوں؟''

(بحوالہ Gal.4:14-16)

یہ سچ کبھی بھی پسند نہیں کیا گیا، اس کو سمجھنے اور اس کو اپنانے سے ہمیشہ ہی ہمارے لئے مسائل پیدا

ہوئے ہیں جب کہ ان باتوں کو سمجھانے میں کافی اذیتیں بھی سہنی پڑیں:۔

''اور جب اسے جسمانی طور پر ایذائیں دی گئیں اور کیونکہ وہ پیدا ہوا تھا اور اس کی پیدائش روح سے ہوئی تھی (خدا کی باتوں کی سچی معلومات کے ذریعے (بحوالہ 1 Peter 1:23)، اور ایسا ہی آج کل ہے'' (بحوالہ Gal. 4:29)

"اگر ہم سچے دل سے یسوع کے ساتھ ہو جائیں تو ہمیں اس کی چند تکالیف کا احساس ہوگا، اور اس طرح اس کے چند شاندار انعامات میں بھی ہمارا حصہ ہوں گے۔ ایک بار پھر پال اس سلسلے میں چند مثالیں پیش کرتا ہے:۔

''یہ با اعتقاد بات ہے: کہ اگر ہم اس (یسوع) کے ساتھ مرتے ہیں تو، ہم اس کے ساتھ زندہ بھی رہ سکتے ہیں: اگر ہم تکالیف جھیلتے ہیں (اس کے ساتھ)، تو ہم اس کے ساتھ خوشیاں بھی حاصل کرسکتے ہیں۔۔۔ اس لئے میں تمام باتوں کی صداقت کی تصدیق کرتا ہوں''

(بحوالہ 2Tim. 2:10-12)

''اگر انہوں نے مجھے (یسوع کو) ایذائیں دیں، تو وہ تمہیں بھی ایذائیں دیں گے۔۔۔ یہ تمام باتیں میرے نام کی وجہ سے تمہارے ساتھ پیش آئیں گی'' (بحوالہ Jn. 15:20, 21)

مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہم یسوع کے نام پر اعتقاد لا چکے ہیں (بحوالہ Acts 2:38; 8:16)۔

اس قسم کی آیتوں (Verses) کا مطالعہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ، اگر یسوع کے ساتھ ہونے کا ارادہ کیا گیا جو عورت کا بیج ہے، تو یہ سب اس وجہ سے ہی ہو رہا ہے، ہوسکتا ہے کہ میں عورت کا بیج نہ ہوں'' لیکن یقینی طور پر ہم کسی بھی ایسے حالات میں سمجھنے کی توقع نہیں کرسکتے ہیں جس سے ہم صحیح ڈھنگ سے نمٹ نہ سکیں۔ اس طرح یسوع کے ساتھ خود کو مکمل طور پر جوڑ لینے کیلئے ہمارے اندر قربانی کا جذبہ ہونا چاہئے، کیونکہ اس کا ساتھ ہمارے لئے شاندار انعام ہوگا

''کیونکہ آج کے دور کی تکالیف کا موازنہ ہم اس پرسکون زندگی سے نہیں کرسکتے ہیں جس کا ہم

سے وعدہ کیا گیا ہے"۔ اور اس وقت بھی، اس کی قربانی ہماری عبادت کے ذریعے ہوگی۔ اور اس میں اس پرسکون شاندار زندگی کی یقین دہانی ہے، جس کا تذکرہ بائبل کے ابواب میں کیا گیا ہے:۔

3:3 نوح سے وعدہ

"خدا قابل بھروسہ ہے، اور وہ تمہیں تکالیف کی زندگی سے نجات دلائے گا جو تم جھیل رہے ہو؛ لیکن ۔۔۔۔۔۔تم اس سے فرار کوشش نہ کروگے جبکہ تم ان تکالیف کو برداشت کرنے کے قابل ہو" (بحوالہ 1 Cor. 10:13)۔

"یہ باتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں، کہ میرے پاس سکون ہے۔ اس دنیا میں تمہیں دشواریاں لاحق ہوں گی؛ لیکن خوش ہو جاؤ؛ کیونکہ دنیا پر میں قادر آچکا ہوں" (بحوالہ Jn. 16:33)

"اس کے بعد ان باتوں کیلئے ہم کیا کہیں گے؟ اگر خدا ہمارے ساتھ ہے، تو ہمارا مخالف کون ہوسکتا ہے؟" (بحوالہ Rom. 8:31)

آدم اور حوا کے بعد انسانی تاریخ کا سلسلہ شروع ہوا ہے، اور آدمی آہستہ آہستہ بد اعمال بنتا گیا۔ حالات اس قدر خراب ہو گئے کہ تہذیب وتمدن بالکل ہی ختم ہو گیا اس وقت خدا نے فیصلہ کیا کہ وہ ہر چیز فنا کردے گا اور صرف نوح اور ان کا خاندان بچے گا (بحوالہ Gen. 6:5-8) نوح سے کہا گیا کہ وہ ایک بڑی کشتی تیار کریں جس میں وہ اور ہر جانور کا ایک جوڑا اس وقت رہ سکے جب سیلاب سے پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ دنیا میں آنے والے اس سیلاب پر یقین کرنے کی سائنٹفک وجہ ہے جو الہامی کتابوں کے واضح بیان سے ہٹ کر بھی ایک حقیقت ہے! یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ زمین (یعنی جس کے معنی سیارہ زمین کے ہیں) تباہ نہیں ہوئی تھی بلکہ زمین پر موجود گناہگار آدمیوں کا خاتمہ ہو گیا تھا: "زمین پر چلنے پھرنے والا گوشت پوست کا ہر جاندار ختم ہو گیا تھا" (بحوالہ Gen.7:21)۔ یسوع (بحوالہ Mt.24:37) اور پیٹر (بحوالہ 2Peter3:6-12) نے نوح کی دنیا کا انجام دیکھا تھا اور یہی حالات یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے کے بعد پیش آئیں گے۔ اس طرح نوح کے زمانے میں آدمی کی شرانگیزیوں کا موازنہ ہماری موجودہ دنیا سے کیا جا سکتا ہے۔ جسے یسوع کی واپسی پر سزا دی جائے گی۔

آدمی کی زبردست گناہوں اور اس زمین کی خود بخود تباہی کا منصوبہ تیار ہو چکا ہے، اور یہ یقین ہو چکا ہے، یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی، کہ یہ زمین تباہ ہو جائے گی۔ یہ باتیں بائبل کے اس بنیادی پیغام سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں کہ خدا اس زمین کی سرگرمیوں سے تشویش میں مبتلا ہے اور جلد ہی یسوع زمین پر خدا کی اقلیم تشکیل دینے کیلئے واپس آئے گا۔ اگر انسان کو اس زمین کی تباہی کی اجازت دیدی گئی تو یہ وعدے پورے نہیں کئے جا سکیں گے۔ قابل یقین ثبوت موجود ہیں کہ خدا کی اقلیم زمین پر قائم کی جائے گی اور یہ ثبوت مطالعہ 4.7 اور مطالعہ 5 میں ملیں گے۔۔۔۔۔مندرجہ ذیل ثبوت کافی ہونگے کہ زمین اور شمسی نظام تباہ نہیں کیا جائے گا:۔

۔ ''یہ زمین جو اس نے بنائی ہے ہمیشہ برقرار رہے گی'' (بحوالہ Ps. 78:69)

۔ ''زمین ہمیشہ رہے گی'' (بحوالہ Ecc. 1:4)۔

۔ ''سورج اور چاند۔۔۔ستارے۔۔۔جنہیں خدا نے بنایا ہے وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں؛ اس نے قانون کا ئنات بنایا ہے جو ختم نہیں ہوگا'' (بحوالہ Ps. 148:3-6)

۔ ''زمین لارڈ کی سلسلے میں معلومات سے بھرپور ہوگی اور پانی سمندروں میں موجود ہوگا'' (بحوالہ Is. 11:9; Num. 14:21)۔ یہ مشکل ہے کہ خدا خود ہی زمین کو تباہ کردے۔

اس کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے ہیں۔

۔ ''خدا جس نے خود زمین بنائی؛ اور اسے تشکیل دیا؛ اس نے اسے یونہی نہیں بنایا ہے، اس نے اس میں جانداروں کو بسانے کیلئے اسے قائم کیا ہے'' (بحوالہ Isa. 45:18)۔ اگر خدا اسے صرف تباہ کرنے کیلئے بناتا تو اس کا مقصد بے معنی ہو جاتا۔

کتاب پیدائش کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ان سب چیزوں کا نوح سے وعدہ کیا تھا۔ کیونکہ سیلاب کے بعد جب نئی دنیا بسائی گئی اور وہ اس میں رہنے لگے تو اس وقت نوح کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں دوسری بڑی تباہی نہ آجائے۔ سیلاب کے بعد جب کبھی بھی

موسلادھار بارش ہوتی تو، ایسے خیالات اس کے دماغ میں ضرور آتے تھے۔ اور اس طرح خدا نے وعدہ (کئی وعدے) کیا کہ ایسا پھر کبھی نہیں ہوگا:۔

میں، نے مشاہدہ کیا ہے، اور میں نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے۔۔۔اور میں تم سے

3.4 ابراہیم سے وعدہ

یہ وعدہ نبھاؤں گا۔ (میں نے کس قدر زور دیا گیا یہ دیکھئے۔ خدا کے کارنامے جو اس نے فانی انسان سے وعدے کے طور پر کئے ہیں!): کہ سیلاب کے پانی سے تمام جاندار نہ تو ختم کئے جائینگے؛ نہ ہی زمین کو تباہ کرنے کیلئے اور کوئی سیلاب آئے گا'' (بحوالہ Gen. 9:9-12)

اس وعدے کی قوس وقزح کے ذریعے تصدیق کی گئی تھی:۔

''جب کبھی بھی میں زمین پر بادل (بارش) لاتا ہوں تو بادلوں میں قوس وقزح نظر آئے گی؛ اور میں اپنے وعدے کو یاد رکھوں گا۔۔۔میرے اور تمہارے درمیان۔۔۔خدا اور روئے زمین پر بسنے والا ہر جاندار کے ہمیشہ برقرار رہنے والا وعدہ۔۔۔یہ (قوس وقزح اس وعدہ کا نمونہ ہے'' (بحوالہ Gen. 9:13-17)۔

چونکہ خدا اور زمین پر بسنے والے انسانوں اور جانوروں کے درمیان یہ ایک مستقل عہد ہے اس لئے زمین پر لوگ اور جانور ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر ہوگی نہ کہ جنت میں۔

اس طرح سے نوح سے کیا گیا وعدہ اقلیم کی تشکیل کیلئے گوسپل کی بنیاد ہے: اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا اس زمین کیلئے کس قدر توجہ دیتا ہے، اور اس مقصد کیلئے اس کا ابدی مقصد کیا ہے۔ اپنے غضب کے موقع پر بھی اس میں رحم موجود رہتا ہے (بحوالہ Hab. 3:2)، اور یہی اس کی محبت ہے کہ وہ اپنے جانداروں کی بھی پرواہ کرتا ہے (بحوالہ 1 Cor. 9:9 cp. Jonah 4:11)۔

گوسپل نے یسوع اور راہبوں کے بارے میں جو تعلیم دی ہے وہ بنیادی طور پر وہ ابراہیم کے طرز فکر سے علیحدہ نہیں تھی۔ خدا نے الہامی کتابوں کے ذریعے، ''گوسپل سے قبل ابراہیم کے اندر تعلیم کو سمو دیا تھا'' (بحوالہ Gal. 3:8)۔ یہ وعدے اس قدر اہم ہیں کہ پیٹر نے گوسپل کے سلسلے میں عوامی اعلان کا ان کے حوالے کے ذریعے آغاز کیا اور اسے مکمل کیا

(بحوالہ Acts 3:13,25)۔اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ابراہیم کو کیا بتایا گیا ہے،تو ہمارے سامنے عیسائی گوسپل کی بہت ہی بنیادی تصویر سامنے ہوگی۔ایسے کئی دوسرے اشارے بھی ہیں کہ ''گوسپل'' کوئی معمولی چیز نہیں ہے جس کا آغاز یسوع کے زمانے سے ہوا تھا:۔

۔''ہم نے تمہارے حوالے خوشگوار موجیں (گوسپل) کردی ہیں،ٹھیک اسی طرح سے جس طرح سے خدا نے (یہودی) آباؤ اجداد سے کئے گئے وعدے پورے کئے''(بحوالہ Acts 13:32,33)

۔''خدا کی گوسپل وہی کتاب ہے جس کا اس نے اپنے پیغمبر (یعنی کہ ابراہیم، Gen. 20:7) سے مقدس الہامی کتابوں کی فرہمی کے سلسلے میں وعدہ کیا تھا''(بحوالہ Rom. 1:1, 2)۔

۔''اس مقصد کیلئے گوسپل کی جو تعلیم بھی انہیں دی گئی تھی وہ مردہ ہو چکی ہے''(بحوالہ 1 Peter 4:6)۔یعنی وہ معتقدین جو پہلی صدی سے قبل زندہ تھے اور مر گئے۔

۔''ہمیں بھی گوسپل کی تعلیم دی گئی،اور ٹھیک اسی طرح اُن کو بھی دی گئی''(بحوالہ Heb.4:2)

یعنی کہ اسرائیل کو ان کی تاریکی کے دور میں۔

ابراہیم سے کیے گئے وعدہ کی دو بنیادی مقاصد ہیں:۔

(۱) ابرہیم کے بیج کے متعلق چیزیں (خصوصی وارث) اور

(۲) ابراہیم سے کیے گئے وعدے کی زمین سے متعلق

ان وعدوں کا نئے صحیفہ میں تبصرہ کیا گیا ہے،اور بائبل کو خود اس کے ذریعے وضاحت کرنے کی اپنی پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے ہم دونوں صحیفوں کی تعلیمات کو یکجا کریں گے تاکہ ابراہیم سے کیے گئے وعدے کی مکمل تصویر ہمارے سامنے آسکے۔ان وعدوں کا پرانے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے،اور ہماری اس پالسی کو برقرار رکھتے ہوئے کہ بائبل خود اس کی وضاحت کرے،ہم دونوں صحیفوں کی تعلیم کو اگر یکجا کرتے ہیں تو ہمیں ابراہیم سے کیے گئے وعدے کی پوری تصویر صاف نظر آتی ہے۔

ابراہیم اصل میں اُر (UR) میں رہتے تھے جو ایک ترقی پذیر شہر تھا جو اسوقت عراق میں ہے۔جدید تاریخ سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ ابراہیم کے زمانے میں اس شہر میں تہذیب و

تمدن کی سطح بہت بلند ہو چکی تھی ۔ وہاں بینک کاری کا نظام،شہری سروس اور اس سے متعلقہ دوسری سرویسز بھی موجود تھیں ۔کسی میں کوئی اختلاف نہیں تھا، ابراہیم اس شہر میں رہتے تھے، جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے، وہ دنیا کے عظیم انسان تھے۔لیکن اس وقت خدا کی طرف سے ایک غیر معمولی حکم ان پر نازل ہوا۔آرام اور آسائش سے بھر پور زندگی ترک کر و اور اس زمین کی طرف نکل پڑو جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔لیکن انہیں کہاں جانا تھا اور کیا کرنا یہ مکمل طور پر واضح نہیں ہوا تھا۔ان لوگوں سے کہا گیا کہ تمہیں ۵۰۰ ،امیل کا سفر طے کرنا ہے یہ زمین کینان تھی ۔جدید اسرائیل۔

عام طور پر ان کی زندگی میں، خدا ابراہیم کے سامنے حاضر ہوا اور کئی بار حاضر ہوا اور ان سے کیے گئے وعدوں کو یاد دلایا۔ وہ وعدہ یسوع کی گوسپل کی بنیاد ہیں ۔ اس طرح سچے عیسائیوں کیلئے بھی ابراہیم کی طرح حکم جاری کیا گیا ہے کہ وہ اپنی آرام اور آسائش کی زندگی کو ترک کریں اور اعتقاد کی زندگی میں داخل ہوں، جہاں خدا کے وعدوں کو اہمیت ہو اور اس کے کلام کے ساتھ زندگی گذارو۔ہم اچھی طرح سے سوچ سکتے ہیں کہ ابراہیم اپنے سفر کے لئے اس کے وعدوں سے کس طرح سے متفق تھے۔''ابراہیم کو چونکہ اس وقت مکمل عقیدہ تھا جس وقت انہیں حکم دیا گیا کہ وہ (اُر UR سے)ایک مقام (کینان) کی طرف سفر کریں جسے بعد میں ان کے اجداد کی املاک کے طور پر انہیں ملنے والا تھا، انہوں نے حکم مانا؛ اور روانہ ہو گئے، انہیں یہ علم نہیں تھا کہ انہیں کہاں جانا ہے'' (بحوالہ Heb. 11:8)۔

جیسا کہ خدا کے یہ وعدے پہلی بار تھے، ہم، بھی یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ہمیں قطعی علم نہیں ہے کہ خدا کی اقلیم کے بارے میں اس کے وعدے کیسے ہوں گے۔لیکن خدا کے کلام میں ہمارا اعتقاد ایسا ہونا چاہئے کہ ہم بھی صدق دل سے اس کو قبول کر لیں۔

ابراہیم کوئی بھٹکے ہوئے اور غیر متحکم نہیں تھے کہ جو ان وعدوں پر بھروسہ کر کے کسی موقع سے فائدہ اٹھاتے ۔بلکہ وہ ایک ایسے ورثہ سے جڑے ہوئے تھے جو بنیادی طور پر ہمارے اپنے ورثوں سے بہت حد تک مطابقت رکھتا تھا۔مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہیں فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا ٹھیک اسی طرح جو ہمیں بھی درپیش ہو سکتے ہوں اور ہم سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ انہیں قبول کریں یا نہ کریں اور خدا کے وعدوں پر عمل کیا جائے یا نہیں۔تجارتی دوستوں کی اجنبی نظریں، پڑوسیوں کی نظروں میں چالاکی اور ہوشیاری ('' جیسے اسے مذہب مل گیا!'')۔۔۔

یہ ایسی باتیں تھیں جن سے ابراہیم اچھی طرح واقف تھے۔ ابراہیم جس مقصد کے تحت سفر کرنا چاہتے تھے وہ یقینی طور پر بہت عجیب ہوں گے۔ برسوں کے طویل سفر میں ان کے سفر کا ایک ہی مقصد سمجھ میں آیا اور وہ تھا وعدے کا عہد۔ انہوں نے ان کلام کو یاد کر لیا تھا اور انہیں روزانہ پڑھتے تھے تا کہ یہ سمجھ سکیں کہ ان کلام کا مطلب کیا ہے۔

اسی قسم کے اعتقاد کا مظاہرہ اور اس پر عمل کرتے ہوئے، ہم بھی ابراہیم کی طرح، ایسا ہی اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔خدا کے دوست کہلانے کیلئے (بحوالہ Isa. 41:8) خدا کے علم کو جاننے کیلئے (بحوالہ Gen. (18:17 اور اقلیم میں ابدی زندگی کی امید کو برقرار رکھنے کیلئے یہ عقیدہ بہت ضروری ہے۔ ایک بار پھر ہم یہ یاد دلائیں گے کہ یسوع کی گوسپل کی بنیاد ابراہیم سے کئے گئے ان وعدوں پر ہے۔عیسائیت کے پیغام میں سچے یقین کیلئے ہم کو، بھی ابراہیم سے گئے وعدوں کو ٹھوس طریقے سے سمجھنا چاہئے۔ کسی جس جستجو والی نظروں سے ہمیں خدا اور ابراہیم کے درمیان ہونے والی گفتگو کو بار بار پڑھنا چاہئے۔

زمین

۱) ''اس ملک سے نکل جاؤ۔۔ اور اس زمین پر جاؤ جہاں ہم تجھے دیکھنا چاہئے''

(بحوالہ Gen.12:1)

۲) ''ابراہیم'' اپنے سفر پر روانہ ہوگئے ۔۔۔۔ بیتھل (مرکزی اسرائیل میں) کی طرف اور خدا نے ابراہیم سے کہا۔۔۔۔ اپنی آنکھیں کھولو، اور اس جگہ سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی طرف دیکھو؛ یہ تمام زمین جو تم دیکھ رہے، یہ سب تمہیں عطا کی گئیں، یہاں ہمیشہ فصل اگاؤ۔۔۔۔ ان زمینوں پر چلو پھرو۔۔۔۔ اور یہ سب تمہاری ہیں

(بحوالہ Gen. 13:3, 14-17)

۳) ''لارڈ نے ابراہیم سے ایک وعدہ بھی کیا، یہ کہتے ہوئے کہ، تیرے بیج کو ہم نے یہ زمین عطا کی، جو مصر کے دریا سے عظیم دریا، دریائے فرات تک ہے''(بحوالہ .Gen 15:18

۴) ''میں تجھے دوں گا، اور تیرا بیج اس کے بعد انہیں دے گا، وہ زمین جہاں تو ایک اجنبی ہے، یہ کنعان کی زمین ہے، اور یہ تمہارے پاس ہمیشہ رہے گی'' (بحوالہ .Gen 17:8

۵) یہ وعدہ ہے کہ وہ (ابراہیم) خدا کے کام کا وارث ہوگا'' (بحوالہ .Rom 4:13

ہم یہاں ابرہیم کیلئے کافی انکشاف دیکھ سکتے ہیں:۔

۱) ''وہاں ایک ایسی زمین ہے جہاں میں چاہتا ہوں کہ تو جائے''۔

۲) تم اب اس زمین پر پہنچ چکے ہو۔تم اور تمہاری اولادیں یہاں ہمیشہ رہیں گی ،۔ قابل غور بات ہے کہ ابدی زندگی کا یہ وعدہ کسی بھی طرح سے کسی شان وشوکت اور انکشاف کے کیلئے ریکارڈ کیا گیا ہے؛کوئی بھی مصنف بلا شبہ اس کو غلط ثابت نہیں کرسکتا ہے۔

۳) جس زمین کا وعدہ کیا گیا تھا اس کی مزید بہتر طور پر وضاحت کی گئی ہے۔

۴) ابراہیم کو اس زندگی میں توقع نہیں تھی کہ انہیں وہ اس زمین کو حاصل کرسکے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔وہ اس زمین پر 'اجنبی' تھے'اس کے باوجود وہ بعد میں وہاں ہمیشہ رہ سکتے تھے۔ ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ مر جائیں گے اور بعد میں دوبارہ آئیں گے تاکہ اس وعدہ کو قبول کرسکیں۔

۵) اس تحریک سے، پال نے یہ دیکھا کہ ابراہیم سے کیے گئے وعدوں کا مطلب ہے کہ وہ پوری زمین کے وارث ہے۔

الہامی کتابیں اس سے ہٹ کر ہمیں یہ یاد دہانی کراتی ہیں کہ ابراہیم سے ان کی زندگی میں ان سے کیے گئے تمام وعدے پورے نہیں کیے گئے:۔

''عقیدہ کے مطابق انہوں نے زندگی بسائی (عارضی زندگی بسائی) اس زمین پر جس کا ان سے وعدہ کیا گیا، اور یہ زمین ایک اجنبی ملک میں تھی، جہاں عارضی مکانات (خیمے) بنائے گئے'' (بحوالہ .Heb 11:9

وہ اس زمین پر ایک غیر ملکی کی طرح سے تھے، ٹھیک اس احساس کے ساتھ جیسا ایک رفیوجی محسوس کرتا ہے یعنی عدم تحفظ اور اجنبی کی طرح۔ وہ بمشکل اپنے بیج کے ساتھ اپنی اس زمین پر زندگی گذار رہے تھے۔ اپنے جانشینوں اضحٰق اور یعقوب، (جن کے ساتھ یہ وعدے دہرائے گئے تھے) کے ساتھ، وہ عقیدہ کے ساتھ مر گئے، وعدے پورے نہیں ہوئے، لیکن ان وعدوں کے پورا ہونے کا پختہ یقین تھا، اور (انہیں) اس کیلئے رضامند کرالیا گیا، اور ایمان لائے تھے، اور اعتراف کیا تھا کہ وہ اس زمین پر اجنبی اور زائرین ہیں'' (بحوالہ Heb. 11:13)۔ چار مرحلوں پر نظر ڈالیئے:۔

۔ان وعدوں کو سمجھتے ہوئے۔ جیسا کہ اس مطالعہ سے تمہیں معلوم ہوا۔

۔''ان سے متفق ہوتے ہوئے''۔ اگر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کس طرح سے ابراہیم رضامند ہوئے تھے، تو ہم کس قدر متفق ہو سکتے ہیں؟

۔ان پر ایمان لاتے ہوئے۔ یسوع پر اعتقاد کے ساتھ عیسائیت قبول کرتے ہوئے (بحوالہ Gal. 3:27-29)

۔دنیا سے ہماری طرز زندگی کے ساتھ یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ یہ دنیا ہمارا حقیقی گھر نہیں ہے، لیکن ہم اس امید کے ساتھ جی رہے ہیں کہ زمین پر مستقبل کا دور آنے والا ہے۔

ابراہیم ہمارے عظیم ہیرو بن جاتے ہیں اور مثال کے طور پر اگر ہم ان چیزوں کو مانتے ہیں۔ اس متبادل اعتراف کے کہ وعدوں کی تعمیل مستقبل میں مضمر ہے یہ وعدے اس تھکے ہوئے بوڑھے کی طرف سے کئے گئے ہیں جو اس نے اپنی بیوی کے مرتے وقت کئے تھے: اس کا اصل وعدہ تھا کہ اس زمین کو خریدنا تھا جس میں اسے دفن کیا جانا تھا (بحوالہ Acts 7:16)۔ سچی بات ہے خدا نے ''اس کا کوئی وارث نہیں چھوڑا، نہ ہی اتنی زمین تھی، کہ وہ اس پر قدم رکھ سکتا: کیونکہ اس نے صرف وعدہ کیا تھا کہ یہ زمین اس کی تحویل میں دے دی جائے گی'' (بحوالہ Acts 7:5)۔ ابراہیم کا موجودہ بیج اسی قسم کے عدم تحفظ کا احساس کر سکتا کہ انہیں املاک خریدنا یا کرائے پر لینا ہوگا۔ اس زمین پر جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ان کے نجی استعمال کیلئے، ابدی وراثت کیلئے!

لیکن خدا نے اپنے وعدوں کو برقرار رکھا ہے۔ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب ابراہیم اور وہ تمام جن سے یہ وعدے کئے گئے ہیں ان کو انعام ملے گا۔ Heb. 11:13, 39, 40 یہ نکات پیش کرتا ہے:۔

''یہ لوگ عقیدے کے ساتھ مر گئے، لیکن وعدے پورے نہیں ہوئے؛ خدا نے ہمارے لئے چند بہتر چیزیں فراہم کی ہیں، اوران کا ہمارے بغیر مکمل ہونا ممکن نہیں ہے''۔

تمام سچے معتقدیں وقت مقررہ پر اسی نقطہ کے تحت انعام سے فیضیاب ہونگے، یعنی آخری دن یوم حشر پر(بحوالہ 1 (2 Tim. 4:1,8; Matt. 25:31-34; Peter 5:4۔ اس کے بعد یہ بات آئی ہے کہ یوم حشر کیلئے موجود رہنے کی غرض سے، ابراہیم اور دوسرے جو ان وعدوں کو جانتے ہیں یوم حشر سے پہلے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اگر ان سے اس وقت وعدہ پورے نہیں کئے گئے تو یہ وعدے یسوع کی واپسی پر ان کے دوبارہ زندہ ہونے کے بعد یوم حشر پر پورے کئے جائیں گے۔ اس کا کوئی متبادل نہیں ہے لیکن سوائے یہ قبول کرنے کے کہ ابراہیم کی طرح ہم اس وقت بے ہوش ہیں، یسوع کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں؛ ابھی بھی یورپ بھر میں کلیساؤں کے پرائیشیشوں پر یہ نظر آئے گا کہ ابراہیم اس وقت جنت میں ہیں اور اعتقاد کی زندگی کیلئے وعدوں کے انعام سے لطف اندوز ہیں۔ سیکڑوں برسوں سے ہزاروں لوگوں نے ان تصاویر کو مذہبی عقیدہ کے ساتھ اور ان باتوں کے اعتراف کے ساتھ سنبھال کر رکھا ہے۔ کیا تمہارے اندر بھی بائبل کی بنیاد پر ایسی ہمت پیدا ہوگی کہ اپنے نقش قدم سے ہٹ کر چلو؟

بیج

جیسا کہ مطالعہ ۳:۲ میں وضاحت کی گئی ہے کہ بیج کا وعدہ پہلے یسوع پر لاگو ہوتا ہے، اور اس کے بعد، ان لوگوں پر جو یسوع میں اعتقاد لائے اور اس کے بعد ابراہیم کے تمام بیج کا شمار ہوتا ہے:۔

۱) ''میں انہیں ایک عظیم قوم میں تبدیل کردوں گا، اور میں ان پر اپنی نعمتیں نچھاور کروں گا۔۔۔۔ اور اس کے بعد زمین پر موجود تمام خاندان خدا کی نعمتوں سے مالامال ہوجائیں'' (بحوالہ Gen. 12:2,3)۔

۲) ''میں تیرے بیج کو زمین کی مٹی کی طرح بناؤں گا؛ اس طرح اگر کوئی آدمی زمین کی ریت کو شمار کرسکتا ہے، تو اس کا بیج بھی ریت کو شمار کرلے گا۔۔۔ ان تمام زمینوں کی ریت کو جو تیری نظر کے سامنے ہے، تیرے لئے میں نے یہ عطا کیا، اور تیرے بیج کیلئے بھی ہمیشہ کیلئے'' (بحوالہ Gen. 13:15,16)۔

۳) ''اب جنت کی طرف دیکھو، اور کہو (اختر شماری) کیا تم ستاروں کو گن سکتے، تم گن سکتے ہو۔۔۔ تو تمہارا بیج بھی گن سکتا ہے۔۔۔ اور تمہارے بیج کو یہ زمین ہمیشہ کیلئے دیدی گئی ہے (بحوالہ Gen. 15:5,18)۔

۴) ''میں یہ سب دیدوں گا۔۔۔ تیرے بیج کے بعد۔۔۔ دوسرے بیج کو، انسانوں کی زمین جو ان کے پاس ہمیشہ کیلئے رہے گی؛ میں ان کا خدا ہوں گا'' (بحوالہ Gen. 17:8)۔

۵) ''میں تیرے بیج کو جنت کے ستاروں کی طرح ان گنت بنادوں گا، اور اس ریت کے مانند جو ساحل سمندر پر ہے؛ اور تیرے بیج کے دشمن بھی بہت ہوں گے؛ اور تیرے بیج کی شکل میں تمام قومیں جو زمین پر ہیں خدا کی نعمتوں سے سرفراز ہوں گی'' (بحوالہ Gen. 22:17,18)۔

ایک بار پھر، ''بیج'' کے معاملے میں ابراہیم کی سوچ وفکر کو تعمیری حد تک وسعت دے گئی ہے:۔

۱) سب سے پہلے اس سے یہ کہا گیا کہ اسے غیر معمولی تعداد میں اسکے پیروکار ہوں گے، اور یہ کہ اس کے ''بیج'' کے ذریعے پوری زمین نعمتوں سے بھر جائیگی۔

۲) بعد میں اس سے کہا گیا کہ اسے ایسا بیج ملے گا جو اپنی تعداد آگے بڑھائے گا۔ یہ لوگ اپنی ابدی زندگی گذاریں گے، اس کے ساتھ، اس زمین پر جہاں وہ پہنچے ہیں، یعنی کہ کینان میں۔

۳) اس سے کہا کہ اس کے بیج تعداد میں اسقدر ہوجائیں گے جس قدر آسمان میں

ستارے ہیں۔یہ بات اسے ان معنوں میں کہی گئی ہے کہ اس کے بہت سارے روحانی پیروکار ہوں گے (جنت کے ستارے) اور اتنے ہی عام لوگ بھی ہوں گے (جیسا کہ "زمین پر ریت")۔

۴) سابقہ وعدے اس وقت پس پشت چلے گئے جب مزید یقین دہانی کرائی گئی کہ وہ لوگ جو بیج کا حصہ بن گئے ان کا خدا کے ساتھ ایک قریبی رشتہ قائم ہوسکتا ہے۔

۵) اس بیج کو اس کے دشمنوں پر فتح نصیب ہوسکتی ہے۔

یہ دیکھو کہ وہ بیج زمین پر ہر طرف لوگوں کیلئے خدا کی "رحمتیں" لائے گا۔بائبل میں خدا کی نعمتوں کا آنذیا اکثر گناہ کی معافی سے جڑا ہوتا ہے۔"مجموعی طور پر خدا کے چاہنے والے کیلئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے جس کی وہ ہمیشہ تمنا کرسکتا ہے۔اس طرح ہم ان چیزوں کا اس طرح مطالعہ کرتے ہیں"خدا کی نعمتیں اسی کو ملتی ہیں جن کی گناہیں معاف ہوجاتی ہیں (بحوالہ Ps. 32:1) "جام نعمت" (بحوالہ 1 Cor. 10:16) شراب کے جام کو یسوع کے خون سے تعبیر کیا گیا ہے،جس کے ذریعے معافی ممکن ہوسکتی ہے۔

ابراہیم کا واحد وارث جو دنیا میں گناہوں کی معافی کا ذریعہ لے کر آیا تھا، بے شک، وہ یسوع تھا اور نئے صحیفہ میں ابراہیم سے کیے گئے وعدے کے تبصرے ان معاملات کی ٹھوس مدد فراہم کرتے ہیں:۔

اس نے (خدا) نہیں کہا نیجوں سے، بہت سارے (یعنی کہ تعداد میں) بیجوں سے، بلکہ ایک سے (واحد)، اور تیرے بیج سے، کہا جو یسوع ہے" (بحوالہ Gal. 3:16)۔

"۔۔۔وہ وعدہ جو خدا نے ہمارے آباؤاجداد سے کیا تھا، ابراہیم سے کہتے ہوئے کہ، تیرے بیج کو زمین کی ساری نعمتیں عطا کی جائیں گی۔خدا نے تمہارے درمیان سب سے پہلے اپنے بیٹے یسوع کو بلند کیا (یعنی کہ بیج کو)، اسے تمہارے پاس بھیجا اپنی نعمتیں عطا کرنے کیلئے اور اس نے کسی کے ساتھ نابرابری نہیں کی" (بحوالہ Acts 3:25,26)۔

یہاں دیکھئے کہ پیٹر کس طرح سے ان باتوں کا حوالہ دیتا ہے اور Gen. 22:18 میں اس کی وضاحت کرتا ہے:۔

وہ بیج = یسوع

خدا کی نعمتیں = گناہوں سے معافی

یہ وعدے جو یسوع، جو بیج ہے، کو اس کے دشمنوں پر حاوی ہونے میں مددگار ثابت ہوئے۔ اگر انہیں گناہ پر اس کی فتح کے حوالے سے پڑھا جائے تو یہ اپنی جگہ پر بالکل درست ہے۔ گناہ، نہ صرف خدا کے بندوں کا بلکہ یسوع کا بھی سب سے بڑا دشمن ہے۔

بیج میں شامل ہونا

اب یہ واضح ہو جانا چاہئے کہ عیسائی گوسپل کی بنیادی باتیں ابراہیم کی سمجھ میں آ گئی تھیں۔ لیکن یہ اہم ترین وعدے ابراہیم اور ان کے بیج یسوع سے کئے گئے تھے۔

پھر دوسروں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہاں تک ابراہیم کا اپنا وارث بھی اس خصوصی بیج (بحوالہ John (8:39; Rom. 9:7 سے خود بخود رشتہ نہیں بنا سکتا ہے۔ پھر ہم کس طرح سے یسوع کا حصہ بن سکتے ہیں، تا کہ بیج کے ساتھ کئے گئے وعدوں میں ہمارا بھی حصہ ہو سکے۔ یہ باتیں یسوع کے تعلق سے عیسائیت میں موجود ہیں (بحوالہ Rom. 6:3-5؛ آزادانہ طور پر ہم اس کے نام سے عیسائیت کے بارے میں پڑھتے ہیں (بحوالہ Acts 2:38; 8:16; 10:48; 19:5۔ لیکن Gal. 3:27-29 اس معاملہ میں کوئی نقطہ صاف طور پر بیان نہیں کر سکا:۔

تم میں سے زیادہ تر (یعنی صرف زیادہ تر!) یسوع پر عقیدہ لائے اور عیسائی ہوئے۔ اس طرح نہ تو یہودی اور نہ ہی آزاد، نہ تو مرد اور نہ ہی عورت: تمہارے لئے (عقیدہ کے اعتبار سے) یسوع پر عقیدہ لانے کیلئے سب ایک جیسے ہیں (عیسائیت کے اعتبار سے) اور اگر تم عیسائی بنتے ہو (اس پر عقیدہ لاتے ہوئے)، تو کیا تم ابراہیم کا بیج، اور وعدوں کے مطابق اس کے وارث ہو"

زمین پر ابدی زندگی کا وعدہ یسوع کے ذریعے معافی کی نعمتیں حاصل کر کے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ یہ صرف یسوع، بیج، پر اس عقیدے کے ساتھ ہی ممکن کہ ہم اس کے ذریعے کئے گئے وعدوں میں شریک ہیں؛ اور اس طرح Rom. 8:17 نے ہم سے کہا ہے "یسوع کے ساتھ اس کے وارثوں میں شریک ہو جایئے"۔

یاد رکھو دنیا کے ہر گوشے سے لوگوں کو نعمتیں ملنے والی ہیں؛ اور یہ نعمتیں بیج کے ذریعے حاصل ہوں گی؛ اور یہ بیج لوگوں کے عالمگیر گروہ کی شکل اختیار کر لے گا، ٹھیک اس طرح سے وہ لوگ بیج

بن جائیں گے۔ اس طرح بیج (واحد) لارڈ کی مرضی سے ایک نسل میں تبدیل ہو جائے گا"
یعنی کہ بہت سارے لوگوں میں؛ بحوالہ Ps. (22:30)۔
ابراہیم سے کیے گئے دو قسم کے وعدوں کی ہم اس طرح سے وضاحت کر سکتے ہیں:۔

(۱) زمین

ابراہیم اور ان کا بیج اور اس کے ساتھی زمین کے وارث ہو سکتے ہیں وہ بڑی زمین پر پھیل سکتے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہ سکتے ہیں لیکن اس زندگی میں انہیں یہ سب نہیں ملے گا لیکن یسوع کی واپسی کے بعد آخری دن یہ سب حاصل ہو جائے گا۔

(۲) بیج

اس کا بنیادی طور پر یسوع سے حوالہ دیا گیا ہے اس کے ذریعے انسانوں کے گناہوں (دشمنوں) پر قابو پایا جا سکتا ہے، تا کہ معافی کی نعمتوں سے دنیا بھر کے لوگ فیضیاب ہو سکیں۔
یسوع کے نام پر عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم بیج کا حصہ بن گئے۔
اسی قسم کی دو باتیں نئے صحیفہ کی تعلیمات میں ملتی ہیں اور یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ جب لوگوں کو اس کی تعلیم دی گئی اور وہ عیسائی بنے تو ایسے حوالے بہت کم ہیں۔ یہ وہ طریقہ تھا، اور ہے کہ جس کے ذریعے ہم سے وعدے کیے جاتے ہیں۔ ہم اب یہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ، ایک بوڑھے آدمی کو موت کیوں آتی ہے، پال اس سلسلے میں اپنی امید کو "اسرائیل کی امید" سے تعبیر کرتا ہے (بحوالہ Acts 28:20)؛ کیونکہ ابتدائی عیسائی کی امید کی بنیاد ہی یہودی امید ہے۔ یسوع کا تبصرہ یہ تھا کہ "نجات یہودیوں کی ہے" (بحوالہ John 4:22) اور اس کا حوالہ روحانی یہودی بننے کے وقت بھی دیا جانا ضروری ہے، تا کہ ہمیں یسوع کے ذریعے کیے گئے نجات کے وعدے سے فائدہ پہنچ سکے جس کا یہودی آباؤ اجداد سے وعدہ کیا گیا تھا۔
ہم وہی پڑھتے ہیں جس کی ابتدائی عیسائی تعلیم دیتے ہیں:۔
۱) "وہ باتیں جس سے خدا کی اقلیم کو تشویش ہو اور
۲) یسوع مسیح کا نام" (بحوالہ Acts 8:12)
یہی وہ دو اہم باتیں تھیں جن کی مختلف معنوں کے ساتھ ابراہیم سے وضاحت کی گئی تھی:۔
۱) زمین کے سلسلے میں وعدے اور

۲) بیج کے سلسلے میں وعدے۔

اقلیم اور یسوع کے بارے میں وہ ''چیزیں'' (مجموعی طور پر) بیان کرنے کے دوران تعلیمات یسوع'' کے طور پر مختص کی گئی ہیں (بحوالہ Acts 8:5 cp. v.12) یہ تمام باتیں ان معنوں میں لی جاتی ہیں کہ ''یسوع تم سے محبت کرتا ہے! یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ تم یقین کرو کہ اس نے تمہارے لئے اپنی زندگی ترک کر دی اور تم ایک محفوظ آدمی ہو!'' لیکن لفظ ''یسوع'' واضح طور پر یہ اس کی آئندہ اقلیم کے بارے میں متعدد تعلیمات کا خلاصہ ہے اس اقلیم کے بارے میں جس کے بارے میں ابراہیم کو بتایا گیا اچھی خبریں یہ ہیں کہ اس نے گوسپل کی ابتدائی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

کورنتھ میں پال کو آئے ہوئے ''تین ماہ، گزرے تھے جہاں خدا کی اقلیم کے سلسلے میں اختلافات اور امکانات کا ماحول تھا'' (بحوالہ Acts 19:8)؛ مغربی ایشیا کے پرانے شہر میں (Ephesus) وہ ادھر اُدھر گھوم کر ''خدا کی تعلیم کی تبلیغ کرتا رہا'' (بحوالہ Acts 20:25)، اور روم میں بھی ان کی ایسی ہی تبلیغ تھی، ''اس نے خدا کی اقلیم کی وضاحت اور اہمیت کو سمجھایا، اور یسوع کی تصدیق سے انہیں آگاہ کیا۔۔۔ جو انہیں قانون قدرت ۔۔۔ اور پیغمبروں کے سلسلے میں لاحق تھی (بحوالہ Acts 28:23,31)۔ وہاں ان باتوں کی اس قدر تشہیر ہوگئی کہ اقلیم اور یسوع کے بارے میں گوسپل کا بنیادی پیغام اب اہم معاملہ نہیں رہ گیا تھا کہا جاتا کہ ''یسوع پر اعتقاد لاؤ''۔ ابراہیم کے باب میں خدا کی طرف سے بتائی ہوئی باتیں زیادہ تفصیل سے تھیں اور جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا وہ سچے عیسائی گوسپل کی بنیاد ہے۔

ہم نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ یسوع کی عیسائیت نے ہمیں بیج کا حصہ بنا دیا ہے اور اس کے بعد ہم وعدوں کے وارث ہوگئے ہیں (بحوالہ Gal. 3:27-29) لیکن تنہا عیسائیت ہمیں نجات دلانے کیلئے کافی نہیں ہے۔ ہمیں اس بیج کے ساتھ ہی یسوع میں، رہنا ہوگا، اور ایسا اس لئے کہ اگر بیج سے کئے گئے وعدے کو پورا ہونے کے ہم متمنی ہیں۔ عیسائیت صرف آغاز ہے، ہم ایسی دوڑ میں شامل ہوگئے ہیں کہ اب ہمیں صرف دوڑنے ہی کی ضرورت ہے۔ یہ مت بھولو کہ صرف ابراہیم کا بیج ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا ہمیں قبول کرے گا۔ کسی معنوں میں اسرائیلی ابراہیم کا بیج ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنی زندگیوں کو یسوع

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس میں جنت کا وعدہ اور داؤد سے کیا گیا وعدہ بھی شامل ہے۔

۲) موسیٰ کے زمانے میں یہودیوں سے ان کی موجودہ زندگی میں امن اور مسرتوں کے وعدے اس صورت میں کیے گئے تھے کہ اگر وہ لوگ خدا کے اس قانون کو مانیں جو اس نے موسیٰ کے حوالے کیا ہے۔

خدا نے اپنی اقلیم میں ابراہیم سے معافی اور ابدی زندگی کا وعدہ کیا تھا، لیکن یہ صرف یسوع کی قربانی کے ذریعے ہی ممکن تھا۔ اس وجہ سے ہم یہ پڑھتے ہیں کہ صلیب پر یسوع کی موت ابراہیم کے وعدے کی تصدیق کرتی ہے (بحوالہ Gal. 3:17; Rom. 15:8; Dan. 9:27; 2 Cor. 1:20)، اس لئے اس کے خون کو ''نئے صحیفہ کا خون، قرار دیا گیا'' (بحوالہ Mt. 26:28 covenant)۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یسوع نے ہم سے کہا ہے کہ شراب کا پیالہ برابر استعمال کرو، اس کا مطلب خون کے پیالے سے ہے، اور یہ ہمیں یاد دلانے کیلئے ہے (دیکھئے 1 Cor. 11:25)۔ ''یہ پیالہ نیا صحیفہ ہے (وعدہ) میرے خون کی شکل میں'' (بحوالہ Lk. 22:20)۔ اس لئے یسوع اور اس کے کاموں کی یادوں کو ہم بہتر طور پر اس وقت تک عمل پیرا نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم ان باتوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ لیتے ہیں۔

یسوع کی قربانی نے خدا کی اقلیم میں معافی اور ابدی زندگی کو ممکن بنا دیا ہے؛ اس لئے یقینی طور پر اس ابراہیم سے اس نے وعدہ ضرور کیا ہے؛ اس طرح وہ ''بہتر صحیفہ کی ایک ضمانت ہے (بحوالہ Heb.7:22 Hebrews 10:9) میں یسوع کا تذکرہ ہے کہ ''پہلا (وعدہ) واپس لینے کے بعد، وہ دوسرا وعدہ ضرور کر سکتا ہے''۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جس وقت یسوع نے ابراہیم سے کیے گئے وعدوں کی تصدیق کی، تو اس وقت ایک اور وعدہ کیا گیا اور یہ وعدہ موسیٰ کے ذریعے کیا گیا تھا۔ آیت (verses) میں یسوع کی موت کے ذریعے ایک نئے وعدے کی یسوع کے ذریعے ہی تصدیق کا حوالہ موجود ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرانا وعدہ اس نے واپس لے لیا تھا (بحوالہ Heb. 8:13)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کے تعلق سے جو وعدہ کیا گیا وہ سب سے پہلے تھا، اور اس پر اس کی موت تک مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہو سکا تھا، اس لئے اسے 'نیا' وعدہ قرار دیا گیا۔ موسیٰ کے ذریعے کیے گئے ''پرانے'' وعدے کا مقصد یہ تھا کہ یسوع کے کام کو اجاگر کیا جائے، اور

یسوع کے تعلق سے کیے گئے وعدوں کی اہمیت کو اہمیت دی جائے (بحوالہ .Gal
3:19,21)۔ اس طرح، یسوع پر عقیدہ اس قانون کی تصدیق کرتا ہے جو موسیٰ کو دیا گیا تھا (بحوالہ Rom. 3:31)۔ پال نے بہت بہتر طریقے سے مختصر طور پر بیان کیا ہے: ''وہ قانون ہمارا اسکول ماسٹر ہے، جو ہمیں یسوع پر اعتقاد سکھاتا ہے، تاکہ ہمارا عقیدہ پختہ ہو سکے'' (بحوالہ Gal. 3:24)۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ موسیٰ کے قانون کو محفوظ کر دیا گیا، اور اس کے مطالعہ سے اب بھی ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

3.5 داؤد سے وعدہ

یہ تمام باتیں پہلی بار مطالعہ سے سمجھنا آسان نہیں ہے؛ اسے ہم مفصل طور پر اس طرح سے بیان کر سکتے ہیں:۔

یسوع کے تعلق سے ابراہیم سے کیے گئے وعدے۔ نیا وعدہ۔

موسیٰ کو بخشے گئے قانون سے منسلک اسرائیل سے کیا گیا وعدہ۔ پرانا وعدہ۔

یسوع کی موت۔ پرانے وعدے کا خاتمہ (بحوالہ Col. 2:14-17) اس کے بعد نیا وعدہ نافذ العمل ہو گیا۔

اس وجہ سے کچھ ایسی باتیں ۔۔۔۔ جو پرانے وعدہ کا حصہ تھیں، اب ضروری نہیں رہ گئیں۔ دیکھیے مطالعہ 9.5۔ نیا وعدہ اصل اسرائیل کے ساتھ اس وقت پورا کیا جائے گا جب وہ لوگ تبدیل ہوں گے اور یسوع کو قبول کریں گے (بحوالہ .Jer. 31:31,32; Rom 9:26,27; Eze. 16:62; 37:26)، اس کے باوجود، بے شک اگر کوئی یہودی اس وقت ایسا کرتا ہے اور یسوع پر اعتقاد لے آتا ہے، وہ فوراً ہی نئے وعدے میں داخل ہو جائیگا (جس میں یہودی رجنائل کا کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (بحوالہ Gal. 3:27-29)۔

سچے دل سے ان باتوں کو ماننے سے ہم خدا کے وعدوں کی سچائی سمجھ سکیں گے۔ نقاد کی طرف سے ابتدائی عیسائی مبلغین پر یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے کوئی مثبت پیغام نہیں دیا تھا۔ پال نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ چونکہ یسوع کی موت کی شکل میں خدا نے اپنے وعدہ کی تصدیق کی، جو صرف وقتی معاملہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک حقیقی پیشکش تھی ''جیسا کہ خدا سچا ہے، ہماری باتیں (تعلیمات کی) جو تمہیں بتائی گئیں محض یونہی نہیں ہیں۔ خدا کا بیٹے یسوع مسیح، جس نے

تمہارے درمیان ہمارے ذریعے تبلیغ کی۔وہ محفل یونہی نہیں تھی اور نہ یہ اس کے لئے یونہی تھی، آمین'' (بحوالہ 2 Cor. 1:17-20)۔

یقینی طور پر یہ باتیں اس بلندی تک پہنچی ہیں، جب میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ان تمام باتوں میں کیا ضرور سچائی ہوگی۔۔۔؟

ابراہیم کی طرح داؤد اور خدا کے وعدے حاصل کرنے والے دوسروں کی بھی زندگی آسان نہیں تھی۔وہ ۱۰۰۰ قبل مسیح اسرائیل کے ایک بڑے خاندان میں سب سے چھوٹے بیٹے کے طور پر پروان چڑھے، یعنی کہ وہ بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرنے کے علاوہ بڑے بھائیوں کے حکم کے مطابق دوسرے چھوٹے موٹے کام کاج کیا کرتے تھے (بحوالہ 1Sam. 15-17)۔اس دوران وہ خدا پر اعتقاد کی چند سطحوں تک پہنچ گئے اس سطح پر اب تک بہت ہی کم لوگ پہنچ سکے ہیں۔

پھر وہ دن آ گیا جب اسرائیل کو ان کے جارحیت پسند پڑویوں، فلسطین کے چیلنج کا سامنا ہوا، انہوں نے چیلنج کیا کہ ان کے آدمیوں میں سے کوئی ہے جو فلسطینی چیمپئن دیو پیکر گولائتھ سے مقابلہ کرے، اور اس موقع پر یہ معاہدہ ہوا کہ جو بھی یہ مقابلہ جیتے گا اس کا گروپ شکست خوردہ پر حکومت کرے گا۔خدا کی مدد سے داؤد نے ایک جھٹکے میں گولائتھ کو شکست دیدی، اس کامیابی سے انہیں اپنا بادشاہ (سول) سے زیادہ شہرت حاصل ہوگئی۔''حسد ایسا ہی بے رحم جذبہ ہے جیسا کہ قبر'' (بحوالہ Song. 8:6) داؤد پر سول کے مقدمہ کے بعد وہ باتیں عام ہوگئیں اور آئندہ ۲۰ برسوں تک وہ انہیں جنوبی اسرائیل کے بیابانوں میں چوہے کے مانند ڈھونڈتا رہا۔

بعد میں داؤد بادشاہ بن گیا، اور اس نے بھٹکتی ہوئی زندگی کے دوران خدا کی رحمتوں کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔خدا کی طرف سے یہ جواب تھا کہ داؤد کا بیٹا، سلیمان، یہ گھر بنائے گا اور خدا چاہتا تھا کہ وہ داؤد کے لئے ایک گھر بنائے (بحوالہ 2 Sam.7:4-13)۔اس کے بعد ایک تفصیلی وعدہ جاری کیا گیا جس میں وہ وعدے بھی دہرائے گئے تھے جو ابراہیم سے کیے گئے تھے اور ان میں دوسری کئی باتیں بھی ہیں:۔

''اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے، اور تو تیرے باپ داؤد کے ساتھ سوئے گا تو تیرے بعد میں تیرا بیج پیدا کرونگا، جو تیرے اندر سے پیدا کیا جائے گا، اور میں اس کی اقلیم

قائم کرونگا۔ وہ میرے نام سے ایک گھر بنائے گا، اور میں اس کی اقلیم کا تخت ہمیشہ کیلئے قائم کردوں گا۔ میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا ہوگا، اگر وہ بے انصافی کرے گا، تو میں انسان نما سلاخوں اور انسانوں کیپچ نما لکڑی کے ٹکڑوں سے سزا دوں گا؛ لیکن میرے رحمت اس سے جدا نہیں ہوگی، کیونکہ یہ سب کچھ میں نے سول سے حاصل کیا ہے، جسے میں نے تیرے حضور مین پیش کردیا ہے۔ اور تیرے سامنے ہی تیرا گھر اور تیری اقلیم قائم کردی جائیگی؛ اور تیری حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم ہو جائے گی" (بحوالہ v. 12-16)۔

ہمارے سابقہ مطالعہ سے ہم یہ توقع کرسکتے ہیں کہ "بیج" کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ یسوع کے تعلقات سے ہے۔ خدا کے بیٹے کی جنت سے اس کی وضاحت (بحوالہ 2 Sam. 7:14) اس کی تصدیق کرتی ہے، جبکہ بائبل کے دوسرے حصوں میں بھی ایسے کئی حوالے ملتے ہیں:۔

۔"میں داؤد۔۔۔۔کی اولاد ہوں"، یسوع کہتا ہے (بحوالہ Rev. 22:16)۔

۔"(یسوع)، جسمانی گوشت پوست کے مطابق، داؤد کا بیج بنایا گیا ہے" (بحوالہ Rom. 1:3)

۔"اس آدمی کے بیج (داؤد) میں خدا موجود ہے اس کے وعدے کے مطابق، جس نے اسرائیل میں ایک نجات دہندہ بھیجا، جو یسوع، ہے" (بحوالہ Acts 13:23)۔

۔فرشتے نے کنواری مریم سے اس کے بیٹے یسوع کے بارے میں کہا: "خدائے برتر نے اسے اس کے باپ (آباؤ اجداد) داؤد کی حکمرانی دے گا۔۔ اور اس کی اقلیم جس کا کبھی خاتمہ نہیں ہے" (بحوالہ Luke (1:32, 33۔ یہ داؤد کے بیج یسوع، 2 Sam. 7:13، سے کئے گئے وعدے پر عمل درآمد ہے۔

اس کے ساتھ کہ یسوع کی بیج کی کی حیثیت سے شناخت کے بعد ڈھیر ساری تفصیلات اب دلچسپ اور قابل بھروسہ ہو جاتی ہیں:۔

(۱ بیج

۔"تیرا بیج جو ہمارے جسم کے اندر سے باہر آئے گا۔۔۔۔ میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا"۔۔۔۔ تیرے جسم کے اس پھل سے میں حکمرانی قائم کروں گا" (بحوالہ 2

(2 Sam. 7:12,14; Ps. 132:10,11)۔ یسوع، جو بیج ہے، داؤد کا ہر معنوں میں
جانشین ہوسکتا ہے اور چونکہ خدا اس کا باپ ہے۔ یہ اہمیت صرف کنواری ماں سے پیدائش کے
ذریعے ہی حاصل ہوسکتی ہے جیسا کہ نئے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے؛ یسوع کی ماں مریم
تھیں، اور وہ داؤد کا وارث (بحوالہ Luke 1:32) لیکن انسانی شکل میں اس کا کوئی باپ
نہیں تھا۔ ''کنواری ماں'' کے ذریعے پیدائش وہ واحد ذریعہ تھا جس کے ذریعے داؤد سے کیا
گیا وعدہ ٹھیک ڈھنگ سے پورا ہوسکتا ہے۔

۲) گھر

وہ میرے نام سے ایک گھر بنائے گا'' (بحوالہ 2 Sam. 7:13) اس سے یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ یسوع خدا کیلئے ایک گھر بنائے گا۔ روحانی اور ظاہری دونوں طریقے سے۔
Ezekiel 40-48 میں وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح سے ہزارہ میں (زمین پر یسوع
کی واپسی کے بعد خدا کی اقلیم کے پہلے ۱۰۰۰ سال میں) یروشلم میں ایک عبادتگاہ بنائی جائیگی۔
خدا کا ''گھر'' جہاں ہے جس میں وہ رہنا پسند کرتا ہے، اور Isa. 66:1,2 ہم سے کہتا ہے
کہ وہ ایسے انسانوں کے دلوں میں گھر کرلے گا جو اس کی باتوں پر ایمان لائے۔ اس طرح
سے یسوع خدا کیلئے ایک روحانی گھر بنا رہا ہے، جو سچے معتقدین کے ذریعے بنا ہے۔ جس میں
یسوع کی حیثیت خدا کے اس گھر میں بنیادی پتھر جیسی ہے (بحوالہ 1 Peter 2:4-8) جو
اپنی جگہ بہتر ڈھنگ سے رکھے گئے ہیں (بحوالہ 1 Peter 2:5)۔

۳) حکمرانی

''میں اس کی (یسوع) کی حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم کردوں گا۔۔۔۔ تیرا (داؤد کا) مکان
اور تیری اقلیم۔۔۔۔ تیری حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم رہے گی (بحوالہ 2 Sam. 7:13,16)
cp. Isa 9:6,7۔ یسوع کی اقلیم کی بنیاد اس طرح سے اسرائیل کی داؤد کی اقلیم پر ہے؛ اس
کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی آئندہ اقلیم، اسرائیل کی اقلیم کی حیثیت سے دوبارہ قائم کی جائے
گی۔ دیکھو مطالعہ 5.3 مزید معلومات کیلئے۔ اس وعدے کو پورا کرنے کیلئے یسوع کو داؤد کے
''تخت'' یا حکمرانی کی جگہ پر حکمرانی کرنا ہوگی۔ اور یہ ظاہری طور پر یروشلم میں ہوا تھا۔ یہ دوسرا
ثبوت ہے کہ ان وعدوں کو پورا کرنے کی غرض سے زمین پر اقلیم قائم کی جائے گی۔

۴) اقلیم

"تیرا مکان اور تیری اقلیم تیرے سامنے ہی ہمیشہ کیلئے قائم کردی جائے گی" (بحوالہ 2 Sam. 7:16) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کے سامنے یسوع کی ابدی اقلیم قائم ہوگی۔ اس طرح سے یہ بلواسطہ وعدہ ہے کہ یسوع کی واپسی کے بعد وہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ وہ اپنی نظروں سے اس اقلیم کو دیکھے جو دنیا بھر میں قائم کی گئی ہے اور یسوع یروشلم سے اس پر حکمرانی کررہا ہے۔

یہ باتیں جن کا داؤد سے وعدہ کیا گیا ہے وہ عقل سلیم کیلئے بہت ہی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ داؤد نے بڑی خوشی کے ساتھ ان باتوں کو ہمیشہ قائم رہنے والا وعدہ قرار دیا ہے۔ "یہ سب تمام ہمارے نجات اور ہماری تمام خواہشات ہیں" (بحوالہ 2 Sam. 23:5)۔ ان باتوں کا ہمارے نجات کے ساتھ بھی تعلق ہے؛ ان پر مسرور ہونا ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح خواہشات کی تکمیل پر مسرور ہوا جاتا ہے اس طرح پھر یہ نقطہ پیدا کیا جاتا ہے کہ یہ عقائد بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ عیسائیت میں جو عقیدہ پیش کیا گیا ہے وہ ان شاندار حقائق کے بالکل متضاد ہیں۔

۔ اگر یسوع جسمانی طور پر "پہلے سے ہی موجود تھا"، یعنی کہ وہ پیدائش سے قبل ایک انسان کے طور پر موجود تھا تو وہ وعدے بالکل ہی غیر اہم ہو جاتے ہیں کہ یسوع داؤد کا بیج "یا اس کا وارث ہوگا۔

۔ اگر خدا کی اقلیم جنت میں ہوگی، تو یسوع اسرائیل میں داؤد کی اقلیم قائم نہیں کرسکتا ہے اور نہ ہی وہ داؤد کے "تخت" یا اس کی حکمرانی کی جگہ سے حکمرانی کرسکتا ہے۔ یہ باتیں ظاہری طور پر زمین پر ہے، اس لئے ان کی دوبارہ تشکیل بھی اسی جگہ ہونا چاہئے۔

سلیمان کے ذریعے وعدوں کی تکمیل؟

داؤد کے ظاہری بیٹے، سلیمان، نے داؤد سے کئے گئے وعدہ کے چند حصوں کو پورا کیا۔ اس نے خدا کیلئے ایک ظاہری گھر بنایا (بحوالہ 1 King 5-8) اور ایک ترقی یافتہ اقلیم قائم کی۔ دنیا بھر کے ممالک اپنے نمائندوں کو سلیمان کے احترام کے طور پر ان کے پاس بھیجتے تھے (بحوالہ 1 Kings 10)، اور اس گھر کے

مطالعہ۳: سوالات

استعمال سے زبردست روحانی نعمتیں حاصل ہوتی تھیں۔ سلیمان کی حکمرانی داؤد سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جسے یسوع کی اقلیم کی شکل میں دیکھا جائے گا۔

چند کے دعوے ہیں کہ داؤد سے کیے گئے وعدے سلیمان کی شکل میں مکمل طور پر پورے ہو گئے، لیکن مندرجہ ذیل باتوں کی روشنی میں یہ غلط ثابت رہتے ہیں۔

۔ نئے صحیفہ کے بہت سارے ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''بیج'' سلیمان نہیں بلکہ یسوع تھا۔

۔ ایسا لگتا ہے کہ داؤد ان سے کیے گئے خدا کے وعدوں سے جڑے ہوئے ہیں جو وعدے ابراہیم سے کیے گئے تھے (بحوالہ 1 Chron. 17:27 = Gen. 22:17, 18۔

۔ ''بیج'' کی اقلیم ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ جو سلیمان نہیں تھے۔

۔ داؤد نے یہ تسلیم کیا کہ وعدوں کا تعلق ابدی زندگی سے تھا، جو اس کے قریبی خاندان سے کسی طرح سے بھی منسلک نہیں ہے: ''اس کے باوجود میرا گھر خدا کے جیسا نہیں تھا؛ جبکہ اس نے ایک دائمی وعدہ کیا ہے'' (بحوالہ 2 Sam. 23:5)۔

۔ داؤد کا بیج مسیحا ہے، گناہ سے نجات دلانے والا (بحوالہ Isa. 9:6,7; 22:22; Jer. 33:5,6, 15; Jn. 7:42)۔ لیکن سلیمان بعد میں خدا سے منحرف ہو گئے (بحوالہ 1 Kings 11:1-13; Neh. 13:26) کیونکہ وہ اسرائیل کی امیدوں کے مخالفین سے جڑ گئے تھے۔

۱۔ خدا کا کون سا وعدہ گناہ اور سچائی کے درمیان زبردست جد و جہد کی پیشگوئی کا وعدہ کرتا ہے؟

اے) نوح سے وعدہ

بی) جنت کا وعدہ

سی) داؤد سے وعدہ

ڈی) ابراہیم سے وعدہ

۲۔ جنت کے وعدے پر تشویش کیلئے مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) اژدہے کا بیج شیطان ہے

بی) یسوع اور سچائی عورت کے بیج ہیں

سی) اژدہے کے بیج کو یسوع نے عارضی طور پر ڈس لیا تھا

ڈی) عورت کا بیج یسوع کی موت کے ذریعے کچل دیا گیا

۳۔ ابراہیم کا بیج ہمیشہ کہاں رہے گا؟

اے) جنت میں

بی) شہر یروشلم میں

سی) زمین پر

ڈی) کچھ جنت میں اور کچھ زمین پر

۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کے بارے میں داؤد نے وعدہ کیا تھا؟

اے) کہ اس کا عظیم وارث ہمیشہ حکمرانی کرے گا

بی) کہ اس کے "بیج" کی جنت میں اقلیم قائم ہوگی

سی) کہ وہ بیج خدا کا بیٹا ہوگا

ڈی) کہ اس کا بیج، یسوع، زمین پر پیدا ہونے سے قبل جنت میں رہتا تھا

مطالعہ ۱۰: خدا اور موت

4.1 آدمی کی فطرت

انسانوں کی اکثریت موت کے بارے میں یا اپنی فطرت کے سلسلے میں غور و فکر میں ایسا لگتا ہے کہ بہت کم وقت گزارتی ہے جو موت کا اہم ترین سبب ہے۔ اس قسم کے محاسبہ کے فقدان سے معلومات میں زبردست کمی واقع ہوتی ہے اور اس کے بعد لوگ بے مقصد زندگی گزارتے رہتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے آگے سر جھکاتے ہوئے خود اپنے فیصلے کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں انکار کیا جاتا رہا ہے باوجود اس کے کہ زندگی اس قدر مختصر ہے کہ بہت جلد موت ہم کو دبوچ لے گی۔ ''آپ کی زندگی کیا ہے؟ یہ ایک بھاپ ہے جو کچھ وقفہ کیلئے ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔'' ''ہمیں ایک روز ضرور مرنا ہے، ٹھیک اسی طرح جس طرح پانی زمین پر پھیل جاتا ہے اور پھر وہ دوبارہ اکٹھا نہیں ہوتا، ٹھیک اسی طرح جس طرح گھاس بڑھتی ہے، صبح کے وقت (ہمارے نوجوان) ہری بھری ہو جاتی ہے اور بلوغ تک پہنچتی ہے، شام کو اسے کاٹ دیا جاتا ہے اور بکھر جاتی ہے'' (بحوالہ James 4:14; 2 Sam.14:14; Ps. 90:5,6)۔ موسیٰ ایک سچے مفکر تھے، اس کو تسلیم کرو، اور خدا سے گڑگڑاؤ ''ہمارے دنوں کے بارے میں ہمیں بتا، تاکہ ہم اپنے دلوں کو روشن کر سکیں۔'' (بحوالہ Ps.90:12)۔ چونکہ زندگی بہت مختصر ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ سچی دانشمندی کے ساتھ ہم حصول کو اولیت دیں۔

انسان کی نظر میں موت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں نے موت اور جنازوں کو زندگی کا حصہ بنا لیا ہے۔ آخرت اور نقصان سے بے پرواہ ہو کر۔ ان لوگوں کی اکثریت نے جن کے ساتھ 'عیسائی' کا نام جڑا ہوا ہے اس اختتام کو پہنچے ہیں کہ آدمی کی ''روح لافانی'' ہے یا لافانی ہونے کی چند خصوصیات اس میں موجود ہیں۔ ان کو موت نہیں آتی ہے جو موت کے بعد جزا یا سزا کے لئے کسی مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ موت انسان کے تجربات کا سب سے بنیادی اور حادثاتی تجربہ ہونے کے سبب یہ توقع کی جاتی ہے کہ آدمی کا دماغ اس کے دماغ میں آنے والی باتوں کو بہت جلدی قبول کر لیتا ہے، اس لئے تمام جھوٹی تھیوریاں موت کے تعلق سے پیدا ہوتی ہیں اور انسان اپنی فطرت ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ یہ کہا گیا ہے کہ اس اہم ترین معاملے کے

سلسلے میں حقیقت کی جانکاری کے لئے بائبل کے خلاف اس کو تصور کیا گیا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بائبل میں سب سے پہلا جو جھوٹ ریکارڈ کیا گیا ہے وہ باغ جنت کے اژدہے کا جھوٹ تھا۔ اس کے برخلاف خدا کا صاف بیان ہے کہ آدمی کو "یقینی طور پر مرنا ہے، اور اگر وہ گناہ کرتا ہے" (بحوالہ Gen. 2:17)، اژدہے نے زور دیکر کہا، "تم یقیناً نہیں مروگے" (بحوالہ Gen. 3:4)۔ موت کی قطعی حقیقت کے ثبوت میں یہ کوشش تمام جھوٹے مذاہب کی پول کھول دیتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خاص طور پر اس معاملے میں ایک جھوٹا عقیدہ دوسرے عقیدہ کو جنم دیتا ہے، اور پھر دوسرا، اور دوسرا عقیدہ جنم لیتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس ایک سچ دوسرے سچ کی طرف لے جاتا ہے، جیسا کہ 1 Cor. 15:13-17 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں پال ایک سچ سے دوسرے سچ کی طرف کس طرح جاتا ہے (دیکھئے "اگر......اگر......اگر......")

اگر ہماری سچی فطرت کو سمجھنا ہے تو ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان کی تخلیق کے سلسلے میں بائبل کیا کہتی ہے۔ یہ ریکارڈ بالکل آسان زبان میں موجود ہے، جسے اگر بہتر طور پر سمجھا جائے تو ہم فطرت سے کیا ہیں اس کو سمجھنے میں کوئی شک وشبہ برقرار نہیں رہتا ہے۔ (دیکھئے انحراف 18 جس میں جینیس کے بارے میں تشویش ظاہر کی گئی ہے)۔ "لارڈ خدا نے آدمی کو زمین کی مٹی سے بنایا تھا......اس سے (زمین سے) تو (آدم) پیدا کیا گیا۔ مٹی سے تو بنایا گیا اور تو مٹی میں مل جائے گا" (بحوالہ Gen. 2:7; 3:19) اس طرح سے یقینی طور پر یہاں کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ آدمی کے اندر ایسی کوئی لافانی شئے موجود ہے، یا اس کے اندر ایسی کوئی چیز ہے جو موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔

اس حقیقت کے سلسلے میں بائبل میں ایسی کئی نشاندہی ہے کہ آدمی بنیادی طور پر صرف مٹی سے بنایا گیا ہے۔ "ہم مٹی سے بنے ہیں۔" (بحوالہ Isa. 64:8) "آدمی زمین سے بنا ہے، مٹی ہے" (بحوالہ 1 Cor. 15:47) آدمی کی تشکیل مٹی سے ہوتی ہے۔" (بحوالہ Job 4:19)؛ "اور آدمی ایک مرتبہ پھر مٹی میں تبدیل ہو جائیگا" (بحوالہ Job 34:14,15)۔ ابراہیم نے اعتراف کیا تھا کہ وہ "مٹی اور راکھ سے بنا تھا" (بحوالہ Gen.

18:27)۔ جنت میں خدا کی نافرمانی کرنے کے فوراً بعد، خدا نے "آدمی کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ اپنا ہاتھ اٹھالیا اور زندگی کے لئے فراہم کردہ درخت بھی لے لئے، اور غذا بھی لے لی اور وہاں ہمیشہ رہنے کی نعمت بھی چھین لی" (بحوالہ Gen. 3:24,22)۔ اگر آدمی میں لافانی اجزاء موجود ہوتے یا جو اس میں فطری طور پر ہوتے تو، یہ سب باتیں غیر ضروری ہوتیں۔

مشروط لافانیت:

گوسپل کے ذریعے بار بار تاکید کردہ پیغامات کے مطابق آدمی یسوع کے کام کے ذریعے ابدی اور لافانی زندگی کے طریقے کی راہ تلاش کرسکتا ہے۔ یہ واحد نوعیت کی لافانی زندگی جس کے بارے میں بائبل میں تذکرہ کیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بائبل کا کسی بھی طرح سے حوالہ لئے بغیر لافانی زندگی کا تصور قدرے غلط ہے۔ لافانیت حاصل کرنے کا واحد راستہ خدا کے احکامات کا ماننا ہے اور وہ لوگ جو فرماں بردار ہیں وہ تکمیل کی صورتِ حال کے تحت اپنی لافانیت کی زندگی گزاریں گے۔ جو سچے ہونے کی جزاء ہے۔

مندرجہ ذیل اقتباسات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ یہ لافانیت مشروط ہے اور یہ اس طرح کی نہیں ہے جو ہمارے پاس فطری طور پر موجود ہے:-

"یسوع نے گوسپل کے ذریعے زندگی اور لافانیت کو روشن کردیا۔" (بحوالہ 2Tim. 1:10; 1 John 1:2)

جبکہ آدمی کی اولاد کا گوشت نہ کھاؤ گے اور اس کا خون نہ پیئو گے تمہارے اندر زندگی نہیں ہوگی (یعنی کہ تمہاری وراثت) جنہوں نے میرا گوشت کھایا اور میرا خون پیا، ان میں ابدی زندگی ہے اور میں اسے آخری دن زندہ اٹھاؤں گا۔" اسے دینے کے لئے "ابدی زندگی" (بحوالہ John 6:53,54)۔ یسوع نے John 6 ch. میں ہر جگہ یہ جواز پیش کیا ہے کہ وہ "زندگی کی روٹی" ہے اور صرف اس کی باتوں کا مثبت اقرار ہی لافانیت کی کوئی اُمید پیدا کرسکتا ہے۔ (بحوالہ John 6:47,50,51,57,58)۔

خدا نے ہمیں (معتقدین) ابدی زندگی عطا کی ہے اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے (بحوالہ 1 John 5:11)۔ اس لئے ان لوگوں کے لئے ابدی زندگی کی کوئی اُمید نہیں ہے جو "یسوع" پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں۔ صرف یسوع کے ذریعے ہی لافانی زندگی ممکن ہوسکتی ہے۔ وہ "(ابدی) 4.2 روح

زندگی عطا کرنے والا ہے" (بحوالہ Acts 3:15 A.V.mg.)۔ "ان تمام لوگوں کو جو اس کی فرماں برداری کرتے ہیں انہیں ابدی نجات بخشنے والا (بحوالہ Heb. 5:9)۔ آدمیوں کیلئے لافانی زندگی کا سارا دارومدار یسوع کے کام کے ذریعے ہے۔

سچے معتقدین جو لافانی زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں اور پھر انہیں ابدی زندگی کا تحفہ عطا کیا جائے گا۔ جو فطری طور پر ان کے پاس موجود نہیں ہے (بحوالہ Rom. 2:7; 6:23; John 10:28)۔ ہمارے فانی جسم کو یسوع کی واپسی کے وقت "ضرور لافانیت ملنی چاہیے (بحوالہ 1 Cor. 15:53)؛ اس طرح سے لافانیت کے بارے میں وعدہ کیا گیا ہے، جو اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے (بحوالہ 1 John 2:25)۔

حرف خدا اس لافانیت کا اصل مالک ہے (بحوالہ 1 Tim. 6:16)۔

ان غلط فہمیوں کی روشنی میں جنہیں قبول نہیں کیا جا سکتا کہ آدمی میں لافانی روح یا کوئی ایسی لافانی شئے اس میں فطری طور پر موجود ہے۔ ہم یہاں پر دنیا میں روح کے تصور سے پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔

عبرانی اور یونانی لفظ میں بائبل میں 'روح' کا ترجمہ ہوا ہے (علی الترتیب Psuche اور Nephesh ہے) ان کا مندرجہ ذیل طریقے سے بھی ترجمہ ہوا ہے:۔

جسم	سانس
مخلوق	دل
دماغ	شخص
خود	

'روح' کا حوالہ اس لئے شخص، جسم یا خود سے کیا گیا ہے۔ مشہور محاورہ "ہماری روح کو

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

یہ خیال کہ انسان اہم ترین اور زیادہ قدروں کا مالک ہے۔۲۰ویں صدی کے دوران دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا۔ انسانیت کی اہمیت کے ہمارے خیالات کو صاف کرنا ہمارے لئے قابل غور مرحلہ ہے۔ Ps.39:5 کے صاف الفاظ اس بات کیلئے مددگار ثابت ہوں گے۔ ''آدمی اپنی بہترین پوزیشن کے باوجود ناپید ہونے والا ہے۔'' آدمی میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ براہ راست اپنے قدموں کو اٹھا سکے۔ (بحوالہ Jer.10:23)۔

سب سے زیادہ بنیادی باتیں جو ہم جانتے ہیں کہ تمام جاندار یقینی طور پر ''تمام ذی روح'' ایک دن ختم ہو جائے گی۔ 'روح' اس کے بعد، مر جاتی ہے، یہ ان چیزوں کے خیال کے بالکل منافی ہے جنہیں لافانی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ بائبل میں 'روح' کے لئے جن الفاظ کے ترجمے ہوئے ان میں سے تیسرا لفظ روح کی موت اور تباہی سے مماثلت رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لفظ 'روح' اس طرح سے استعمال کیا گیا ہے کہ یہ کوئی ایسی شئے ہو جو تباہ نہ ہو سکتی ہو اور لافانی ہو:۔

۔''روح جو گناہ کرتی ہے اسے مرنا ہے'' (بحوالہ Eze.18:4)

۔خدا روح کو ختم کر سکتا ہے (بحوالہ Matt.10:28)۔ روحوں کے خاتمے کے سلسلے میں دوسرے بیانات Eze. 22:27; Prov.6:32; Lev. 23:30 میں موجود ہیں۔

۔تمام روحیں جو شہر حارز میں تھیں تلوار کے ذریعے ہلاک کر دی گئیں۔

(بحوالہ Josh.11:11; cp. Josh. 10:30-39)

۔''......تمام زندہ روحیں مر گئیں تھیں (بحوالہ Rev.16:3; cp. Ps. 78:50)۔

۔آزادانہ طور پر موسیٰ کے قوانین نے یہ اعلان کیا تھا کہ کوئی بھی ''روح'' جس نے بعض قوانین کی خلاف ورزی کی تھی وہ ہلاک ہو جائے گی (یعنی کہ Num.15:27-31)

۔روح کے حوالے جو عجیب یا نا قابل فہم ہیں صرف یہ تاثرات قائم کرتے ہیں کہ روح کو موت ہے (بحوالہ Prov.18:7; 22:25; Job 7:15)

۔''کوئی بھی جاندار اپنی روح کو زندہ نہیں رکھ سکتا ہے'' (بحوالہ Ps. 22:29)۔

۔یسوع نے ''اپنی روح کو موت میں غرق کر دیا تھا۔'' (اس طرح سے اس کی 'روح یا

زندگی، گناہ کے لئے غذا بن گئی تھی (بحوالہ Isa. 53:10,12)۔

وہ یہ کہ 'روح' کا حوالہ کسی شخص یا جسم سے دیا گیا ہے بجائے اس کے کہ کسی لافانی شے سے دیا گیا ہو جو ہمارے اندر موجود ہے اور نظر آتی ہے۔ یہ باتیں زیادہ تر آیات (verses) میں نظر آتی ہیں جن کیلئے لفظ پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی چند عجیب مثالیں ہیں:۔

۔"روحوں کا خون" (بحوالہ Jer.2:34)۔

4.3۔ آدمی کی روح

"اگر ایک روح گناہ کرتی ہے اور وہ ترک گناہ کی آواز سنتی ہے......اگر وہ اس کا جواب نہیں دیتی ......اگر کوئی روح ناپاک چیز چھولیتی ہے......اگر کوئی ترک گناہ کا عہد کرتی،تو وہ اپنے ہونٹوں سے اس کا اعلان کرتی ہے"(بحوالہ Lev. 5:1-4)۔

۔"اے میری روح ......اور جو کچھ میرے اندر ہے......خدا کی مہربانیاں ہیں،اے میری روح ...... جو تیرے منہ کو اچھی باتوں سے مطمئن کردیتی ہے" (بحوالہ Ps.103:1,2,5)۔

۔"جوکوئی بھی اس کی زندگی (روح) کو بچائے وہ اسے گنوادے گا،لیکن جوکوئی اپنی زندگی (روح) کو میرے لئے گنوائے گا......وہ اسے بچالے گا" (بحوالہ Mark 8:35)۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ روح کا کسی آدمی کے اندر موجودہ کسی بھی روحانی اثرات کا شئے سے حوالہ نہیں دیا جاسکتا ہے،یہاں روح (یونانی لفظ 'Psuche') کے معنی ہیں کسی ایک کی جسمانی زندگی،جس کا یہاں اس طرح سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۔Num. 21:4 میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ لوگوں کے ایک گروپ میں ایک "روح" ہوسکتی ہے۔وہ "روح" اس طرح ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھی لافانیت کا ذریعہ نہیں ہوسکتی ہے۔

روح اور آتما کے درمیان لوگوں کے ذہنوں میں تذبذب افسوسناک ہے۔اس کو اس حقیقت سے اور بھی تقویت ملی ہے کہ چند زبانوں میں اور بائبل کے ترجمے میں انگریزی لفظ 'روح' (Soul) اور 'آتما' (Spirit) ایک ہی معنوں میں ہے۔"روح" کا بنیادی طور پر ایک آدمی کی تمام جسامت سے حوالہ دیا گیا ہے اور کبھی کبھی اس کا حوالہ آتما سے بھی دیا گیا

ہے۔اس کے باوجود روح' اور' آتما' کے معنوں میں فرق ہے جیسا کہ بائبل میں استعمال کیا گیا ہے،روح اور آتما کی 'مکمل تفریق' کی جاسکتی ہے۔(بحوالہ Heb.4:12)۔

عبرانی اور یونانی الفاظ جو روح' کے لئے استعمال ہوئی ہیں (وہ علی الترتیب Pneuma اور Ruach ہیں) جن کا مندرجہ ذیل طریقے سے ترجمہ ہوا ہے:۔

زندگی	روح
ذہن	ہوا۔
سانس	

ہم نے مطالعہ 2.1 میں 'روح' کے آئیڈیے کے بارے میں مطالعہ کیا ہے۔خدا نے اپنی روح کے استعمال کو انسانوں سمیت ہر قسم کی فطری تخلیق کے لئے محفوظ رکھا ہے۔خدا کی روح جو انسان کے اندر موجود ہے جو اس کی زندگی کی توانائی ہے۔''جسم روح کے بغیر مردہ ہے''(بحوالہ James 2:26)۔خدا نے روح پھونکی (آدم کے نتھنوں میں) جو زندگی کی روح تھی ، اور آدمی ایک زندہ روح بن گیا (جاندار [بحوالہ Gen.2:7])۔جاب (Job) نے بتایا ہے کہ ''خدا کی روح'' اس وقت ''میرے نتھنوں میں'' پھونکی گئی'' (بحوالہ Job 27:3 cp. Isa. 2:22)۔زندگی کی روح ہمارے اندر ہمارے پیدائش کے وقت سے ہی داخل کی جاتی ہے اور اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک ہمارا جسم زندہ رہتا ہے۔ جب خدا کی روح کسی جاندار سے نکال لی جاتی ہے،تو فوراً ہی اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جو زندگی کی طاقت کی روح ہے۔اگر خدا'' اپنی روح اور اپنی سانس کو کھینچ لے تو ،تمام گوشت پوست ایک ساتھ سڑ جائیں اور آدمی ایک بار پھر مٹی میں تبدیل ہو جائے گا۔اگر تو نے اب تک اس کو سمجھ لیا ہے تو سن لے(بحوالہ Job 34:14-16)۔ آخری جملہ پھر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ آدمی اپنی اس حقیقی فطرت کے انکشاف کے بعد بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔

خدا جب موت کے وقت اپنی روح کو کھینچ لے گا،تو اس وقت نہ صرف ہمارا جسم مردہ ہو جائے گا، بلکہ ہمارے مکمل وجود کا خاتمہ ہو جائے گا۔داؤد کی جانب سے اس بات کی تصدیق

ہمیں انسان جیسی کمزور مخلوق کے بجائے خدا پر ایمان کے لئے رہنمائی کرتی ہے۔ زبور 146:3-5 (Psalm) انسانیت کے دعووں کا سخت ترین جواب ہے۔ ''شہزادوں پر اعتقاد مت لاؤ، نہ ہی انسان کی اولاد پر، جن سے تمہیں کوئی مدد نہیں ملنے والی۔ اس کی سانس (روح) نکل جائے گی۔ وہ زمین کی طرف واپس چلا جائے گا۔ (وہ خاک جس سے ہم بنائے گئے ہیں) اس دن ہی اس کے خیالات ملیامیٹ ہو جائیں گے۔ وہ خوش نصیب ہوگا جس کے پاس یعقوب کے خدا کی مدد موجود ہوگی۔''

4.4 موت بے ہوشی ہے

موت کے وقت "خاک (یقینی طور پر) مٹی میں مل جائے گی جیسی وہ پہلے تھی، اور روح خدا کے پاس واپس چلی جائے گی جس نے اسے عطا کیا ہے" (بحوالہ Ecc. 12:7)۔ ہم نے ابتداء میں واضح کیا تھا کہ خدا اپنی روح کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ "یعنی اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی روح ہر جگہ موجود ہے" (بحوالہ John 4:24)۔ جب ہم مرتے ہیں تو ہم "ہماری آخری سانس" لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کی روح جو ہمارے اندر موجود ہوتی ہے وہ ہم سے جدا ہو جاتی ہے۔ یہ روح خدا کی روح میں جذب ہو جاتی ہے جو ہمارے اطراف ہے، اس طرح موت کے وقت روح کو خدا میں واپس ہو جانا ہے۔"

چونکہ خدا کی روح تمام مخلوق کی روح سے مربوط ہے اور جانوروں کو بھی اس طرح سے موت آتی ہے۔ انسان اور جانوروں میں ایک ہی قسم کی روح ہے، اور ان کے اندر زندگی کی روح کی طاقت بھی اسی قسم کی ہے۔ "اسی طرح انسان کی اولاد کا خاتمہ جس طرح سے ہوگا اسی طرح حیوانوں کا بھی خاتمہ ہوگا، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک شئے کا خاتمہ ہو جائے گا، جس طرح سے ایک مرے گا، ٹھیک اسی طرح سے دوسرا، ہاں، ان سب کی (یعنی کہ اسی طرح سے) ایک ہی سانس (روح) ہے، اس طرح سے انسان کو حیوانوں پر کوئی افضلیت حاصل نہیں ہے۔" (بحوالہ Ecc. 3:19)۔ مصنف اس بارے میں مزید بتاتا ہے کہ انسان اور جانداروں کی روح کہاں جائے گی اس معاملے میں کوئی فرق نہیں ہے (بحوالہ Ecc. 3:21)۔ انسان اور جانداروں کی یہ وضاحت اس بات کی دلیل ہے کہ ان میں ایک ہی قسم کی روح ہے اور وہ ایک ہی قسم کی موت مریں گے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور جاندار کس طرح سے واپس لوٹ جائیں گے، جن کے اندر روح کی طاقت خدا نے عطا کی ہے (بحوالہ Gen. 2:7; 7:15)، جو اس قسم کی موت کی طرح سیلاب میں تباہ ہو جائیں گے۔ "تمام جاندار مر جائیں گے جو زمین پر چل پھر رہے ہیں، چرند و پرند، مویشی اور حیوان اور ہر رینگنے والی شئے جو زمین پر موجود ہے اور ہر انسان ختم ہو جائے گا، وہ تمام جن کے

نتھنوں میں زندگی کی سانس (روح) پھونکی گئی ہے۔ ہر ذی روح کو تباہ ہو جانا ہے'' (بحوالہ Gen. 7:21-23)۔ اس طرح سے یہ سمجھ لو کہ کس طرح سے Ps.90:5 میں سیلاب میں جانداروں کو موت ہوئی تھی۔ Genesis 7 کے ریکارڈ میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ انسان کی بھی وہی حیثیت ہے ''تمام جاندار...... ہر جاندار''۔ یہ حرف اس لئے کہ ان کے اندر بھی وہی زندگی کی روح ہے جس طرح سے دوسروں کے اندر موجود ہے۔

اب تک روح اور آتما کے بارے میں ہم نے جو کچھ سیکھا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے والے انسان مکمل طور پر بے ہوش ہوتا ہے۔ جبکہ جو لوگ خدا کے ذمہ دار بندے ہیں ان کے کارنامے اس کو یاد رہتے ہیں (بحوالہ Mal. 3:16; Rev. 20:12; Heb. 6:10)، بائبل میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ تجویز پیش کی جائے کہ موت کی حالت میں ہمیں کوئی ہوش رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل واضح بیانات کی روشنی میں اس پر بحث کرنا سخت مشکل ہے:۔

۔ ''(آدمی کی) سانس نکل جائے گی، وہ زمین میں واپس چلا جائے گا، اسی وقت (اس لمحہ) اس کے خیالات ختم ہو جائیں گے'' (بحوالہ Ps.146:4)۔

۔ ''مردہ کچھ بھی نہیں جانتا ہے...... اپنی محبت، اور اس کی نفرت کو، اور اس کے لوگوں کو، جو ختم ہو چکا ہے'' (بحوالہ Ecc. 9:5,6)۔ کوئی بھی نہیں چلے گی ''قبر میں کسی قسم کی حکمت عملی'' (بحوالہ Ecc. 9:10)۔ کوئی سوچ فکر باقی ہوگی اور نہ ہی ہوش ہوگا۔

۔ جاب کہتا ہے کہ زمین پر وہ ٹھیک اس طرح سے ہوگا ''جیسے کہ وہ وہاں تھا ہی نہیں'' (بحوالہ Job 10:18)؛ اس نے موت کو گوشہ گمنامی کے طور پر دیکھا تھا، بے ہوشی اور وجود کے فنا ہونے کی صورت میں جو ٹھیک اس طرح سے ہوگا جیسا کہ ہم پیدائش سے قبل تھے۔

۔ آدمی ٹھیک اس طرح سے مرتا ہے جس طرح جانور مرتا ہے (بحوالہ Ecc. 3:18)؛ اگر آدمی کہیں بھی موت کے بعد ہوش میں ہوتا، تو وہ بھی ہوش میں ہوتے، اس معاملے میں الہامی

کتابیں اور سائنس دونوں خاموش ہیں۔

۔خدا نے "یاد دلایا ہے کہ ہم خاک ہیں۔ آدمی، گھاس پھوس کے برابر ہیں، ٹھیک باغ کے کسی پھول کے مانند، اس طرح سے وہ کھلتا ہے......اور مرجھا جاتا ہے، وہ جہاں کھلا تھا اس جگہ موجود نہیں رہتا ہے"

(بحوالہ Ps.103:14-16)۔

4.5 دوبارہ زندہ اٹھنا

یعنی کہ موت حقیقی طور پر بے ہوشی ہے، یہاں تک کے سچے انسانوں کے لئے بھی، اس بے ہوشی کو خدا کے نوکر نے کئی بار بتایا ہے کہ اپنی زندگی کو طویل بناؤ، کیوں کہ انہیں معلوم ہے کہ موت کے بعد وہ اس قابل نہیں ہوں گے کہ وہ خدا کی حمدوثناء کرسکیں۔ کیوں کہ موت بے ہوشی کی ایک صورتِ حال ہے۔ ہیزا کیہ (یسوع سے قبل یہودیوں کا بادشاہ) (بحوالہ Isa. 38:17-19) اور داؤد (بحوالہ Ps.6:4,5; 30:9; 39:13;115:17) اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ موت کو ہمیشہ ہی نینداور آرام سے تصور کیا گیا ہے، یہ صورتِ حال سچے اور غلط دونوں قسم کے لوگوں کے لئے ہے (بحوالہ Job 3:11,13,17; Dan. 12:13)۔

ہمارے پاس ایسے ثبوت پیش کیے گئے ہیں کہ سچے انسانوں کو ان کی موت کے بعد جنت میں نعمتیں اور انعام ملیں گے، لیکن بائبل میں اس کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ موت اور انسان کی فطرت کا یہی عقیدہ سکون کا گہرا تصور پیش کرتا ہے۔ انسان کی زندگی کی تمام تکالیف اور پریشانی ختم ہوجاتی ہیں اور وہ جگہ قبر ہے وجود کے مکمل خاتمے کی۔ وہ لوگ جو خدا کی ضرورتوں کو نہیں جانتے ہیں، وجود کا یہ خاتمہ ان کے لئے ہمیشہ برقرار رہے گا۔ ان کی حادثات سے بھرپور اور ادھوری زندگی انہیں دوبارہ نہیں ملے گی، ادھوری اُمیدیں اور انسانی ذہن کی فطرت کا خوف انہیں نہ تو کبھی خوف زدہ کرے گا اور نہ وہ محسوس کرسکیں گے۔

بائبل کے مطالعہ میں سچائی کا ایک ماحول ہے جو ظاہر کیا جاتا ہے۔ ابھی تک افسوس کی بات ہے کہ انسانوں کی مذہبی سوچ وفکر میں غلطی کا ایک نظام بھی برقرار ہے، یہ صرف اس لئے کہ انہوں نے بائبل پر دھیان نہیں دیا ہے۔ انسان کے ذریعے موت کو آسان بنانے کی زبردست کوشش سے اس یقین پر لے جاتی ہیں کہ وہ ایک "لافانی روح" ہے۔ ایک بار جب اس کا اعتراف کرلیا جاتا ہے کہ اس قسم کا لافانی عنصر انسان کے اندر موجود ہے تو، یہ سوچنا

ضروری ہوجاتا ہے کہ موت کے بعد اسے بھی کہیں جانا ہوگا۔ اس سے یہ خیال جنم لیتا ہے کہ موت کے وقت سچے اور گمراہ انسانوں کے نتائج کے درمیان کچھ فرق موجود ہوگا۔ اس کو خیالات میں جگہ دینے کے لئے حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی کوئی جگہ ضرور ہوگی جہاں 'اچھی روحیں جائیں گی، جسے جنت کہا جاتا ہے اور دوسری جگہ ہے جہاں 'خراب لافانی روحیں، جائیں گی، اسے جہنم کہا جاتا ہے۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ایک ''لافانی روح'' ناممکن ہے (Biblical impossibility)۔ دوسرے جھوٹے طریقے جو ہمیں مشہور ہونے کی وجہ سے وراثت میں ملے ہیں، کا اب تجزیہ کیا جائیگا۔

١۔ ہماری زندگی کا انعام موت کے وقت ہماری 'لافانی روح' کی شکل میں دیا جائے جسے کسی خاص جگہ بھیجا جائے گا۔

٢۔ وہ یہ کہ سچے اور گمراہ انسانوں کے درمیان موت کے وقت تفریق کی جائے گی۔

٣۔ وہ یہ کہ سچے انسان کا انعام یہ ہے کہ وہ جنت جائے گا۔

٤۔ وہ یہ کہ اگر ہر ایک 'لافانی روح' کا مالک ہے، تو ہر ایک یا تو جنت یا دوزخ میں جائے گا۔

٥۔ وہ یہ کہ گمراہ ''روحیں'' سزا کے لئے ایسی جگہ بھیجی جائیں گی جسے دوزخ کیا جاتا ہے۔

ہمارے اس تجزیے کا مقصد صرف منفی اثرات پیش کرنا نہیں ہے، بلکہ ان نکات پر تفصیلی غور سے، ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ ہم بائبل کی سچی باتیں پیش کرسکیں گے جو انسانی فطرت کے تعلق سے واضح تصویر کا اہم حصہ ہے۔

4.6 یوم حساب

بائبل نے یہ دہرایا ہے کہ سچے انسانوں کے لئے یہ انعام ہے کہ وہ دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے، اور یہ کام یسوع کی آمد کے وقت ہوگا (بحوالہ 1 Thess. 4:16)۔ ایک ذمہ دار مردے کو دوبارہ زندہ کرنا (دیکھئے مطالعہ 4.8)یسوع کا پہلا کام ہوگا، اس کے بعد سزا اور جزا کا حساب ہوگا۔ اگر کوئی روح مرنے کے بعد جنت چلی جاتی ہے تو اسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پال کہتا ہے کہ اگر کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کیا گیا تو خدا کی فرمانبرداری کی تمام کوششیں بے مقصد ہوجاتی ہیں (بحوالہ 1 Cor.15:32)۔ یقینی طور پر اس کو یہ نہ سمجھنے کی دلیل ہے کہ اگر وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بھی مرنے کے بعد اس کی ''روح'' کو جنت بھیجے جانے کا انعام ملے گا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہی سوچتا ہے کہ مردہ جسم کو دوبارہ زندہ کرنا ہی انعام کی واحد شکل ہے۔ یسوع نے اس توقعات کے ساتھ ہمارے حوصلے بڑھائے ہیں کہ اس وقت باھروسہ زندگی گزارنے کی جزا ''دوبارہ زندہ'' کئے جانے میں ہے (بحوالہ Luke 4:14)۔

ایک بار پھر اس نکتہ کو اجاگر کرنا ہے کہ بائبل یہ تعلیم قطعی نہیں دیتی ہے کہ جسمانی شکل کے علاوہ بھی انسان کا دوسرا کوئی وجود ہے۔ ان تمام باتوں کا اطلاق خدا، یسوع، فرشتوں اور انسانوں کے لئے ہے۔ اپنی واپسی پر یسوع ''ہمارے جسم کی ساخت تبدیل کردے گا اور وہ اپنی اسی شاندار جوانی کے جسم میں تبدیل ہوجائے گا'' (بحوالہ Phil. 3:20,21)۔ اگر اس کا جسم صرف جسم کی شکل میں ہے اور اس میں خون کے بجائے مکمل طور پر روحانیت دوڑ رہی ہے تو اسے ہمارے جیسا انعام ہی ملے گا۔ یوم حساب پر ہمیں وہی جزا ملے گی جس طرح سے ہم نے جسمانی ساخت کی شکل میں زندگی گزاری ہے (بحوالہ 2 Cor. 5:10)۔ جن لوگوں نے صرف جسمانی زندگی گزاری ہے انہیں ان کی موجودہ ساخت کے ساتھ ہی چھوڑ دیا جائے گا، جو بعد میں خاک میں مل جائے گا، جبکہ وہ لوگ جنہوں نے گوشت پوست کے اس ذہن پر تابو پانے کی کوشش اپنی زندگی میں کی ہے روح کی مدد سے ''ان کی روح زندگی پر اس کو جزا دے گی'' (بحوالہ Gal. 6:8) یہ جزا روح سے بھرپور جسم کی شکل میں ہوگی۔

اس طرح سے یہ مزید ثبوت ہیں کہ سچے انسانوں کا انعام جسمانی شکل میں ملے گا۔ اگر اس کو ایک بار قبول کر لیا گیا، تو دوبارہ زندہ ہونے کی اہمیت اس پر بالکل واضح ہو جانی چاہئے ہمارا موجودہ جسم واضح طور پر موت پر ختم ہو جائے گا، اگر ہم جسمانی شکل میں صرف ابدی زندگی اور لافانیت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ موت صرف بے ہوشی کی شکل میں ہوگی۔ یہ صرف اس وقت تک ہوگا جب ہمارا جسم دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور خدا کی فطرت عطا کی جائے گی۔

پورے 1 Corinthians 15 میں دوبارہ آمد کے بارے میں تفصیل میں بتایا گیا ہے، اور اس کا سمجھداری کے ساتھ مطالعہ سے ہمیشہ ہی فائدہ ہوا ہے۔ 1 Cor. 15:35-44 میں وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح سے ایک بیج بویا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ کس طرح سے زمین سے اُگتا ہے جسے خدا کے ذریعے جسم عطا کیا جاتا ہے، اسی طرح سے مردہ بھی زندہ ہوگا، اور اسے انعام کے طور پر جسم عطا کیا جائے گا۔ جس طرح یسوع قبر سے باہر آئے گا۔ اور اس کا فانی جسم ایک لافانی جسم میں تبدیل ہو جائے گا اور اس طرح سے سچے معتقدین اس کے انعام کے ساجھے دار بنیں گے (بحوالہ Phil. 3:21)۔ عیسائیت قبول کرنے کے ذریعے ہم خود کو یسوع کی موت اور اس کی دوبارہ آمد سے جوڑتے ہیں۔ اپنا یہ اعتقاد ظاہر کرتے ہوئے کہ ہم بھی اس انعام کے ساجھے دار ہیں جو وہ دوبارہ آمد کے بعد حاصل کرے گا (بحوالہ Rom. 6:3-5)۔ اس وقت اس کی اذیت کو بانٹتے ہوئے، ہم اس کے انعام کو بھی بانٹیں گے۔ ''جسم میں (اب) ساجھے داری کے علاوہ لارڈ یسوع کی موت کے ساتھ، یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم کی ساجھیدار بن سکتی ہے'' (بحوالہ 2 Cor. 4:10)۔ ''وہ جو یسوع کو مردہ سے زندہ کرے گا وہ بڑی سرعت کے ساتھ اپنی روح کے ذریعے تمہارے فانی جسم کو بھی زندہ کرے گا'' (بحوالہ Rom. 8:11)۔ اس اُمید کے ساتھ، ہمیں انتظار کرنا چاہئے ''ہمارے جسم کے زندہ ہونے تک کا'' (بحوالہ Rom. 8:23)، جب یہ جسم لافانی بن جائے گا۔

ظاہری جسم کی اُمید کا انعام کے بارے میں ابتدائی دنوں سے ہی خدا کے بندوں نے

سمجھ لیا تھا۔ ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ، وہ نجی طور پر، کینان کی زمین کو ہمیشہ کے لئے اپنے وارثوں کو بخش دے گا ٹھیک اسی طرح کے یقین کے ساتھ جس طرح سے وہ اس سرزمین پر پہنچا تھا (بحوالہ Gen.13:17 دیکھئے مطالعہ 3.4)۔ ان وعدوں پر اس کا یقین اس کے اعتقاد پر مبنی تھا کہ اس کا جسم کسی بھی طرح سے مستقبل میں کبھی، دوبارہ زندہ ہوگا اور وہ لا فانی بن جائے گا، اور ٹھیک اسی طرح سے یہ بھی ممکن ہوگا۔

جاب نے واضح طور پر اپنی سوچ فکر کی وضاحت کی تھی کہ کس طرح سے، اس کے باوجود کہ کیڑے مکوڑے قبر میں اس کے جسم کو کھا جائیں گے، وہ زندہ ہوگا، اور اپنا انعام حاصل کرے گا، "میری دوبارہ زندگی اور ...... میں بعد کے دنوں میں زمین پر پھر کھڑا ہوں گا، اور اس کے باوجود کہ کیڑے مکوڑے اس جسم کو کھا جائیں گے۔ ("میرے جسم کے ختم ہوجانے کے بعد" R.A.V.)، پھر بھی میرے جسم کے گوشت پوست میں (یا جسمانی شکل میں) میں خدا کو ضرور دیکھوں گا۔ جسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں گا، اور میری آنکھیں خیرہ رہ جائیں گی، اور کسی دوسرے کی نہیں جبکہ میرا وجود خود میرے اندر ختم ہو چکا ہوگا" (بحوالہ Job19:25-27)۔ عیسایا کی اُمید بالکل واضح تھی: "میرا مردہ جسم ضرور ...... ایک دن زندہ ہوگا (بحوالہ Isa. 26:19)۔

یسوع کے ایک نجی دوست لزارس (Lazarus) کی موت کے سلسلے میں اس قسم کے الفاظ پائے گئے تھے۔ اس آدمی کی بہن کی اس بحث کے باوجود کہ اس کی روح جنت میں چلی گئی ہے۔ لارڈ یسوع نے اس دن کا تذکرہ کیا جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا: "وہ برادر دوبارہ زندہ کیا جائے گا" لزارس کی بہن مارتھا کا اس سلسلے میں فوری ردعمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابتدائی عیسائیوں نے اس بات کو کس طرح سے مان لیا تھا: "مارتھا نے اس سے کہا، میں جانتی ہوں کہ وہ یوم حساب پر جسم کی شکل میں دوبارہ زندہ ہوگا" (بحوالہ John 11:23,24)۔ جاب کی طرح، اس نے موت کو یہ سمجھا کہ جنت میں ابدی زندگی کے لئے موت اس کا دروازہ ہے، لیکن، اس کے باوجود، اس کی نظر دوبارہ زندہ ہونے کے یقین پر تھی "یوم حساب پر" (cp. Job's "latter day")۔ لارڈ نے وعدہ کیا تھا: "ہر انسان جس نے یہ بات سنی ہے، اور

اس نے فادر سے سیکھا ہے۔ میں اسے آخری دن زندہ کروں گا" (بحوالہ John 6:44,45)۔

بائبل کی تعلیم جس میں یوم حساب کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے، کسی کے عقیدہ کے بنیادی اصولوں کا ایک حصہ ہے، جسے عیسائیت قبول کرنے سے قبل واضح طور پر سمجھ لینا ضروری ہے (بحوالہ Acts 24:25; Heb.6:2)۔ الہامی کتابوں میں آزادانہ طور پر "یوم حساب" کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔(یعنی کہ 2 Pet. 2:9; 3:7; 1 John 4:17; Jude 6)، یہ وہ دن ہوگا جب وہ لوگ جنہیں خدا کی معلومات حاصل ہوتی ہیں اپنے انعام حاصل کریں گے۔ ان تمام لوگوں کو ضرور یسوع کی سزا اور جزا کی نشست کے سامنے کھڑا ہونا ہے" (بحوالہ Rom.14:10)؛ ہم "حاضر ہوں گے یسوع کی سزا اور جزا کی نشست کے سامنے" (بحوالہ 2 Cor. 5:10) تاکہ جسمانی شکل میں اپنی زندگی کی جزا حاصل کرسکوں۔

یسوع کی دوسری آمد کے سلسلے میں ڈینئل (Daniel) کے نظریہ میں تخت کی شکل میں اس یوم حساب کی نشست کا تذکرہ بھی شامل ہے (بحوالہ Dan. 7:9-14)۔ ان حوالوں کی مدد سے کچھ تفصیلات حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ایک ماسٹر کی واپسی کے سلسلے میں جانکاری کی صلاحیت بہت اہم، جو اپنے نوکر سے کہتا ہے کہ وہ رقم جو اس کے حوالے کر کے جا رہا ہے اسے کس طرح سے استعمال کیا جائے (بحوالہ Matt.25:14-29)۔ مچھیروں کا حوالہ بھی اس طرح سے ہے جیسا کہ گوسپل میں مچھلی کے جال کے مانند تذکرہ کیا گیا ہے۔ یعنی تمام قسم کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا، اس کے بعد لوگ بیٹھ گئے۔(.cp یوم حساب کی نشست کے سامنے) اور خراب مچھلیوں سے اچھی مچھلیوں کو علیحدہ کردیا (بحوالہ Matt.13:47-49)۔ اس کی وضاحت بالکل صاف ہے: "دنیا کے خاتمے پر فرشتے آئیں گے اور اچھوں میں سے بے دین انسانوں کو علیحدہ کردیں گے۔"

ہوگا''(بحوالہ 1 Pet. 5:4 cp.1:13)۔

۔''یسوع مسیح ..... جلدی فیصلہ کرے گا (زندوں) اور ان مردوں کے بارے میں اپنی واپسی اور اس کی اقلیم کے ظاہر ہونے پر ..... جو سچوں کے لئے شان وشوکت کا تاج ہوگا، جسے لارڈ، جو سچا فیصلہ کرنے والا ہوگا، یہ شان وشوکت اس دن ہمیں بخشے گا'' (بحوالہ 2 Tim.4:1,8)۔

۔آخری دنوں میں مسیحا کی واپسی پر''ان میں سے بہت سارے جو زمین پر خاک میں سو رہے ہیں (بحوالہ cp.Gen. 3:19) جاگ جائیں گے۔ ان میں سے چند کو ہمیشہ کی زندگی ملے گی، اور چند کو شرمندگی ملے گی''(بحوالہ Dan. 12:2)۔

۔جب یسوع فیصلہ کے دن ظاہر ہوگا، تو وہ لوگ 'جو قبروں میں ہیں ..... اٹھ جائیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں، دوبارہ زندہ ہو جائیں گے، اور وہ لوگ جنہوں نے برے کام کئے ہیں، وہ شرمندگی کے ساتھ اٹھیں گے'' (بحوالہ John 5:25-29)۔

۔''میں (یسوع) جلد آؤں گا، اور میرا انعام میرے ساتھ ہوگا، جو ہر انسان کو اس کے کاموں کے مطابق دیا جائے گا''(بحوالہ Rev. 22:12)۔ہمیں یہ انعام لینے کے لئے جنت میں نہیں جانا پڑے گا۔یسوع جنت سے اسے لے کر ہمارے پاس آئے گا۔

یسوع جو اپنے ساتھ جو ہمارے انعام لے کر آئے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان انعامات تو جنت میں ہی ہمارے لئے تیار رکھا گیا تھا، لیکن اسے زمین پر یسوع کے دوبارہ آنے کے بعد لایا جائے گا۔ ہمارا زمین کا ''ورثہ'' جس کا وعدہ ابراہیم سے کیا گیا ہے ''تمہارے لئے جنت میں محفوظ رکھا گیا ہے، جسے خدا کی طاقت محفوظ رکھا ہے جو نجات کی طاقت ہے اور اس کا انکشاف آخری دنوں میں ہوگا' یسوع کے آنے کے بعد (بحوالہ 1 Peter 1:4,5)۔

ان باتوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے جو John 14:2,3 میں موجود ہیں لیکن انہیں غلط ڈھنگ سے سمجھا گیا ہے۔لیکن ان اقتباسات کو صحیح ڈھنگ سے ہم سمجھ سکتے ہیں'' میں (یسوع جارہا ہوں تمہارے ایک جگہ تیار کرنے کے لئے اور اگر میں جاتا ہوں تمہارے لئے ایک جگہ تیار کرتا ہوں (.cp۔وہ انعام جو''جنت میں محفوظ'' ہے) میں دوبارہ آوں گا، اور میں خود تمہارا استقبال کروں گا، جہاں میں ہوں، وہاں تم بھی ہوگے۔''یسوع کہتا ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ دوبارہ آئے گا ہم کو ہمارا انعام دینے کے لئے (بحوالہ Rev.22:12)،اور ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ اس انعام کو ہمیں اس کے فیصلے کی نشست کے سامنے دیا جائے گا۔وہ یروشلم میں داؤد کے تخت پر''ہمیشہ کیلئے'' حکمرانی کرے گا (بحوالہ Luke 1:32,33)۔وہ یہاں زمین پر ابدی زندگی گزارے گا، اور جہاں وہ زمین پر خدا کی اقلیم میں ہوگا۔جہاں ہم بھی موجود ہوں گے۔اس کا یہ وعدہ کہ''میں تمہارا استقبال کروں گا'' اس کو اس طرح سے سمجھنا چاہئے کہ یوم حساب کے وقت ہمارے وجود کو اس نے قبول کرلیا ہے۔یونانی محاورہ''میں تمہارا خود استقبال کروں گا'' اس کا تذکرہ Matt.1:20 میں بھی کیا گیا ہے جہاں جوزف کے حوالے سے کہا گیا ہے''وہ خود تمہیں لے جائے گا'' یعنی مریم کو اپنی بیوی کی حقیقت سے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم یسوع کے پاس جسمانی طور پر جائیں گے۔

جیسا کہ یہ انعام صرف یسوع کی واپسی کے یوم حساب پر دیا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ سچا اور گمراہ انسان مرنے کے بعد ایک ہی جگہ جائے گا یعنی کہ قبر میں۔ان کی موت کے درمیان کسی قسم کا کوئی فرق قائم نہیں کیا گیا ہے۔اس کے لئے مندرجہ ذیل ثبوت حقیقت پر مبنی ہیں۔

۔جوناتھن (Jonathan) ایک سچا انسان تھا لیکن سول گمراہ تھا پھر بھی اپنی موت کے بعد ان میں کوئی فرق نہیں کیا گیا (بحوالہ 2 Sam. 1:23)۔

4.7 انعام کی جگہ: جنت یا زمین؟

۔سول، جوناتھن اور سموئیل (Saul, Jonathan and Samuel) مرنے کے بعد تمام ایک ہی جگہ چلے گئے (بحوالہ 1 Sam. 28:19)۔

۔سچا ابراہیم مرنے کے بعد ''اپنے لوگوں کے پاس تھا'' یا اپنے آباواجداد کے پاس، وہ لوگ بت پرست تھے (بحوالہ Gen. 25:8; Josh 24:2)۔

۔روحانی طور پر عقلمند اور احمق سب کو اسی موت کا مزہ چکھنا ہے (بحوالہ Ecc. 2:15,16)۔

یہ تمام باتیں مقبول عسائیت کے دعووں کے بالکل برخلاف ہیں۔ ان کی تعلیم کے مطابق کہ سچا انسان مرنے کے بعد فوراً جنت میں چلا جائے گا دوبارہ واپس آئے گا اور یوم حساب کی ضرورت کو بالکل بے معنی کر دیتا ہے۔ اب ہم نے دیکھا کہ یہ سب باتیں نجات کے لئے خدا کے منصوبے کے اہم ستون ہیں، اور ساتھ ساتھ گوسپل کے پیغام کے لئے بھی۔ مقبول خیال اس کی تجویز پیش کرتا ہے کہ کوئی بھی انسان جب مرتا ہے اور اسے جنت میں جانے کا انعام ملتا ہے اس کے بعد دوسرے بھی دوسرے دن آئندہ ماہ، آئندہ برس جنت جاتے ہیں۔ یہ بھی بائبل کی تعلیم کے سخت منافی ہے کہ تمام سچے انسانوں کو ایک ساتھ ایک ہی وقت میں انعام ملے گا۔

۔یوم حساب پر بھیڑ کو بکریوں سے، ایک ایک کرکے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ایک بار جب حساب کتاب ختم ہو جائے گا، یسوع تمام بھیڑوں سے کہے گا کہ اس کے دائیں طرف جمع ہو جائیں۔

''آؤ تمہیں میرے باپ نے نعمتیں عطا کی ہیں، یہ نعمتیں اقلیم کا ورثہ ہیں جو تمہارے

لئے تیار کی گئی ہیں (بحوالہ Matt. 25:34)۔ اس طرح تمام بھیڑوں کو ایک ہی وقت میں اقلیم کا ورثہ مل جائے گا (بحوالہ cp.1 Cor. 15:52)۔

۔ جب یسوع کی واپسی اور یوم حساب پر لوگوں کو "کرموں کا پھل ملے گا، وہ تمام لوگ جنہوں نے گوسپل کے لئے محنت کی ہے۔ "ایک ساتھ فیض یاب ہوں" (بحوالہ John 4:35,36 cp. Matt.13:39)۔

۔ Rev. 11:18 وضاحت کرتا ہے کہ "موت کے وقت، ان کا فیصلہ ہوگا" یہ وہ وقت ہوگا جب خدا دے گا، "انعام اس کے نوکروں کو...... اپنے سینٹس کو...... اور انہیں جو اس کے نام سے ڈرتے ہیں"۔ یعنی کہ تمام معتقدین کو ایک ساتھ۔

۔ Hebrews 11 ایک ایسا باب ہے جس میں پرانے صحیفہ کے تمام سچے انسانوں کی فہرست موجود ہے۔ آیت 13 میں یہ تبصرہ موجود ہے: "وہ لوگ جو عقیدہ کے ساتھ مرے ہیں، اور ان کے وعدے پورے نہیں ہوئے ہیں" جو خدا کی اقلیم میں داخلے کے ذریعے نجات کے سلسلے میں ابراہیم سے کیے گئے تھے (بحوالہ Heb. 11:8-12)۔ اس کے بعد یہ کہ ان کی موت پر، یہ لوگ نہیں جائیں گے، ایک ایک کر کے بھی کوئی انعام لینے کے لئے جنت میں۔ اس کی وجہ vs. 39,40 میں یہ بتائی گئی ہے: کہ ان لوگوں کے "وعدے" پورے نہیں ہوتے ،خدا نے ہمارے لئے کچھ بہتر چیزیں بنائی ہیں اور یہ کہ وہ لوگ ہمارے بغیر مکمل نہیں ہو گے۔" انہیں ان کے وعدوں کے انعام ملنے میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ یہ خدا کا منصوبہ تھا کہ عام معتقدین کو "مکمل بنایا جائے" ایک ساتھ، ایک ہی لمحے میں اور یہ کام یسوع کی واپسی پر یوم حساب پر ہوگا۔

مذکورہ بالا وجوہات کے برعکس، کوئی بھی فرد جواب بھی یہ محسوس کرتا ہے۔ زمین کے بجائے جنت خدا کی اقلیم کی جگہ ہوگی یعنی کہ وعدہ کا انعام، تو اسے مندرجہ ذیل انعامات کی وضاحت کرنا ضروری ہے:۔

۔ لارڈ کی دعا' میں خدا کی اقلیم قائم کرنے کی التجا کی گئی ہے (یعنی کہ یسوع کی واپسی کے لئے دعا) جہاں زمین پر خدا کے احکامات پورے کے جائیں گے جیسا کہ اس وقت جنت میں کئے

گئے ہیں (بحوالہ Matt. 6:10) ۔ہم اس لئے خدا کی اقلیم کو زمین پر قائم ہونے کے لئے دعا کرر ہے ہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے کہ ہزاروں لوگ بغیر سوچے سمجھے ان الفاظ کی دعا کرتے ہیں۔روزانہ جبکہ وہ ابھی تک یہ یقین کرتے ہیں کہ خدا کی تعلیم جنت میں پوری طرح سے قائم کی جا چکی ہے، اور یہ کہ زمین تباہ کر دی جائے گی۔''

۔''اس کی نعمتیں انکسار ہے: جس کے لئے زمین پر یہ ان کا ورثہ ہیں''(بحوالہ Matt. 5:5)۔ نہیں، ..... ان کی روحوں کے لئے جو جنت میں جائیں گی۔' یہ زبور 37(Psalm) کا حوالہ ہے جس میں بھرپور طریقے سے تائید کی گئی ہے کہ سچے انسانوں کو آخری انعام زمین پر ملے گا۔ اسی جگہ جہاں گمراہ اپنی عارضی برتری سے لطف اندوز ہوئے تھے، سچے انسانوں کو ابدی زندگی کے ذریعے انہیں ہرجانہ دیا جائے گا اور یہ زمین انہیں دی جائے گی جہاں گمراہ لوگوں نے کبھی حکمرانی کی تھی (بحوالہ Ps.37:34,35)۔'' انکسار

4.8

خدا کے تئیں ذمہ داری

زمین پر ان کا ورثہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح سے جس طرح زمین ان کو عطا کی جائے گی ..... سچے انسانوں کو زمین کا ورثہ ملے گا، وہ وہاں ہمیشہ زندگی گزاریں گے" (بحوالہ Ps.37:11,22,29)۔ اپنے ہوئے زمین/وعدے کی جگہ پر ہمیشہ ہمیشہ کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں ابدی زندگی کسی بھی طرح سے ناممکن ہے۔

۔ داؤد۔ جو مر چکا ہے اور دفن بھی ہے ..... داؤد جنت نہیں بھیجا گیا (بحوالہ Acts 2:29,34)۔ اس کے باوجود پیٹر وضاحت کرتا ہے کہ اس کی اُمید یہ تھی کہ یسوع کی واپسی پر مردہ سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا (بحوالہ Acts 2:22-36)۔

۔ زمین خدا کی کارکردگی کی جگہ ہے جو یہ کام انسان کے ذریعے ادا کیا جائے گا" جنت، یہاں تک کہ جنہیں، لارڈ کے لئے ہیں لیکن زمین اس نے انسان کی اولادوں کو دے دی ہیں۔" (بحوالہ Ps.115:16)۔

۔Rev. 5:9,10 میں ایک دور بینی ہے کہ سچے انسان اس وقت کیا کہیں گے جب انہیں انصاف کے تخت کے سامنے قبول کرلیا جائے گا" (یسوع) نے ہمیں خدا کے ذریعے بادشاہ اور راہب بنایا ہے اور ہم زمین پر حکومت کریں گے۔ زمین پر خدا کی اقلیم کے سلسلے میں یہ تصویر اس دھندلے تصور کو صاف کر دیتی ہے کہ ہم "نعمتوں" سے جنت میں نہیں لطف اندوز ہوں گے۔

۔ ڈینئل کے باب ۲ اور ۷ میں کی گئی پیشگوئیاں سیاسی اقتدار کی منتقلی کو بے معنی قرار دیتی ہیں، جو یسوع کی واپسی پر خدا کی اقلیم کے ذریعے قطعی طور پر ختم کر دی جائے گی۔ اس اقلیم پر اثرات پوری جنت کے تحت ہوں گے۔

۔ اور "پوری زمین" اس سے بھرپور ہو جائے گی" (بحوالہ Dan.7:27; 2:35

(cp.v.44) ہمیشہ برقرار رہنے والی اقلیم ''سب سے اعلیٰ سینٹس (Saints) کے لوگوں کو عطا کردی جائے گی'' (بحوالہ Dan.7:27): ان کے انعامات اس اقلیم میں ابدی زندگی کے طور پر ہیں جو زمین پر ہوگی، جنتوں کے سائے میں۔

اگر انسانی فطری طور پر ''لافانی روح'' کا حامل ہے تو وہ مجبور ہو جائے گا کہ کہیں بھی اسے ابدی زندگی حاصل ہو۔ چاہے وہ انعام کی جگہ ہو یا سزا کی جگہ۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان خدا کا جوابدہ ہے۔ اس کے بالکل برعکس، ہم نے ظاہر کیا ہے کہ بائبل نے کس طرح سے تعلیم دی ہے کہ فطرت سے انسان جانوروں کے مانند ہے، بغیر کسی لافانی وراثت کے۔ اس کے باوجود، چند لوگوں کو خدا کی اقلیم نہیں ابدی زندگی کے امکانات کی پیشکش کی گئی ہے۔ یہ بالکل واضح ہو جانا چاہئے اگر ہر کوئی شخص جو کبھی زندہ تھا دوبارہ زندہ کیا جائے گا، جانوروں کی طرح سے، انسان زندہ رہتا ہے اور مر جاتا ہے، خاک میں مل جانے کے لئے۔ اب چونکہ یوم حساب آنے والا ہے، جہاں چند لوگوں کو سزا، اور دوسروں کو ابدی زندگی کے طور پر انعام ملے گا۔ ہم اس اختتام پر پہنچے ہیں کہ انسانوں میں چند مخصوص طبقہ ہوگا جسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ ان کا فیصلہ ہو اور انہیں انعام دیا جائے۔

ہو سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک دوبارہ زندہ کیا جائے اس کا انحصار اس سے ہے کہ وہ فیصلہ کے لئے کس قدر حقدار ہیں۔ ہمارے فیصلے کی بنیاد اس پر ہے کہ ہم نے کس طرح سے خدا کی باتوں کی ہماری معلومات کو پورا کیا ہے۔ یسوع نے وضاحت کی ہے ''وہ جس نے مجھے مسترد کر دیا، اور میری باتوں کو نہیں سنا، ان میں سے ہوگا جس کا فیصلہ کیا جائے گا: وہ لفظ جو میں نے بولا ہے، وہی الفاظ آخری دن میں اس کا انصاف کرے گا'' (بحوالہ John.12:48)۔ وہ لوگ جنہوں نے یسوع کی بات کو نہیں سمجھا اور نہیں جانا، اس لئے ان کے لئے یہ موقع قطعی نہیں ہوگا کہ وہ قبول کئے جائیں انہیں مسترد کر دیئے جائیں۔ وہ یوم حساب پر حاضر نہیں ہوں گے۔ ''جتنے لوگوں نے گناہ کئے ہے بغیر (خدا کی معلومات کے) قانون سمجھے، انہیں بھی بغیر قانون کے ختم کر دیا جائے گا اور جتنے لوگوں نے قانون کی معلومات کے باوجود گناہ کئے ہیں (یعنی کہ اسے جانتے ہوئے) ان کا انصاف قانون کے مطابق ہوگا،

(بحوالہ Rom.2:12)۔ اس طرح سے جن لوگوں نے خدا کی ضروریات کونہیں سمجھا انہیں جانوروں کی طرح سے ختم کردیا جائے گا، جبکہ وہ لوگ جنہوں نے جان بوجھ کر خدا کے قانون کو توڑا ہے ان کا حساب ضرور ہوگا، اور انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ وہ فیصلہ کا سامنا کرسکیں۔ جنہوں نے قانون کو توڑا ہے ان کا حساب ضرور ہوگا، اور انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ وہ فیصلہ کا سامنا کرسکیں۔

خدا کی نظر میں ''اگر کوئی قانون نہیں ہے تو گناہ کوئی الزام نہیں ہے؟''؛ ''گناہ قانون (خدا کے) کے تحت ایک جرم ہے''؛ ''قانون کے مطابق گناہ کی معلومات ہی قانون ہے'' (بحوالہ Rom.5:13; 1 John 3:4; Rom.3:20)۔ خدا کے قانون کی معلومات کے بغیر جیسا کہ اس کی بات سے انکشاف کیا گیا ہے، ''گناہ کوئی جرم نہیں ہے'' کسی انسان کے لئے، اس لئے اس کا فیصلہ سنایا جائے گا اور اسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ لوگ جو خدا کی باتوں کو نہیں مانتے وہ مردہ ہی رہیں گے، ٹھیک اسی طرح سے جس طرح جانور اور درخت ہیں، ٹھیک اس طرح سے جیسے وہ اپنی پوزیشن میں ہیں''، آدمی جس نے ..... نہیں سمجھا، ٹھیک اس طرح سے جیسے کہ حیوان جو ختم ہو جائیں گے'' (بحوالہ Ps.49:20)۔ ''بھیڑوں کی طرح سے انہیں قبر میں دفن کردیا جائے گا'' (بحوالہ Ps.49:14)۔

خدا کے طریقہ کار کی معلومات کو سمجھنا جو ہمیں اس کے لئے ذمہ دار قرار دیتا ہے ہمارے کارناموں کا اور اس کے بعد ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں۔ یوم حساب کی نشست کے سامنے حاضر ہوں۔ اس لئے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ یہ نہ صرف سچے انسانوں یا ان لوگوں کے لئے ہے جو عیسائی بنے ہیں جو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، بلکہ ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو خدا کے نزدیک ذمہ دار ہیں کیوں کہ انہوں نے اس کی معلومات حاصل کی ہیں۔ یہ باتیں الہامی کتابوں کے اہم موضوعات میں بار بار دہرائی گئی ہیں۔

John 15:22۔ ظاہر کرتا ہے کہ باتوں کی معلومات انسان میں ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ ''اگر میں (یسوع) نہیں آیا اور ان سے نہیں بولا، تو انہوں نے گناہ نہیں کیا ہے، لیکن

اب ان کو چھٹکارہ نہیں ہے (عذر .A.V.mg) دن کے گناہوں سے''۔ Romans 1:20-21 بھی اسی طرح سے زندہ کرتا ہے کہ خدا کی معلومات رکھنے والوں کو''بغیر عذر'' کے چھٹکارہ نہیں ہے۔''

۔''ہر وہ انسان جس نے سنا ہے، اور باپ کے بارے میں پڑھا ہے...... میں (یسوع) اسے آخری دن اٹھاؤں گا'' (بحوالہ John 6:44,45)۔

۔صرف خدا'' جانتا ہے'' ان لوگوں کے کارناموں کو جنہوں نے جان بوجھ کر اس کے طریقوں کو ترک کر دیا ہے۔ جو لوگ اس کے طریقے جانتے ہیں، ان پر اس کی نظر ہے اور توقع کرتا ہے کہ وہ راہ راست پر آجائیں گے (بحوالہ Acts 17:30)۔

۔'' کہ نوکر، جو اپنے لارڈ کی مرضی جانتا ہے اور خود کو اس کے لئے تیار نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی اس کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے، اسے پٹوں س مارا جائے گا لیکن وہ جو نہیں جانتا، اور وہ غلطیاں کرتا ہے وہ بھی پٹوں سے مار کھانے کا حقدار، لیکن اسے کم مار پڑے گی۔ (یعنی کہ وہ ہمیشہ مردہ رہے گا)۔ وہ لوگ جنہیں بہت کچھ ملا ہے، ان لوگوں سے کچھ زیادہ ہی توقع کی جائے گی، اور وہ لوگ جنہوں نے بہت سے وعدے کئے ان سے کچھ زیادہ ہی پوچھ گچھ ہوگی'' (بحوالہ Luke 12:47,48)۔ اس طرح سے کس قدر زیادہ وہ صرف خدا جانتا ہے؟

۔''اس لئے اس کے نزدیک جو اچھا کام دینا جانتے ہیں، اور وہ نہیں کرتے، اس کے نزدیک یہ گناہ ہے۔'' (بحوالہ John 4:17)۔

۔اسرائیل کی خدا کے لئے خصوصی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اس کے تعلق سے اس کی بتائی ہوئی باتوں کو زیادہ سے زیادہ بتائیں (بحوالہ Amos 3:2)۔

۔کیوں کہ ذمہ داری کے اس عقیدے کے مطابق ''یہ ان کے لئے بہتر تھا (جو بعد میں

خدا سے منکر ہو گئے تھے) کہ وہ سچے انسانوں کے طریقے کو نہ اس کے بعد بھی جب انہوں نے انہیں خدا کے احکامات جو جاری کئے گئے تھے سمجھ لینے کے بعد بھی وہ منکر ہو گئے" (بحوالہ 2 Pet. 2:21)۔ اس سلسلے میں دوسرے باوثوق اقتباسات جوڑے گئے ہیں:۔ John 9:41; 3:19; 1 Tim. 1:13; Hos. 4:14; Deut. 1:39۔

خدا کی معلومات کے تحت ہمیں حساب کتاب کی نشست کے لئے ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے، اس کے ساتھ جو لوگ اس کی معلومات کے بغیر ہیں دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے حساب کتاب کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور معلومات کا فقدان انہیں "حیوانوں کی طرح بنادے گا جو ختم ہو جائیں گے" (بحوالہ Ps.49:20)۔ ایسے عام اشارے موجود ہیں کہ وہ تمام لوگ جو زندہ تھے دوبارہ تمام سے تمام دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں۔

بابل کی قدیم قوم کے لوگ "دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں" ان کی موت کے بعد کیوں کہ وہ خدا کی حقیقت سے نابلد تھے (بحوالہ Jer. 51:39; Is. 43:17)۔

عیسائیت نے خود اس کی حوصلہ افزائی کی ہے "اے لارڈ ہمارے (اسرائیل) خدا، تیرے علاوہ دوسرے لارڈز نے ہمارے اوپر حکمرانی ہے (یعنی کہ فلسطینی اور بابل کے لوگوں نے)۔ وہ لوگ مر چکے ہیں، وہ دوبارہ وہ سب متوفی ہیں، وہ دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔ ان کی تمام یادداشت ختم ہو جائے گی۔" (بحوالہ Is.26:13,14)۔ ان لوگوں کے دوبارہ زندہ ہوں گے (دوبارہ)۔ وہ دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔ ان کی تمام یادداشت ختم ہو جائے گی۔" اس کے برعکس، اسرائیل کے لئے ایسے مواقع ہیں کہ ان کی خدا کی حقیقت کی معلومات کے تحت وہ دوبارہ زندہ کئے جا سکتے ہیں۔ "وہ لوگ (اسرائیلی) جو مردہ انسان ہیں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ ایک ساتھ ہمارے مردہ جسموں کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جائیں گے (بحوالہ Is. 26:19)۔

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

4.9 جہنم

ان اختتامی باتوں کا نفاذ انسانی غرور وتکبر پر ایک کاری ضرب ہے اور جس پر ہمیں فطری طور پر یقین کرنا چاہیے لاکھوں لوگ، جو اس وقت موجود ہیں یا تاریخ میں بھی تھے، جو سچے گوسپل کی معلومات سے نابلد تھے، وہ بری طرح سے ذہنی مریض ہیں، جو بائبل کے پیغامات کو سمجھنے سے قاصر رہے، نومولود اور کمسن بچے جو سن بلوغت کو پہنچنے سے قبل مرگئے تھے اس قابل نہیں تھے کہ وہ گوسپل کو سمجھتے، ان تمام گروپ ان لوگوں کی کیٹیگری میں شامل ہے جنہیں خدا کے بارے میں مکمل معلومات نہیں تھیں، اور اس لئے وہ اس کی باتوں کے ذمہ دار نہیں مانے جاتے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، ان کے والدین کی روحانی حقیقت کو علیحدہ رکھتے ہوئے۔ یہ باتیں مکمل طور پر انسانی فطرت اور ہماری تمام خواہشات اور احساسات کے منافی ہے پھر بھی یہ باتیں خدا کی بات کی صداقت پر غلط ثابت ہوتی ہیں جو ہماری اپنی فطرت کے مطابق ہے، اس سے ہم کو اس سچائی کو سمجھنے میں رہنمائی ملتی ہے۔ انسانی تجربات کے حقائق کی چھان بین، یہاں تک کہ الہامی کتابوں کی رہنمائی کے بغیر، ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتی ہے کہ مذکورہ بالا گروپ کے لئے مستقبل کی زندگی کے لئے کوئی امید نہیں ہے۔

اس معاملے میں خدا کے طریقہ کار پر ہمارا سوال کیا جانا قطعی بے مقصد ہے " اے، آدمی، تو کون ہوتا ہے خدا کی قدرت پر سوال کرنے والا،" (بحوالہ Rom. 9:20 (A.V.mg.۔ ہمیں بلاشک وشبہ یہ اعتراف کرلینا چاہیے لیکن اسے انصاف نہ کرنے والا یا غلط قرار نہیں دینا چاہیے۔ یہ تصور کرنا کہ خدا کسی بھی معنی میں محبت نہ کرنے والا یا غلط ہے خدا کی تمام طاقت کو غلط ثابت کرتا ہے۔ جو باپ ہے اور تخلیق کار ہے جس نے اپنی تمام مخلوق کے ساتھ بغیر کسی وجہ کے بغیر ناانصافی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ شاہ داؤد کے بچے کی موت کا ریکارڈ اس مطالعہ کے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ 2 Sam. 12:15-24 میں یہ ریکارڈ موجود ہے کہ داؤد نے اپنے بچے کے لے کس قدر دعائیں کی تھیں جس وقت وہ زندہ تھا، لیکن

اس نے اس کی موت کی حقیقت کو قبول کرلیا۔ ''جس وقت بچہ زندہ تھا، میں بھوکا رہا اور روتا رہا، اس کے لئے میں کہوں گا کہ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا میرے کے لئے رحم والا تھا تا کہ بچہ زندہ رہ سکتا؟ لیکن اس وقت وہ مر چکا ہے اس لئے میں کیوں بھوکا رہوں؟ کیا میں سے واپس لا سکتا ہوں؟ ......وہ اب مر چکا ہے ہمارے پاس واپس نہیں آئے گا۔'' داؤد نے اس کے بعد اپنی بیوی کو تسلی دی، اور جس قدر جلد ممکن ہو سکا دوسرے بچے کی پیدائش کو عمل میں لایا۔

آخری مرحلہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بہت سارے لوگ جو خدا کے لئے اپنی ذمہ داری کے اصولوں کو سمجھتے ہیں یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس صورت میں کہ وہ یوم حساب اور اس کے تئیں خدا کے لئے اپنی ذمہ داری کے اہل ہیں کیوں کہ اس صورت میں خدا کی بات کے سلسلے میں ان کی معلومات نے انہیں اس حقیقت سے آگاہ کردیا ہے کہ خدا ان کی زندگی میں کام کررہا ہے، اور انہیں اس کے ساتھ حقیقی تعلقات کی پیشکش کررہا ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ''خدا کی محبت ہے؟'' وہ نہیں جانتا ہے کہ کوئی بھی فرد ختم ہوجائے اور ''اس کے لئے اس نے اپنے بنائے ہوئے بیٹے کو دیا، کہ جو لوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں ختم نہ ہوں۔'' بلکہ ابدی زندی حاصل کریں'' (بحوالہ 1 John 4:8; 2 Peter 3:9; John 3:16)۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی اقلیم میں شامل ہوں۔

اس قسم کا احساس اور رعایت بے خوف وخطر ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے۔ پھر بھی یہ باتیں ہمارے لئے سخت ترین اور نا قابل عمل نہیں ہیں، اگر ہم خدا کو سچے دل سے محبت کرتے ہیں، ہم اس کی ستائش کریں گے کہ نجات کے لئے اس کی پیشکش کسی خاص کام کے عوض نہیں ہے، بلکہ اس کی محبت ہے ان تمام لوگوں کے لئے جو وہ اپنے بچوں کو دے سکتا ہے، جنہیں وہ ابدی زندگی خوشیاں بخش دے گا اس کے بے داغ کردار کی ان کے ذریعے ستائش کے نتیجے میں۔

جب ہم اس کی بات کے ذریعے خدا کی ستائش کرتے ہیں یا اس کو سنتے ہیں، تو ہم یہ

محسوس کرتے ہیں کہ ہم کسی بھیڑ بھاڑ سے گزر رہے ہیں، خدا ہمیں دیکھ رہا ہے کسی خاص نظروں سے، اس توقع کے ساتھ کہ ہم اس کی محبت کا بہتر طور پر جواب دیں، وہ اس انتظار میں قطعی نہیں رہتا ہے کہ ہم اس کی ذمہ داری کو نبھانے میں کب ناکام ہو جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا ہے کہ اس کی شفقت بھری نظر میں ہم سے ہٹ گئی ہوں، ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے کہ جسمانی کاموں میں مصروف ہونے کی صورت میں ہم اسے بھول جائیں یا اس کی یادوں کو ترک کردیں اور خدا کے لئے اپنی ذمہ دریوں سے آزاد ہو جائیں۔ اس کے بجائے ہم یہ کر سکتے ہیں اور ہمیں یہ کرنا چاہئے کہ ہم خدا کی قربت سے لطف اندوز ہوں، اس کی محبت کی عظمت پر بھروسہ رکھیں کہ ہمیں اس کے بارے میں کم سے کم نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ خدا کے طریقے اور اس کی خواہش کے مطابق اس کو سمجھنے کی ہماری خواہش ہی ہمیں اس کے طریقے پر ثابت قدمی سے چلنے کے لئے تیار کرسکتی ہے۔ اور ہمیں چاہئے کہ اس کے تقدس کی عظمت کے فطری ڈر سے ہمیں خود کو علیحدہ کرلینا چاہئے۔

جہنم کے بارے میں عام خیال ہے کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں یہ کردار "لافانی روح" کو موت کے فوراً بعد سزا دی جائے گی؟ یا ایسی جگہ ہے جہاں یوم حساب میں سزا کے مستحق انسانوں کو بھیجا جائے گا۔ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ بائبل کی تعلیم کے مطابق جہنم قبر ہے، جہاں مرنے کے بعد ہر انسان جاتا ہے۔

جیسا کہ عبرانی زبان کے اصل لفظ "شیول" (Sheol) کا ترجمہ جہنم سے ہے، جس کے معنی 'ایک پوشیدہ جگہ' کے ہوتے ہیں۔ "جہنم" (Hell) شیول کا انگریزی ترجمہ ہے، اس طرح جب ہم "جہنم" پڑھتے ہیں تو ہم ایک لفظ کو نہیں پڑھ رہے ہیں جس کا مکمل طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک "ہیلمیٹ" (Helmet) اصل میں ہیل۔ میٹ (Hel-met) ہے۔ جس نے معنی سر کو چھپانے والا ہوتے ہیں۔ بائبل میں، اس چھپانے والی جگہ، یا "جہنم" کے معنی قبر کے ہوتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جہاں اصل لفظ 'شیول' (Sheol) کا ترجمہ 'قبر' کے معنوں میں کیا گیا ہے۔ یقیناً جدید بائبل کے چند ابواب میں لفظ 'جہنم' (Hell) کا استعمال ہوا ہے، اس کا ٹھیک ڈھنگ سے اگر ترجمہ کیا جائے تو اس کے معنی 'ایک قبر' کے ہوتے ہیں۔ اس لفظ 'شیول' کے 'قبر' کے معنی میں ترجمہ کی چند مثالیں چند کے اس مشہور خیال کو غلط ثابت

کر دیتی ہیں جوایک ایسی جگہ ہے گمراہ انسانوں کے لئے آگ اور اذیتیں انتظار کر رہی ہیں:۔

۔''گمراہوں کو ہو جانے دو ..... قبر کے اندر خاموش'' (شیول {Sheol} [بحوالہ Ps.31:17])۔وہ اذیتوں سے چیخ وپکار نہیں مچائیں گے۔

۔''خدا قبر سے اپنی طاقت کے ذریعے میری روح کو دوبارہ واپس لائے گا'' (شیول [بحوالہ Ps.49:15])۔یعنی کہ داؤد کی روح یا جسم قبر ،یا 'جہنم' سے دوبارہ واپس لائی جائے گی۔

یہ عقیدہ کہ جہنم گمراہ لوگوں کے لئے سزا کا مقام ہے ،جہاں سے انہیں مفر نہیں ہے اس بات سے اس کا موازنہ نہیں ہوسکتا ہے ،کہ ایک سچا انسان جہنم میں (قبر میں) جائے گا اور دوبارہ واپس آئے گا۔ Hos.13:14 اس کی تصدیق کرتا ہے ''میں اس کی دلیل ان کے سامنے پیش کروں گا (خدا کے عہدوں کے سامنے) قبر (شیول) کی طاقت کے ذریعے ،میں انہیں موت کے بعد دوبارہ زندگی دوں گا'' اس کا حوالہ 1 Cor. 15:55 میں دیا گیا ہے اور جس کا اطلاق یسوع کی واپسی سے ہوتا ہے۔اسی طرح دوسری بار واپسی کا نظریہ (دیکھئے مطالعہ 5.5)،''موت اور جہنم مردوں کے لئے ہے جو ان کے لئے مقرر ہے'' (بحوالہ Rev.20:13)۔موت یعنی کہ قبر اور جہنم کے درمیان توازن کی بات قابل غور ہے (Ps.6:5 بھی دیکھئے)۔

1 Sam. 2:6 میں حناح (Hannah) کے الفاظ بالکل واضح ہیں ''خدا مارتا اور انہیں زندہ کرتا ہے (دوبارہ اٹھاتے ہوئے) وہ قبر (شیول) میں گراتا ہے اور اٹھاتا ہے۔''
یہ دیکھتے ہوئے کہ 'جہنم' قبر ہے ،اس لئے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ سچے انسانوں کو انہیں ابدی زندگی عطا کرتے ہوئے دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد اس سے بچالیا جائے گا۔اس طرح سے 'جہنم' یا قبر میں ،جانا قطعی مختلف ہے جس کی 'روح جہنم میں نہیں چھوڑ دی گئی ہے ،نہ ہی اس کے جسم کی تباہی ہوتی ہے'' (بحوالہ Acts 2:31) کو وہ دوبارہ واپس آنے والا ہے۔ یسوع کی 'روح' اور اس کے 'گوشت پوست' یا جسم کے درمیان توازن قابل غور ہے۔یہ جسم

''جہنم میں نہیں چھوڑ دیا گیا'' اس کے مطلب یہ ہوتے ہیں کہ یہ جہنم وہاں کچھ مدت کے لئے تھا، یعنی کہ ۳/ دنوں کے لئے جب اس کا جسم قبر میں تھا۔ یسوع 'جہنم' میں گیا تھا اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ صرف ایسی جگہ نہیں ہے جہاں گمراہ لوگ جائیں گے۔

اچھے اور بُرے دونوں قسم کے لوگ 'جہنم' میں جائیں گے، یعنی کہ قبر میں۔ اس طرح یسوع نے اپنی قبر گمراہ لوگوں کے ساتھ بنائی'' (بحوالہ Is. 53:9)۔ اس لائن کے ساتھ، ایسی دوسری کئی مثالیں ہیں کہ سچے لوگ جہنم میں جائیں گے، یعنی کہ قبر میں۔ جیکب کہتا ہے کہ وہ ''قبر میں (جہنم) چلا جائے گا......تعزیت کے ساتھ جو اس کا بیٹا جوزف کرے گا (بحوالہ Gen. 37:35)۔

یہ خدا کے اصولوں میں سے ایک ہے کہ گناہ کی سزا موت ہے (بحوالہ Rom. 6:23; 8:13; James 1:15)۔ ہم نے پہلے بھی بتایا ہے کہ موت ایک قسم کی مکمل بے ہوشی ہے۔ گناہ مکمل تباہی کا نتیجہ ہے، ابدی سزا کا نہیں (بحوالہ Matt. 21:41; 22:7; Mark 12:9; James 4:12)، بالکل اس یقین کے ساتھ لوگ جس طرح سیلاب میں تباہ ہو جاتے ہیں (بحوالہ Luke 17:27,29) اور ٹھیک اس طرح سے جس طرح سے اسرائیلی ریگستانوں میں بھٹکتے ہوئے فوت ہو گئے تھے (بحوالہ 1 Cor. 10:10)۔ ان دونوں مواقع پر گناہ مر جاتا ہے اسے ابدی اذیتیں نہیں ملتی ہیں۔ اس لئے ناممکن ہے کہ گمراہ لوگوں کو ان کو ابدی ہوش میں اذیتیں اور سزائیں دی جائیں گی۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خدا گناہ کو جرم قرار نہیں دیتا ہے۔ یا اسے ہمارے ریکارڈ میں شامل کرتا ہے۔ اگر ہم اس کی باتوں سے نابلد ہیں (بحوالہ Rom. 5:13)۔ جو لوگ اس پوزیشن میں ہیں وہ ہمیشہ مردہ رہیں گے۔ وہ لوگ جو خدا کی ضروریات کو سمجھ چکے ہیں وہ یسوع کی واپسی پر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا۔ اگر گمراہ لوگ جنہیں سزائیں ملی انہیں مردہ ہوں گے، کیوں کہ یہ حساب کتاب گناہ کے لئے ہے۔ اس لئے حساب کتاب کی نشست پر یسوع کے آنے سے قبل، ان لوگوں کو سزا دی جائے گی اور وہ پھر مر جائیں گے، تا کہ

وہ ہمیشہ مردہ رہیں۔ یہ ان کی 'دوسری موت' ہوگی، جس کا تذکرہ Rev. 2:11; 20:6 میں کیا گیا ہے یہ لوگ صرف ایک بار مریں گے، یہ موت مکمل بے ہوشی کی ہوگی۔ یہ لوگ یسوع کی واپسی پر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا اور اس کے بعد انہیں دوسری موت کے طور پر سزا دی جائے گی، جو ان کی پہلی موت کی شکل میں ہوگی، جو بالکل بے ہوشی کی حالت ہوگی۔ جو ہمیشہ برقرار رہے گی۔

یہ ان معنوں میں ہے کہ گناہ کی سزا ہمیشہ برقرار رہے گی، اس طرح سے ان کی موت کی مدت کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا۔ ہمیشہ مردہ رہنا صدا کے لئے ایک سزا ہے۔ اس قسم کے تاثرات کی مثال بائبل سے دی جاتی ہے۔ جہاں یہ تاثرات Deut. 11:4 میں پائے گئے ہیں۔ اس کی وضاحت اس طرح سے ہوتی ہے کہ خدا نے بحر احمر میں فرعون کی فوج کو ہمیشہ کے لئے غرق کردیا جو تباہی ابدی ہے۔ اس طرح سے یہ فوج پھر کبھی اسرائیل کو پریشان نہیں کرسکی، ''اس نے بحر احمر کے پانی کو ان پر بہا دیا۔ لارڈ نے اسی وقت ان کو تباہ کردیا۔''

یہاں تک کہ پرانے صحیفہ کے ابتدائی زمانے میں معتقدین کو یقین تھا کہ آخری دن دوبارہ زندہ ہوں گے، اس کے بعد ذمہ دار گمراہ لوگ واپس قبروں میں چلے جائیں گے۔ اس معاملے میں Job 21:30,32 میں بالکل واضح طور پر اس کو پیش کیا گیا ہے۔ ''گمراہوں کو ...... واپس بلایا جائے گا (یعنی کہ دوبارہ زندہ کیا جائے) یوم حساب ...... پر اس کے بعد اسے لایا جائے گا (اس وقت ۹ دوبارہ قبر میں۔'' یسوع کی واپسی اور اس کے فیصلے کے تعلق سے یہ بھی کیا جاتا ہے کہ گمراہ کو اس کی موجودگی میں 'ہلاک' کیا جائے گا (بحوالہ Luke 19:27)۔ اس طرح سے یہ بات اس خیال کو بالکل درست قرار نہیں دیتی ہے کہ گمراہ انسان ہمیشہ اذیتیں جھیلنے کے لئے اپنے ہوش میں رہے گا۔ کسی بھی صورت میں، یہ درست سزا نہیں ہوگی۔ ۷۰ برسوں کے بعد ابدی اذیتیں۔ گمراہ انسانوں کو بھی سزا دینے میں خدا کو کوئی خوشی نہیں ہوتی ہے، اس لئے یہ توقع کی جانی چاہئے کہ وہ انہیں ابدی سزا نہیں دے گا (بحوالہ Eze. 18:23,32; 33:11 cp. 2 Peter 3:9)۔

عیسائیت کے مخالفین نے اکثر 'جہنم' کو آگ اور اذیت کے خیال سے تعبیر کیا ہے۔ یہ

تمثیلی آگ

اس کے باوجود، بائبل میں آزادانہ طور پر ابدی آگ کی تصویر پیش کی گئی ہے جو گناہ کے خلاف خدا کا قہر ظاہر کرتی ہے، جس کا نتیجہ قبر میں گناہ گار کی مکمل تباہی ہے ۔خطا کاروں کو" ابدی آگ" میں سزادی گئی تھی (بحوالہ Jude v.7)، یعنی کہ اس بستی کے لوگوں کی گمراہی کے سبب مکمل طور تباہ کر دیا گیا تھا۔آج یہ شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے، اور بحر مردار کے پانی میں دفن ہے؛ کسی بھی طرح سے یہ شہر آگ میں نہیں جل رہا ہے، اگر ہمیں 'ابدی آگ' کے لفظی معنی سمجھنا ہیں تو اس کو سمجھنا ضروری ہے ۔اسی طرح سے یروشلم کو، اسرائیل کے گناہوں کے سبب، خدا کے قہر کی ابدی آگ کے سلسلے میں ہوشیار کیا گیا تھا: "اس کے بعد دروازوں پر میں آگ لگاؤں گا، اور یہ یروشلم کے تمام محل تباہ و برباد کر دے گی، اور یہ آگ کبھی نہیں بجھے گی" (بحوالہ Jer.17:27)۔

یروشلم چونکہ مستقبل کی اقلیم کی پیشگوئی کردہ راجدھانی ہے (بحوالہ Is.2:2-4;Ps.48:2)، اس لئے خدا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو لفظی معنوں میں ایسا ہی پڑھیں ۔یروشلم کے بڑے مکانات آگ میں جلا دئے گئے تھے (بحوالہ 2Kings25:9)، لیکن یہ آگ ابدی طور پر برقرار نہیں رہی۔

اسی طرح سے خدا نے اڈیوم Idumea (فلسطین کے قریب قدیم شہر) کی سرزمین پر لوگوں کو آگ سے سزادی جو" نہ تو رات اور نہ ہی دن تک بجھائی جا سکی؛ وہاں سے ہمیشہ دھواں نکلتا رہا؛ نسل در نسل یہ زمین بنجر پڑی رہی۔۔۔۔الو اور چمگادڑ اس پر اڑتے رہے۔۔۔ اس زمین کے محلات میں خاردار جھاڑیاں پیدا ہو گئیں" (بحوالہ Is.34:9-15)۔یہ دیکھتے ہوئے کہ جانور اور پودے اڈیوم کی بنجر زمین پر موجود تھے، ابدی آگ کو خدا کے قہر اور اس جگہ کو اس کے ذریعے مکمل تباہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، جبکہ لفظی معنوں میں اس کو ابدی آگ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

عبرانی اور یونانی محاورے جن کا ترجمہ "ہمیشہ" کے طور پر کیا گیا ہے اس کے معنی خاص

طور، ''اس دور کیلئے'' ہیں۔ کبھی کبھی اس کا حوالہ لفظی طور پر ہمیشہ کیلئے دیا گیا ہے، مثال کے طور پر اقلیم کا دور، لیکن ہمیشہ اس کے یہی معنی نہیں ہوتے ہیں۔ Ez.32:14,15 اس کی ایک مثال ہے: '' قلعے اور بلند بانگ ناورس ہمیشہ کیلئے کھنڈرات ہوں گے۔۔ جبتک کہ ہم پر روح کی نعمتیں نازل نہیں ہوتیں''۔ یہ ایک طریقہ ہے 'ابدی آگ' کی 'ابدیت' کو سمجھنے کا۔

بار بار اسرائل اور یروشلم کے گناہوں کیلئے خدا کے قہر کا حوالہ آگ سے دیا گیا ہے:

''میرا غصہ اور میرا قہر اس جگہ (یروشلم) پر نازل ہوگا۔۔۔ یہ جل جائے گی، اور یہ آگ کبھی نہیں بجھے گی'' (بحوالہ Jer. 7:20 اور دوسرے امثال میں Lam. 4:11 اور 2Kings 22:17 میں شامل ہیں)۔

آگ کا تعلق گناہ کے تعلق سے خدا کے فیصلے پر بھی ہے، خاص طور پر یسوع کی واپسی پر: ''اس لئے، انتظار کرو، اس دن کی آمد کا جو چولہے کے مانند سلگ رہا ہوگا: اور تمام گھمنڈی، ہاں، اور تمام وہ لوگ جنہوں نے غلط کام کئے ہیں، انہیں تراشا جائے گا: اور وہ دن جو آئیگا انہیں جلا کر راکھ کردے گا'' (Mal.4:1)۔ جس وقت انہیں تراشا جائے گا یا پھر کوئی انسانی ڈھانچہ، آگ کے ذریعے جلایا جائے گا، اس وقت وہ خاک میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی بھی شئے، خاص طور پر انسانی گوشت اور پوست، حقیقی معنوں میں ہمیشہ کیلئے جلا دیا جائے گا۔ 'ابدی زندگی' کی زبان کا اس لئے لفظی طور پر ابدی اذیت سے حوالہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی آگ اس وقت تک ہمیشہ برقرار نہیں رہ سکتی ہے جب تک کہ اس میں جلنے کے لئے کوئی چیز موجود نہ ہو۔ یہاں یہ نوٹ کرنے کی بات ہے کہ ''جہنم'' ہے '' آگ کی جھیل میں ڈالنے کے مانند'' (Rev.20:14)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جہنم اس طرح سے نہیں ہے جیسی '' آگ کی جھیل ہے''؛ یہ صرف مکمل تباہی کی نشاندہی کرتی ہے۔ انکشاف کی کتاب کی تشبیہ کے طور پر، ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ قبر مکمل تباہی کے لئے، کیونکہ ہزارہ کے اختتام پر مزید اموات نہیں ہوں گی۔

گیہانہ (Gehenna)

نئے صحیفے میں دو یونانی الفاظ ہیں جن میں 'جہنم' کا ترجمہ ہوا ہے۔ ''حادث'' (Hades) عبرانی لفظ 'شیول' (Sheol) کے برابر ہے جس پر ہم پہلے بحث کر چکے ہیں

'گیہانہ' کچرا پھینکنے کی جگہ کا نام ہے جو یروشلم سے باہر بالکل قریب ہے، جہاں شہر سے نکالا جانے والا کچرا نذرِ آتش کیا جاتا تھا۔ اس قسم کے کچرا پھینکنے کی جگہ آج بھی ترقی پذیر شہروں میں موجود ہے (یعنی کہ 'دھواں والا پہاڑ'، جو فلپائن میں منیلا کے باہر ہے) بحیثیت ایک نام کی صفت کے طور پر۔ یعنی کہ ایک خاص جگہ کا نام۔ اس کا کوئی ترجمہ نہیں جانا چاہئے اور اسے ''گیہانہ'' ہی چھوڑ دیا جائے بجائے اس کے کہ اس کا ترجمہ 'جہنم' سے کیا جائے۔ ''گیہانہ'' عبرانی لفظ 'جی۔ ہین۔ نہان' لفظ کے برابر ہے۔ یہ یروشلم کے نزدیک واقع ہے (بحوالہ Josh 15:8)، اور یسوع کے زمانے میں اس جگہ شہر کی گندگی جمع کی جاتی تھی۔ مجرموں کی لاشوں اس کی آگ میں جھونک دیا جاتا تھا جو وہاں ہمیشہ جلتی رہتی تھی، اس طرح سے گیہانہ مکمل تباہی اور ختم کر دیے جانے کی ایک نشانی بن گیا۔

ایک بار پھر یہ نکتہ اس طرف لے جایا جا سکتا ہے کہ جو کچھ اس آگ میں پھینکا جاتا تھا وہ وہاں ہمیشہ نہیں رہتا تھا۔ لاشیں خاک میں سڑ جاتی تھیں۔ ''ہمارا خدا (ہوگا) ایک قابل استعمال آگ ہے۔'' (بحوالہ Heb.12:29) بوقت یوم حساب اس کے قہر کی آگ گناہ گاروں کو ان کے گناہ کے ختم کر دے گی۔ بجائے اس کے کہ وہ اسی حالت میں رہیں سزا پانے کے بعد اپنے بندوں کے لئے خدا کے سابقہ حساب کتاب کے دوران، گیہانہ میں گناہ گاروں کی لاشوں کا ڈھیر لگ گیا تھا جن میں خدا کے بندے بھی شامل تھے (بحوالہ Jer. 7:32,33)۔

اپنے مالکانہ طریقہ کار سے، لارڈ یسوع پرانے صحیفہ کے ان تمام باتوں کو یکجا کر کے لفظ 'گیہانہ' کے استعمال میں لے آیا تھا۔ اس نے اکثر کہا تھا کہ اس کی واپسی کے وقت انصاف کی نشست کے سامنے جن لوگوں کو مسترد کر دیا جائے گا وہ ''گیہانہ (یعنی کہ ''جہنم'') کی آگ میں چلے جائیں گے اور ان کی پیاس بھی نہیں بجھے گی، جہاں انہیں کھانے والے کیڑے بھی مر جائیں گے'' (بحوالہ Mark 9:43,44)۔ گیہانہ صیہونیوں کے ذہنوں میں مسترد کیے جانے اور جسم کے مکمل طور پر فنا ہونے کے طور پر محفوظ ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ ابدی آگ ایک محاورہ ہے جو گناہ اور موت کے ذریعے گناہ گاروں کی ابدی تباہی کے خلاف خدا کے قہر کی

نمائندگی کرتا ہے۔

یہ حوالہ کہ ”جہاں تیرے جسم کو کھانے والے کیڑے بھی مر جائیں گے، مکمل تباہی کے اس محاورے کا ثبوت کا ایک حصہ ہے۔ یہ ناقابل قبول ہے کہ وہاں ایسے کیڑے موجود ہوں گے جو کبھی نہیں مریں گے۔ یہ حقیقت کہ گیہانہ خدا کے بندوں میں موجود گمراہ لوگوں کی سزا کی سابقہ جگہ تھی، یہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیہانہ کا لفظ یسوع برجستہ استعمال کیا کرتا تھا۔

مطالعہ ۷: سوالات

۱۔ موت کے بعد کیا ہوگا؟

اے) روح جنت میں چلی جاتی ہے۔

بی) ہم بے ہوش ہیں۔

سی) روح کو کہیں رکھ دیا جاتا ہے یوم حساب تک کے لئے۔

ڈی) گمراہ روح جہنم میں جاتی ہے اور اچھی روح جنت میں۔

۲۔ روح کیا ہے؟

اے) ہمارے وجود کا ایک لافانی حصہ۔

بی) ایک لفظ جس کے معنی ؛ جسم،فرد، مخلوق کے ہوتے ہیں۔

سی) ٹھیک اسی طرح جیسی آتما ہے۔

ڈی) ایسی کوئی شئے جو مرنے کے بعد جنت یا جہنم میں چلی جاتی ہے۔

۳۔ کیا موت ایک قسم کی بے ہوشی ہے؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۴۔ جہنم کیا ہے؟

اے) گناہ گار لوگوں کی ایک جگہ۔

بی) اس زندگی کی اذیتیں۔

سی) قبر

مطالعہ۵: خدا کی اقلیم

5.1 اقلیم کی وضاحت

ہمارے سابقہ مطالعوں میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا مقصد ہے کہ یسوع کی واپسی پر اس کے ایمان دار بندوں کو ابدی زندگی کا انعام دیا جائے۔ یہ ابدی زندگی زمین پر گزاری جائے گی؛ خدا کے وعدوں کی بار بار یقین دہانی اس کی غماز نہیں ہے کہ صرف ایماندار لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔ ''گوسپل (خوش خبری) جو خدا کی اقلیم پر مشتمل ہے'' (بحوالہ Matt.4:23) زمین پر ابدی زندگی (بحوالہ Gal. 3:8) کے تعلق سے خدا کے وعدوں کی شکل میں ابراہیم کو اس کی اطلاع دی تھی۔ یسوع کی واپسی پر جب ''خدا کی اقلیم'' قائم ہوگی تو ان وعدوں کو پورا کیا جائے گا۔ اس وقت خدا خود بخود اپنی تمام تخلیقات کا بادشاہ ہوگا، جب کہ اس وقت اس نے انسان کو دنیا اور اس کی اپنی زندگی پر اپنی مرضی سے حکمرانی کرنے کی مکمل چھوٹ دے رکھی ہے۔ اس طرح سے فی الحال یہ دنیا ''آدمیوں کی اقلیم'' پر مشتمل ہے (بحوالہ Dan. 4:17)۔

یسوع کی واپسی پر ''اس دنیا کی اقلیم (ہوگی) ہمارے لارڈ اور اس کے یسوع کی اقلیم میں تبدیل ہو جائے گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ حکمرانی کرے گا'' (بحوالہ Rev. 11:15)۔ اس کے بعد خدا کی مرضی اور اس کے احکامات کا اس پر مکمل اور واضح طور پر اطلاق ہوگا۔ اس کے بعد یسوع ہم سے دعا کرنے کیلئے کہے گا ''تیری اقلیم آگئی ہے (وہ یہ کہ) اس کو زمین پر قائم کیا جائے گا جیسا کہ یہ ہے (اس وقت) جنت میں (بحوالہ Matt.6:10)۔ اس وجہ سے ''خدا کی اقلیم'' ایک محاورہ ہوگئی ہے جو ''جنت کی اقلیم'' کی متبادل ہے (بحوالہ Matt.13:11 cp. Mark 4:11)۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ہم نے کبھی بھی ''جنت میں اقلیم'' کے بارے میں نہیں پڑھا، یہ جنت کی اقلیم ہے جو یسوع کی آمد کے وقت اس کے ذریعے زمین پر قائم کی جائے گی۔ جس طرح سے جنت میں فرشتوں کے ذریعے خدا کے احکامات کی مکمل طور پر حکم آوری ہو رہی ہے (بحوالہ Ps.103:19-21)، ٹھیک اسی طرح سے مستقبل کی خدا کی اقلیم میں ہوگا، جب زمین پر صرف ایمان دار لوگ بسائے جائیں گے، جو

اس وقت ''فرشتوں کے مانند ہوں گے(بحوالہ Luke 20:36)۔

یسوع کی واپسی پر خدا کی اقلیم میں داخل ہونے کے بعد اس زندگی میں ہمارے تمام عیسائیت کے کاموں کا نتیجہ کا اختتام ہوگا(بحوالہ Matt. 25:34, Acts14:22) اس طرح سے، یہ بہت اہم ہوجاتا ہے کہ ہم اس کو صحیح ڈھنگ سے سمجھیں۔'یسوع' کی فلپ کے ذریعے تعلیم کی وضاحت اس طرح سے کی گئی ہے کہ اس تعلیم میں خدا کی اقلیم اور یسوع مسیح کے نام کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے'(بحوالہ Acts 8:5,12)۔اقتباسات پر اقتباسات میں ہمیں یہ یاددہانی کرائی گئی ہے کہ کس طرح سے ''خدا کی اقلیم' پال کی تعلیم کی اہم ترین موضوع تھی (بحوالہ Acts 19:8; 20:25; 28:23,31)۔اس طرح سے یہ سب سے بڑی اہمیت ہے کہ ہم خدا کی اقلیم کے عقیدے کو مکمل طور پر سمجھ لیں، یہ دیکھتے ہوئے اس میں گوسپل کے پیغام کا ایک اہم حصہ شامل ہے۔'' ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مکمل عقیدے کے ساتھ خدا کی اقلیم میں داخل ہوں'' (بحوالہ Acts 4:22) جو اس زندگی کے غار کے سرے پر ایک روشنی ہے، اور جو اس سے منسلک سچی عیسائیت کی زندگی میں قربانیوں کا پھل ہوگا۔

بابل کا بادشاہ بنّاز ر(Nebuchadnezzar) دنیا کے مستقبل کے بارے میں جاننا چاہتا تھا(دیکھئے Dan. 2)۔اسے ایک بڑے مجسمہ کا تصور پیش کیا گیا جو مختلف دھاتوں پر مشتمل تھا۔بابل کے بادشاہ کے بارے میں ڈینئل نے سونا کا سر بتایا ہے۔(بحوالہ Dan.2:38) ۔اس کے بعد اسرائیل کے اطراف کے بعد دیگرئی بڑے شہنشاہ آئے۔جنہوں نے اس مجسمہ کو اس طرح سے بیان کیا کہ ''اس کے پیروں کے انگوٹھے لوہے کے ہیں اور باقی حصہ مٹی کا ہے، اس طرح سے اقلیم کو نصف طور پر مضبوط اور نصف طور پر ٹوٹا ہوا ہونا چاہئے تھا۔''
(بحوالہ Dan. 2:42)۔

دنیا میں طاقت کا موجودہ توازن مختلف قوموں کے درمیان تقسیم ہو چکا ہے، جن میں کچھ مضبوط اور کچھ کمزور ہیں۔اس کے بعد ڈینئل نے یہ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا پتھر اس مجسمہ کے پیر سے ٹکرایا اور اس کو تباہ کردیا اور خود ایک بڑے پہاڑ میں تبدیل ہوگیا جو پوری زمین پر چھا گیا

(بحوالہ Dan. 2:34, 35)۔ یسوع کو پتھر سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (بحوالہ Matt.21:42; Acts 4:11;Eph.2:20;1Peter 2:4-8)۔ وہ پہاڑ جسے وہ پوری زمین پر بنائے گا ہمیشہ قائم رہنے والی خدا کی اقلیم کی نمائندگی کرتا ہے، جو اسکی دوسری بار آمد پر قائم کی جائے گی۔ یہ پیشگوئی خود اپنے آپ میں یہ ثبوت ہے کہ اقلیم جنت میں نہیں بلکہ زمین پر ہوگی۔

لیعنی یہ کہ دوسرے اقتباسات کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ یسوع کی آمد پر اقلیم حقیقی معنوں میں مکمل طور پر تشکیل دی جائے گی۔ پال تذکرہ کرتا ہے یسوع کے بارے میں جو "اپنے نمودار ہونے اور اپنی اقلیم" میں زندہ اور مردوں کا انصاف کرے گا" (بحوالہ 2 Tim. 4:1)۔ Micah 4:1 میں خدا کی اقلیم کے خیال کو پیش کرتا ہے جو ایک عظیم پہاڑ کے مانند ہے، "آخری دنوں میں یہ نمودار ہوگا، یعنی کہ لارڈ کا پہاڑ کا مکان تیار کیا جائے گا"، اس کے بعد یہ تصور سامنے آتا ہے کہ زمین پر یہ اقلیم کس طرح کی ہوگی (بحوالہ Mic 4:1-4)۔ اس کے بعد خدا یروشلم میں داؤد کا تخت یسوع کے حوالے کردے گا: وہ حکمرانی کرے گا ...... ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، اور اس کی اقلیم کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا" (بحوالہ Luke 1:32,33)۔ یہ حقائق اس وقت اہم نکات بن جاتے ہیں جس کے مطابق یسوع داؤد کے تخت پر حکمرانی کرے گا، اور اس کی اقلیم کا آغاز ہوگا۔ ایسا یسوع کی واپسی پر ہوگا۔ "اس کی اقلیم کا کوئی اختتام نہیں ہوگا" جس کا ربط Dan. 2:44 سے ہے: "جنت کا خدا (کرے گا) ایک اقلیم قائم کرے گا جو کبھی بھی تباہ نہیں ہوگی، (یہ) دوسرے لوگوں کے لئے بھی نہیں چھوڑی جائے گی"۔ Rev.11:15 میں بھی اس قسم کی زبان استعمال کی گئی ہے جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ دوسری واپسی کس طرح سے وقوع پذیر ہوگی: "اس دنیا کی اقلمیں ہمارے لارڈ اور اس کے یسوع کی اقلیم بن جائے گی، اور وہ وہاں ہمیشہ اور ہمیشہ حکومت کرے گا"۔ ایک بار پھر، اس مقصد کے لئے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے جب یسوع کی اقلیم اور اس کی حکمرانی کا آغاز زمین پر ہوگا، یہ اس کی واپسی پر ہوگا۔

5.2 اقلیم ابھی تشکیل نہیں دی گئی ہے

بڑے پیمانے پر یہ خیال قائم ہے کہ خدا کی اقلیم کا اس وقت مکمل طور پر وجود ہے، جو موجودہ معتقدین پر مشتمل ہے۔ یہ معتقدین 'چرچ' ہیں۔ اس نظریے کے مطابق کہ سچے معتقدین محفوظ کیے جا چکے ہیں اور انہیں اقلیم میں اہم مقام دیئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اقلیم میں مکمل طور پر موجود نہیں ہوں گے یہ بھی دیکھئے کہ اس کو تشکیل دینے کے لئے یسوع کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

خون خدا کی اقلیم کی وراثت نہیں کر سکتے ہو' (بحوالہ 1 Cor 15:50)۔ ہم سب اقلیم کے وارث ہیں جس کا اس نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جنہیں وہ محبت کرتا ہے" (بحوالہ James.2:5)، یہ دیکھتے ہوئے کہ عیسائیت ہمیں ابراہیم سے کئے گئے وعدوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ ان وعدوں میں اقلیم کی بنیادی کوپل موجود ہے (بحوالہ Matt. 4:23; Gal. 3:8,27-29)۔ اس طرح سے یہ عام بات ہوگی کہ وعدوں کے مطابق یسوع کی واپسی پر اقلیم کی وراثت دی جائے گی، اس وقت ابراہیم سے کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں گے (بحوالہ Matt.25:34; 1 Cor. 6:9,10; 15:50; Gal.5:21;Eph.5:5)۔ مستقبل کی وراثت کی زبان کا یہ استعمال یہ ظاہر کرتا ہے کہ اقلیم اس وقت معتقدین کے پاس نہیں ہے۔

یسوع نے اسکی تصحیح کے لئے یہ جواز پیش کیا ہے کہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ "خدا کی اقلیم فوراً ظاہر ہو جائے گی۔ ان کے لئے اس نے کہا ہے کہ، ایک خاص سچا آدمی دور دراز ملک گیا تھا۔ اقلیم کے اختیارات لینے کے لئے اور وہ واپس آیا۔" اس دوران چند اہم ذمہ داریوں کے ساتھ وہ اپنے نوکروں کو چھوڑ گیا۔" "جس وقت وہ واپس آیا تھا۔ اقلیم کے اختیارات اپنے ساتھ لے کر، اس وقت اس نے اپنے ان نوکروں کو بلا کر حکم دیا تھا، اور ان کا فیصلہ کیا تھا (بحوالہ Luke19:11-27)۔

وہ شریف النفس جو یسوع کی نمائندگی کرتے ہوئے جاتا ہے جنت کے "دور دراز ملک" میں تا کہ اقلیم کو قبول کرے، جس کے ساتھ یوم حساب پر وہ واپس آتا ہے، یعنی کہ یسوع کی واپسی پر۔ اس لئے یہاں یہ ناممکن ہے کہ "نوکروں کے پاس اس وقت اقلیم موجود، جو ان کے لارڈ کی عدم موجودگی کا دور ہے۔

مندرجہ ذیل باتیں اس کا مزید ثبوت فراہم کرتی ہیں:۔

۔ "میری اقلیم اس دنیا کی نہیں ہے (عہد کی)"، یسوع نے صاف طور پر اس کی وضاحت (بحوالہ John 18:36) کی ہے۔ اس کے باوجود اس وقت وہ یہ کہہ سکتا تھا کہ "میں ایک بادشاہ ہوں" (بحوالہ John 18:37)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی موجود 'بادشاہت' کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی اقلیم اس وقت قائم ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود پہلی صدی کے معتقدین کو منتظر کے طور پر قرار دیا گیا ہے "جو خدا کی اقلیم کے انتظار میں ہیں" (بحوالہ Mk. 15:43)۔

۔ یسوع نے اپنے معتقدین سے کہا کہ وہ پھر دوبارہ کبھی شراب نہیں پیے گا "میں اس کو اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک کہ تم میرے باپ کی اقلیم میں میرے ساتھ نہ ہوگے" (بحوالہ Matt. 26:29)۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اقلیم مستقبل میں قائم ہوگی، جسے یسوع کی تعلیم کے ذریعے لوگوں نے اس طرح سے سمجھا ہے"۔ "خدا کی اقلیم خوشیوں کا سیلاب (یعنی کہ مستقبل میں تشکیل) ہے" (بحوالہ Luke 8:1)۔ "جسے خدا کی رحمت ملی وہ (مستقبل میں) خدا کی اقلیم میں روٹی کھائے گا" یہ ان کے تبصرے تھے (بحوالہ Luke 14:15)۔

۔ Luke 22:29,30 اس طرح سے اس مقصد کو جاری رکھتا ہے: "میں نے تمہارے لئے ایک اقلیم مقرر کی ہے۔ جہاں میری اقلیم میں میری ٹیبل پر تم کھا اور پی سکتے ہو"

۔ یسوع نے ایسے اشارے دیئے ہیں جو اس کی دوسری واپسی کی غمازی کرتے ہیں، اور اس تبصرہ کے ساتھ اپنی بات ختم کی ہے کہ "جب تم ان چیزوں کو تمہارے قریب دیکھو گے، تو

سمجھ لو کہ یہ خدا کی اقلیم نہیں ہے" (بحوالہ Luke 21:31)۔ کیوں کہ یہ بالکل احمقانہ بات ہے کہ یسوع کی دوسری واپسی سے قبل اقلیم کا کوئی وجود ہے۔

۔ "ہمیں نہایت ہی جوش و مسرت کے ساتھ خدا کی اقلیم میں داخل ہونا ہے" (بحوالہ Acts 14:22) اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ہر پریشان حال معتقد اقلیم کے رونما ہونے کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہے (بحوالہ Matt. 6:10)۔

۔ خدا نے "تمہیں اپنی اقلیم میں بلاتا ہے" (بحوالہ 1 Thess. 2:12)؛ اس کے جواب میں، ہمیں اس وقت ایک روحانی زندگی کے ذریعے اس اقلیم میں داخل ہونے کی تمنا کرنا چاہئے (بحوالہ Matt.6:33)۔

5.3 ماضی میں خدا کی اقلیم

خدا کی اقلیم اس کے معتقدین کے لئے مستقبل کا انعام ہے۔ اس طرح سے یہ ان کا مقصد ہونا چاہیے کہ اسی زندگی جئیں جو یسوع کی زندگی کی مثال ہو۔ جو ایسی ہو جس میں مختلف وقفہ کے لئے تکلیف اور پریشانیاں زندگی میں ہوں۔ اس لئے یہ توقع کرنا چاہیے کہ وہ تمام دن جو وہ لوگ گزار رہے ہیں۔ جس میں مستقبل عجائبات کو سمجھنے ان کی ستائش کرنے کی ان کی خواہش دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان کی تمام روحانی جذبات کا یہ خلاصہ ہے اور خدا کے مکمل اعلان کا اعادہ جس سے وہ لوگ اپنے باپ کے مانند عقیدت رکھتے ہیں۔

الہامی کتابیں جس میں یہ تذکرہ تفصیل سے موجود ہے کہ اقلیم کس طرح کی ہوگی، اور جو تمہیں زندگی میں اپنے کاموں کے نتیجے میں کے طور پر یہ ملے گی۔ ہزاروں بہترین کاموں کا ایک نتیجہ۔ اس مستقبل کی اقلیم کے چند بنیادی اصولوں کو سمجھنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ ماضی میں قوم اسرائیل کی شکل میں خدا کی اقلیم موجود تھی۔ یہ اقلیم یسوع کی واپسی پر دوبارہ قائم کی جائے گی۔ قوم اسرائیل کے بارے میں بائبل نے ہمیں بہت ساری باتیں بتائی ہیں، تاکہ ہم یہ سمجھ سکیں، وسیع نظریے کے ساتھ، کہ کس طرح سے مستقبل میں خدا کی اقلیم تیار کی جائے گی۔

خدا کو آزادانہ طور پر اسرائیل کا ''شہنشاہ'' قرار دیا گیا ہے۔ (بحوالہ Isa.44:6 (cp. Isa. 41:27; 43:15; Ps. 48:2; 89:18; 149:2: جہاں یہ بھی بتایا گیا ہے اسرائیل کے لوگ اس کی اقلیم تھے۔ انہوں نے سینائی کے پہاڑ پر خدا کے ساتھ ایک عہد کے ساتھ اس کی اقلیم میں داخل ہونا شروع کیا تھا۔ یہ کام بحر احمر میں مصر سے ان کے بچنے کے فوراً بعد شروع ہوا تھا۔ اس کے عہد کو برقرار رکھنے کی ان کے عہد کے جواب میں وہ لوگ ''ایک اقلیم (خدا کی) ...... اور ایک مقدس قوم میں داخل ہوں گے۔'' (بحوالہ Ex.19:5,6)۔ اس طرح سے ''جب اسرائیل مصر سے باہر چلے گئے ...... اسرائیل (تھا) اس کی حکمرانی کی جگہ'' یا اقلیم (بحوالہ Ps.114:1,2)۔ اس معاہدے میں داخل

ہونے کے بعد، اسرائیل سینائی کے ویرانوں میں سفر کرتے رہے اور پھر وعدہ کی زمین کینان میں سکونت اختیار کر لی۔ چونکہ خدا ان کا بادشاہ تھا، اس لئے ان پر بادشاہ کے بجائے ''ججوں'' (یعنی کہ جیڈیون اور سیمسن) کے ذریعے حکمرانی تھی۔ یہ جج بادشاہ نہیں تھے، بلکہ یہ مکمل زمین پر حکمرانی کے بجائے ملک کے مختلف حصوں پر نگراں منتظم کے طور پر رہنمائی کرتے تھے۔ انہیں اکثر کچھ خاص مقاصد کے لئے خدا کی جانب سے پیغام دیئے جاتے تھے۔ تاکہ وہ اسرائیل کی رہنمائی کر سکیں اپنے تحفظ اور ان کے دشمنوں سے مقابلے میں۔ ایک بار جب اسرائیلوں نے جج جیڈیون (Gideon) سے کہا کہ وہ ان کا بادشاہ بن جائے تو، اس نے جواب دیا کہ ''میں تم پر حکمرانی نہیں کروں گا۔ لارڈ تم پر حکمرانی کرے گا'' (بحوالہ Jud. 8:23)۔

آخری جج سیموئل تھا۔ اس کے زمانے میں اسرائیلیوں نے ان کے اطراف کی قوموں کی طرح ایک انسانی بادشاہ کی ضرورت ظاہر کی (بحوالہ 1 Sam. 8:5,6)۔ پوری تاریخ گواہ ہے کہ خدا کے سچے لوگوں کو خدا کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات پیدا کرنے کے خلاف ہمیشہ ہی اکسایا گیا ہے، اور ان کے اطراف پھیلی ہوئی دنیا کی لالچ میں اس عقیدے کو قربان کرنے کے لئے بھی۔ ایسے گمراہ کن خیالات آج کے ہمارے دور میں بہت زیادہ موجود ہیں۔ خدا نے سیموئل سے کہا: ''انہوں نے مجھے مسترد کر دیا ہے، اس لئے میں ان پر حکمرانی نہیں کروں گا'' (بحوالہ 1 Sam. 8:7)۔ اس کے باوجود خدا نے، انہیں بادشاہ عطا کر دیئے، ان میں پہلا گمراہ بادشاہ سول (Saul) تھا۔ اس کے بعد سچا داؤد آیا، اور تمام بادشاہ اس کے سامنے زیر ہو گئے۔ بہت زیادہ روحانی ذہنیت کے بادشاہوں نے بدستور کیا تھا کہ اسرائیل اس وقت بھی خدا کی اقلیم ہے، جبکہ ان لوگوں نے اس کی (خدا کی) بادشاہت ٹھکرا دی تھی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے تسلیم کیا کہ وہ بجائے اپنے طور پر خدا کے حکم سے اسرائیل پر حکمرانی کر رہے تھے۔

اس اصول کو سمجھنے کے بعد ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم، داؤد کے بیٹے، سلیمان کی حیثیت کو سمجھ سکیں، جو تخت (خدا کے) پر حکمرانی کر رہا تھا، لارڈ تیسرے خدا کے ذریعے بادشاہ بن کر'' (بحوالہ 2 Chron.9:8; 1 Chron. 28:5; 29:23)۔ سلیمان کے دور اقتدار میں ترقی اور خوشحالی (یا ''اپنی نوعیت''، خوشحالی) خدا کی مستقبل کی اقلیم کی طرف

اشارہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا تھا کہ ٹھیک اسی طرح خدا کی طرف سے اسرائیل کے بادشاہ کے طور پر خدا کے تخت پر یسوع بھی حکمرانی کرے گا (بحوالہ Matt. 27:37,42; John 1:49; 12:13)
۔

خدا کا فیصلہ

سلیمان کے خدا کے نمائندے کے نتیجے میں، اسرائیل کی اقلیم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی، سلیمان کا بیٹا ریہوبوم (Rehoboam) جوڈا، بنجامن کے قبائلیوں اور مناسّح (Manasseh) کے نصف قبائلیوں پر حکومت کرتا تھا، جبکہ جیروبوم دوسرے دس قبائلی طبقوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ یہ دس قبائلی طبقہ کی اقلیم اسرائیل یا افریم (Ephraim) کہلاتی تھی، جبکہ دو قبائلی طبقے کی حکومت کو جوڈاح (Judah) کہا جاتا تھا۔ ان تمام قبائلی طبقوں کے لوگ، ان میں زیادہ تر لوگ سلیمان کی اس غلط مثال کو جاری رکھے ہوئے تھے۔ یعنی کہ وہ خدا کے سچے ماننے والے ہونے کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ اسی دوران اطراف کی قوموں کے بتوں کی عبادت بھی کرتے تھے۔ خدا نے بار بار اپنے پیغمبروں کے ذریعے ان سے کہا کہ وہ باز آجائیں، لیکن اس کی نہیں سنی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں سزا دی گئی اور انہیں اسرائیل کی اقلیم سے بھگا کر ان کے دشمنوں کی زمین پر پہنچا دیا گیا۔ یہ کام شامیوں اور بابل کے لوگوں نے کیا جنہوں نے اسرائیل پر فوج کشی کی اور انہیں غلام بنالیا۔ ''برسہا برس تو (خدا) ان کی حرکتوں کو برداشت کرتا رہا، اور اپنے پیمروں میں اپنی روح (باتوں) کے ذریعے ان کی آزمائش کرتا رہا۔ پھر بھی انہوں نے کوئی بات نہیں، اس لئے ان (اطراف لوگوں کی زمین پر پہنچا دیا گیا''
(بحوالہ Neh. 9:30)۔

اسرائیل کی ۱۰ رقبائلی طبقوں پر مشتمل اقلیم کے پاس کوئی بھی اچھا بادشاہ نہیں تھا۔ جیروبوم، احاب، جیہوحاز وغیرہ کا Kings کی کتاب میں بت پرستوں کے طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کا آخری بادشاہ ہوشیا تھا، اس کے دورِ اقتدار میں اسرائیل کو شامیوں کے ذریعے شکست ہوئی، اور دس قبائلی طبقوں کو گرفتار کرلیا گیا (بحوالہ 2 Kings 17)۔ اس کے بعد سے وہ کبھی واپس نہیں لوٹے۔

جوڈاح کے دو قبائلیوں پر مشتمل اقلیم میں چند اچھے بادشاہ تھے (یعنی کہ ہیزاکیا اور

جوسیاہ) جبکہ ان کی اکثریت گمراہوں کی تھی۔لوگوں کے بار بار گناہوں کے سبب، خدا نے جوڈاح کی اقلیم کو پلٹ دیا اوراپنے آخری بادشاہ زیدیکیاہ (Zedekiah) کوحکمرانی سونپ دی۔یہ اس طرح ہوا کہ بابل کے باشندوں نے ان پرحملہ کردیا اور ان کو پکڑ کر بابل لے گئے (بحوالہ 25 Kings 2)۔وہ لوگ بابل میں ۷۰ برسوں تک رہے،اس کے بعد چندلوگ عذرا (Ezra) اورنیمیا (Nehemiah) کی لیڈرشپ میں اسرائیل واپس آ گئے۔انہیں پھرکبھی ان کا اپنا بادشاہ نہیں ملا، ان پر ہمیشہ بابل والوں،یونانیوں اوررومنوں کی حکومت رہی۔ رومن حکمران کے دور میں یسوع کی پیدائش ہوئی۔یسوع کواسرائیل کی طرف سے مسترد کیے جانے کے نتیجے میں رومن نے یسوع کی وفات کے ۷۰ برس بعد ان پرحملہ کردیا اور دنیا بھر میں انہیں رگیدتے رہے۔صرف گذشتہ ۱۰۰برسوں میں ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے واپس آنا شروع کیا ہے،اس طرح سے یہ یسوع کی آمدکی نشاندہی کررہا ہے(دیکھئے Appendix 3)۔

Ezekiel 21:25-27 نے خدا کی اس اقلیم کے خاتمے کے بارے میں پیشگوئی کی تھی جوقوم اسرائیل کی شکل میں سامنے آئی: "تو، لادین، اسرائیل کے گمراہ شہزادے (یعنی کہ زیدیکیاہ)۔جس کے دن پورے ہو چکے ہیں...... یہ حکم خدا نے صادر کردیا ہے کہ حکمرانی ختم کرو، اوراپنا تاج اتاردو(یعنی کہ زیدیکیاہ کو بادشاہت سے ہٹ جانا چاہئے): یہ حکمرانی برقرار نہیں رہے گی...... میں پلٹ دوں گا، پلٹ دوں گا، پلٹ دوں گا اسے، اور یہ برقرار نہیں رہے گی، اس وقت تک کے لئے جب تک وہ نہیں آتا جس کا یہ حق ہے، اور میں اسے اس کے سپرد کردوں گا۔" پیغمبروں کے اقتباسات کے اقتباسات میں خدا کی اقلیم کے خاتمے کے تبصرے کیے گئے ہیں (بحوالہ Hos.10:3; Lam. 5:16; Jer. 14:21; Dan. 8:12-14)۔

Ez. 21:25-27 کے تین مرتبہ پلٹ دوں کے لفظ کا استعمال بابل کے بادشاہ بنانزر (Nebuchad nezzar) کے تین بارحملوں سے حوالہ دیا گیا ہے۔بغور مطالعہ کرنے والا ان آیات (verses) میں خدا کی اقلیم اوراس کے بادشاہوں کے ساتھ ایک جیسے سلوک کی ایک اورمثال دیکھتا ہے، زیدیکیاہ کا تختہ پلٹا جانا خدا کی اقلیم کا معاملہ تھا (دیکھئے سیکشن 5:2)۔ اس طرح سے خدا کی اقلیم جو اسرائیل کی قوم سے تشکیل دی گئی تھی ختم ہوگئی تھی

''میں ......اسرائیل کے تخت وتاج کی حکمرانی ختم کردوں گا'' (بحوالہ Hos.1:4)۔ ''یہ مزید برقرار نہیں رہے گی، اس وقت تک ......'' اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اقلیم دوبارہ بحال کی جائے گی اس وقت جب ''وہ آئے گا جو اس کا سچا حقدار ہے، اور (خدا) اسے یہ حوالے کردے گا''خدا'' دے دے گا (یسوع) کو اس کے باپ داؤد کا تخت وتاج ......اور اس کی اقلیم کا اس کے بعد کوئی خاتمہ نہیں ہوگا'' (بحوالہ Luke1:32,33)۔ یہ کام یسوع کی واپسی پر ہوگا۔ یہ کام اس طرح سے اس وقت ہوگا، جب اقلیم کی بحالی کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔

اسرائیل کی بحالی

پرانے صحیفہ کی پیشگوئیوں میں ایسے زبردست موضوعات موجود ہیں جس میں مسیح کی واپسی پر خدا کی اقلیم کی بحالی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یسوع کے معتقدین اس سے بہت متاثر ہیں: ''جب وہ لوگ ایک ساتھ آئے تھے، انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا، یہ کہتے ہوئے، لارڈ کیا تو ایک بار پھر اسرائیل کی اقلیم کو بحال کردے گا؟'' یعنی کہ Ezekiel 21:27 کی باتیں اب پوری ہوجائیں گی؟ یسوع نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا تھا کہ اس کی دوبارہ واپسی کے بارے میں ان لوگوں علم کبھی نہیں ہوگا، اس کے باوجود فرشتوں نے اس کے بعد فوراً انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ یقینی طور پر کسی وقت آئے گا (بحوالہ Acts 1:6-11)۔

خدا / اسرائیل کی اقلیم کی بحالی دوسری بار آمد پر ہوگی۔ اس طرح سے پیٹر نے تعلیم دی کہ خدا نے بھیجا تھا ''یسوع مسیح کو ...... جسے جنت ضرور قبول کرے گی (یعنی کہ وہ ضرور وہاں رہے گا) جب تک تمام چیزوں کی دوبارہ بحالی نہیں ہوجاتیں، جس کے بارے میں خدا نے اپنے تمام مقدس پیغمبروں سے کہلوایا ہے'' (بحوالہ Acts 3:20,21)۔ دوبارہ آمد خدا کی اقلیم کو دوبارہ بحال کردے گی جو اسرائیل کی بڑی اقلیم کی بحالی ہوگی۔

خدا کی اقلیم کی بحالی حقیقی معنوں میں ''تمام (خدا کے) مقدس پیغمبروں کا مقصد ہے'':۔

۔''اس کی رحمت سے تخت دوبارہ قائم ہوگا: اور وہ (یسوع) اس پر بیٹھے گا داؤد کے مظلہ پر (دوسری واپسی پر۔ بحوالہ Luke 1:32,33)، انصاف کرتے ہوئے ......اور سچائی کو پیش کرتے ہوئے (بحوالہ Isa.16:5)۔

۔''اس روز کیا میں داؤد کے مظلہ کو بحال کروں گا (یعنی کہ داؤد کے Luke 1:32,33) کے ''تخت'' کو) جو گر چکا ہے، اور اس کی خلیج کو بھر دوں گا، اور میں اس کے کھنڈرات کو دوبارہ اصلی صورت میں لاؤں گا اور میں اسے پرانے ولوں کی طرح قائم کروں گا'' (بحوالہ Amos 9:11)۔ آخر جملہ بحالی کی زبان کو واضح کرتا ہے۔

۔''ان کے (اسرائیلیوں) کے بچے بھی دوبارہ نمودار ہوں گے، اور ان کا اجتماع میرے سامنے منعقد کیا جائے گا'' (بحوالہ Jer. 30:20)۔

۔''وہ لارڈ یروشلم کا دوبارہ انتخاب کرے گا'' (بحوالہ Zech. 2:12)، اور اسے اپنی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اقلیم کی راجدھانی بنائے گا (بحوالہ cp. Ps. 48:2; Isa. 2:2-4)۔

۔''میں جوڈا ل کی امیری کو ختم کروں گ اور اسرائیل کی امیری کو تا کہ وہ واپس آئیں، اورانہیں بساؤں گا، سب سے پہلے ...... ایک بار پھر وہاں اس مقام پر شائے سنائی دے گی ...... خوشیوں کی آوازیں ...... اس کے لئے قبضہ کی گئی زمین کی واپسی کا سبب بنوں گا، سب سے پہلے ...... ایک بار پھر اس زمین پر (یروشلم) ...... جہاں چرواہوں کو بسایا جائے گا ...... جہاں ان کا جھنڈ (یقینی طور پر) دوبارہ گزرے گا'' (بحوالہ Jer.33:7-13)۔

اس اقلیم کو قائم کرنے کے لئے یسوع کی واپسی حقیقت ہے ''جو اسرائیل کی اُمید ہے'' اس کے لئے ہمیں عیسائیت سے ضرور منسلک ہوجانا چاہئے۔

5.4 مستقبل میں خدا کی اقلیم

اس مطالعہ کے سیکشن 1 اور 3 یہ اقلیم کس طرح کی ہوگی اس کے بارے میں کافی معلومات موجود ہیں۔ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ابراہیم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اس کے بیج کے ذریعے دنیا کے تمام حصوں کے لوگ فیضیاب ہوں؛ Rom.4:13 میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس کا مطبل یہ ہے کہ پوری زمین ان لوگوں سے بسادی جائے گی جو ابراہیم کے بیج یعنی کہ یسوع سے ہیں۔ Dan. 2 کی شفاف پیشگوئی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح سے یسوع ایک چھوٹے پتھر کے مانند واپس آئے گا اور اس کے بعد اقلیم آہستہ آہستہ دنیا بھر میں پھیل جائے گی (بحوالہ cp. Ps. 72:8)۔اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی اقلیم صرف یروشلم یا اسرائیل کی زمین تک محدود نہیں رہے گی، جیسا کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے، بلکہ یہ جگہیں اس اقلیم کا قلب ہوں گی۔

جن لوگوں نے اس زندگی میں یسوع کی تقلید کی ہے وہ "بادشاہ اور راہب" ہوں گے۔ اور ہم زمین پر حکمرانی کریں گے۔" (بحوالہ Rev. 5:10)۔ ہم حکمرانی کریں گے مختلف جگہوں اور تعداد کے بستیوں پر، ایک کی حکمرانی ۱۰ شہروں پر ہوگی، اور دوسرے کی ۵ پر حکمرانی ہوگی (بحوالہ Luke 19:17)۔ یسوع زمین پر اپنی حکمرانی میں ہمیں ساجھے دار بنائے گا (بحوالہ Rev. 2:27; 2 Tim. 2:12)۔"ایک بادشاہ (یسوع) پختہ رجحان کے ساتھ حکمرانی کرے گا، اور شہزادے (معتقدین) انصاف پسندی کے ساتھ حکمرانی کریں گے" (بحوالہ Isa. 32:1; Ps. 45:16)۔

یسوع کی داؤد کے دوبارہ قائم کردہ تخت (بحوالہ Luke 1:32,33)، پر ہمیشہ کے لئے حکمرانی ہوگی، یعنی کہ اسے داؤد کا مقام اور اس کی حکمرانی کی پوزیشن حاصل ہوگی، جو یروشلم میں تھی۔ چونکہ یسوع یروشلم سے حکمرانی کرے گا، اس لئے یہ مستقبل کی اقلیم کی راجدھانی ہوگا۔اس طرح سے اس علاقے میں ایک عبادت گاہ قائم ہوگی (بحوالہ Eze. 40-48)۔

اس طرح سے دنیا بھر میں مختلف مقامات پر لوگ خدا کی حمد وثناء کریں گے (بحوالہ .Mal
1:11)، یہ عبادت گاہ دنیا کی عبادت گاہوں کا مرکز ہوگی۔ قومیں ''ہر سہا برس تک کنگ،
میزبانوں کے لارڈ کی عبادت کے لئے جائیں گے، اور اس مظلہ کے جشن کو برقرار رکھیں گے''
جو یروشلم میں عبادت گاہ کے اطراف ہوگا (بحوالہ Zech. 14:16)۔

یروشلم کے اس سالانہ جشن کی پیشگوئی Isa. 2:2,3 میں بھی کی گئی ہے: ''آخری
ایام میں وہ پہاڑ (اقلیم۔ Dan. 2:35,44) جو لارڈ کا گھر (عبادت گاہ) ہوگا پہاڑوں کی
بلندی پر قائم کیا جائے گا (یعنی کہ خدا کی اقلیم اور عبادت گاہ انسانوں کی اقلیم کے اوپر قائم کی
جائے گی) ...... اور تمام قوموں کا سیلاب اس طرف الڈ پڑے گا ..... اور بہت سارے لوگ
وہاں جائیں گے اور کہیں گے، آؤ تم لوگ، اور ہم لارڈ کے پہاڑ پر جائیں، یعقوب کے خدا کے
گھر کی طرف، اور ہمیں اپنے طریقے سکھائے گا ..... جو صیہونیت سے الگ ہوگا اور اس
قانون پر ہم چلیں گے، اور یروشلم سے لارڈ کی طرف سے جاری کردہ باتوں پر ہم عمل
کریں گے، یہ اقلیم کے ابتدائی دنوں کی ایک تصویر ثابت ہوتی ہے، جب لوگ یسوع کی حکمرانی
کی معلومات دوسرے لوگوں تک پہنچائیں گے اور وہ لوگ 'پہاڑ' پر جائیں گے جو خدا کی اقلیم
ہے، جو آہستہ آہستہ دنیا بھر میں پھیل جائے گی۔ یہاں ہمیں عبادت کے سچے جوش کی تصویر نظر
آتی ہے۔

ہمارے دنوں میں یہ سب سے بڑی انسانی غلطی ہے کہ زیادہ تر لوگ سیاسی، سماجی،
ثقافتی، جذباتی وجوہات کی بنیاد پر خدا کی 'عبادت' کرتے ہیں بجائے اس کہ اسے ان کے باپ
تخلیق کار کے طور پر سچے ڈھنگ سے سمجھ کر عبادت کریں۔ اقلیم میں خدا کے طریقے سمجھنے کے
لئے دنیا بھر میں جوش وخروش پایا جائے گا، لوگ اس خواہش سے اس قدر مرعوب ہوجائیں گے
کہ وہ لوگ دنیا کے کونے کونے سے یروشلم کی طرف سفر کریں گے تاکہ خدا کے بارے میں
زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرسکیں۔

انسانوں کے قانونی نظام اور انصاف کی انتظامیہ کے پیدا کردہ اختلاف اور بے یقینی کی
صورتِ حال کے باوجود، وہاں صرف ایک عالمی قانونی کوڈ ہوگا۔ ''جو قانون اور خدا کی بات

ہوگی''، جس کا اعلان یسوع یروشلم سے کرے گا۔ ''تمام قومیں دوڑ پڑیں گی'' ان تعلیمات کے سیشن کے لئے ایسا اس لئے ہوگا کہ ان میں یہ مشترکہ خواہش ہوگی کہ وہ خدا کی سچی معلومات حاصل کریں اور قوموں کے درمیان قدرتی تصورات کے سبق حاصل کریں، جیسا کہ یہ ہر فرد کے درمیان ہوتا ہے، جنہوں نے خود کو اپنی اس زندگی میں اس قسم کی معلومات حاصل کرنے کیلئے وقف کردیا ہے۔

یروشلم کی طرف دوڑ جانے والی تمام قوموں کی یہ وضاحت ٹھیک اس طرح سے جس طرح کی تصویر Isa. 60:5 میں پیش کی گئی ہے، جہاں یہودی ''ایک ساتھ آئیں گے ''جنٹائل (غیر یہودی) کے ساتھ یروشلم میں خدا کی عبادت کرنے کیلئے۔ اس کا مکمل طور پر Zech. 8:20-23 کی اقلیم کی پیشگوئی سے ربط ہوتا ہے:

۔ ''وہاں لوگ آئیں گے، مختلف شہروں کے باشندے، اور ایک شہر کے باشندے دوسرے شہر میں جائیں گے، یہ کہتے ہوئے ہمیں سفر جاری رکھنا ہے۔

(بحوالہ Zech. 14:16 - cp. A.V. mg. 'سال بہ سال')

لارڈ کے سامنے عبادت کیلئے اور لارڈ کے میزبانوں کی نوازشیں حاصل کرنے کیلئے میں بھی جاؤں گا۔ ہاں، ڈھیر سارے لوگ اور مضبوط قومیں یروشلم میں لارڈ کے میزبانوں کی نوازشیں حاصل کرنے کیلئے آئیں گی ......لوگ قوموں کی تمام زبانوں کو بھلا دیں گے، یہاں تک کہ وہ ان کے دامن کو پکڑ لیں گے جو ایک یہودی ہوگا، یہ کہتے ہوئے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے، کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔''

یہ صہیونیوں کی ایسی تصویر پیش کرتا ہے جنہیں قوموں کا مثبت پہلو بنا دیا گیا ہے منفی نہیں، یہ صرف ان کی عقیدت اور فرماں برداری کے سبب ہے (بحوالہ Deut. 28:13) نجات کیلئے یہودی نہیں پر خدا کے منصوبے کی ہر کوئی ستائش کرے گا۔ عدم معلومات کی عیسائیت میں اس سلسلے میں لاعلمی اچانک ختم ہوجائے گی۔ اس کے بعد لوگ جوش و خروش کے ساتھ ان باتوں پر بحث کریں گے، تاکہ وہ یہودیوں سے کہہ سکیں، ''ہم نے سنا ہے کہ خدا

میں ہماری موجودگی حقیقی بنیاد پر تقریباً حادثاتی طور پر ہوگی۔ جو خدا کی شان وشوکت کو دوبالا کردے گی۔ اس زمانے میں ہمارے ذریعے عیسائیت قبول کئے جانے کے بعد زیادہ تر لوگ ہمارے ساتھ ہوں گے، اس سلسلے میں ہمارے خیالات کو اور تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ مصنف کے نزدیک، حتا کے ساتھ قطعی مکمل طور پر اور زندہ ضمیر کے صرف ۱۰ سال گزرنے کے بعد اس زندگی کے تمام تکالیف کا پھل ملے گا۔ اس طرح سے یہ شان وشوکت کے حالات کی ہمیشہ برقراری کے تصور سے ذہن کھل جاتے ہیں، ہمیں انسانی خیالات کے حدود سے پرے لے جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ خود کو خدا کی اقلیم میں ظاہری طور پر موجودگی کے بارے میں تصور کیا جانا ہمارا دنیاوی مفاد پرستی اور فوائد کو ترک کرنا ہمارا اہم مقصد ہونا چاہئے۔ اپنے مستقبل کے بارے میں سخت سوچ وفکر کے بجائے، یسوع نے مشورہ دیا ہے کہ "پہلے تم خدا کی اقلیم اور اس سچائی کی تمنا کرو اور یہ تمام چیزیں تم کو مل جائیں گی" (بحوالہ Matt. 6:30-34)۔ ہر وہ شئے جس کا ہم اس وقت تصور کررہے ہیں اور اس کے لئے تڑپ رہے ہیں خدا کو اقلیم میں وہ خواہشات پوری ہو جائیں گی۔

ہمیں ضرورت ہے کہ خواہش کریں "(خدا کی) سچائی کی"۔ یعنی کہ خدا کے کردار کی عقیدت کو پیدا کریں، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خدا کی اقلیم میں اپنی موجودگی کے خواہاں ہیں، کیوں کہ جس طرح سے ہم اس وقت ہیں اس کے بجائے ہم خود کو اخلاقی طور پر مکمل بنانا چاہتے ہیں، نجی طور پر موت سے بچنا چاہتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے آسان زندگی جینا چاہتے ہیں۔

اکثر وبیشتر کوپل کی امیدیں ان طریقوں سے پیش کی گئی ہیں جن سے انسانی خودغرض سے دوڑ لیا جائے۔ اسی طرح سے اقلیم میں ہماری موجود کا ہمارا مقصد روزمرہ کے حالات پر منحصر ہونا چاہئے۔ یہاں ہم جو تجویز نہیں کررہے ہیں۔ ایک مشغل ہے نہ ہمارا پہلا مقصد کوپل کو پڑھنا ہے اور خدا کے ایک فرماں بردار بندے کے طور پر عیسائیت میں خود کو ڈھال لینا ظاہر کرنا ہے۔ اس امید کی جزا خدا پیش کررہا ہے، اور اقلیم میں داخل ہونے کی خواہش کی بے اصل

اسباب آہستہ آہستہ بیدار ہوں اور ہمارے عیسائیت قبول کرنے کے بعد وہ پختہ ہو جائیں گے۔

5.5 ہزارہ

اقلیم میں زندگی کے ہمارے مطالعہ کے اس نکتہ پر، سنجیدہ قاری یہ سوال کرے گا، خدا کی اقلیم کی یہ تصویر کیا یہ ظاہر نہیں کرتی ہے اس میں کالے انسانوں کے کچھ اور ہے؟ اقلیم میں لوگ اس وقت بھی بچے پیدا کر رہے ہوں (بحوالہ Isa. 65:23) اور مر بھی رہے ہوں گے (بحوالہ Isa. 65:20)۔ یہ لوگ اس وقت بھی تنازعات میں ملوث ہوں گے اور یسوع ان کا تصفیہ کریں (بحوالہ Isa. 2:4)، اور اس وقت بھی بقا کے لئے انہیں ہموار کرنی ہوگی، اس کے باوجود آج کے دور کے مقابلے میں اس وقت یہ بہت آسان ہوگا۔ یہ تمام باتیں ان وعدوں کے خلاف صرف غیر ضروری چیخ و پکار نظر آتی ہے کہ سچے انسانوں کو ابدی زندگی میسر ہوگی۔ خدا جیسی فطرت، جو فرشتوں کی طرح ہوگی جو نہ تو شادی کریں گے اور نہ بچے پیدا کریں گے (بحوالہ Luke 20:35,36)۔ جواب اس حقیقت میں مضمر ہے کہ خدا کی اقلیم کا پہلا حصہ ۱۰۰۰ برس کا ہوگا۔ جو ایک 'ہزارہ' ہوگا (دیکھئے Rev. 20:2-7)۔ اس ہزارہ کے دوران زمین پر لوگوں کے ۲ گروپ ہوں گے۔

۱۔ سینٹس (صوفی)۔ جو ہم میں سے ہوں گے جنہوں نے اس زندگی میں یسوع کے اعتقاد کو قبول کیا ہے، جنہیں انصاف کی کرسی پر ابدی زندگی بخشی گئی ہے۔ نوٹ: ایک 'سینٹ' (صوفی) نے معنی ایک تارک الدین شخص، جس کا حوالہ کسی بھی سچے معتقد سے دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ تمام، فانی انسان جسے یسوع کی واپسی کے وقت گوسپل کی معلومات نہیں ہوگی۔ یعنی کہ وہ انصاف کی کرسی کے سامنے حاضر ہونے کے حقدار نہیں ہوں گے۔

جس وقت یسوع آئے گا، میدان میں ۲ آدمی ہوں گے، ایک کو قبول کیا جائے گا (انصاف کی کرسی کے سامنے حاضر ہونے کیلئے)، اور دوسرا وہیں چھوڑ دیا جائے گا (بحوالہ Lk.17:36)؛ جنہیں چھوڑ دیا جائے گا، وہ اس دوسرے گروپ میں شامل

ہوں گے۔

انصاف کی کرسی پر خدا کی فطرت حاصل کرنے کے بعد سینٹس (صوفی) نہ تو مریں گے اور نہ ہی بچے پیدا کریں گے، اقلیم میں جو لوگ اس تجربے سے گزریں گے ان کا تعلق یقینی طور پر دوسرے گروپ سے ہوگا۔ یہ گروپ ان لوگوں کا ہوگا جو یسوع کی آمد پر زندہ ہوں گے لیکن خدا کی ضروریات سے نابلد ہوں۔ بچوں کا انعام "بادشاہت اور رہبانیت ہوگا اور ہم زمین پر حکمرانی کریں گے" (بحوالہ Rev. 5:10)۔ بادشاہوں کو کسی نہ کسی پر حکمرانی کرنی ہوگی، اس لئے جو لوگ یسوع کی دوسری آمد پر گوسپل سے نابلد ہوں گے اور ان کو زندہ چھوڑ دیا جائے گا ان پر حکمرانی کی جائے گی، "یسوع کا" معتقد ہونے کے ناطے ہم اس کے انعام کے حقدار ہوں گے۔ جو دنیا کے بادشاہ کی شکل میں ہوگا "جسے وہ پسند کرے گا ...... اسے قوموں کا اختیار دیا جائے گا اور وہ ایک آہنی سلاخ کے ذریعے ان پر حکرانی کرے گا۔ یہاں تک مجھے میرا باپ قبول کرے گا۔ اسے قوموں کا اختیار دیا جائے گا۔ اور وہ ایک آہنی سلاخ کے ذریعے ان پر حکمرانی کرے گا۔ یہاں تک مجھے میرا باپ قبول کر چکا ہوگا۔ (بحوالہ Rev. 2:26,27)۔

یسوع کے تالاب کی سیپیاں اس اپنی جگہ پر رکھ دی جا چکی ہیں۔ یا اعتقاد نوکروں کو اقلیم میں ۱۰ یا ۵ شہر دیئے گئے تھے جن پر وہ حکمرانی کریں گے (بحوالہ Luke 19:12-19)۔ خدا کے طریقہ کار کی معلومات یروشلم میں یسوع کو شہنشاہ کے اعلان کے فوراً بعد ہی چاروں طرف نہیں پھیل جائے گی، لوگ یروشلم کی طرف سفر کریں گے تا کہ خدا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں (بحوالہ Isa. 2:2,3)۔ یاد کرو، کہ کس طرح سے Dan. 2:35,44 کا پہاڑ (خدا کی اقلیم کی نمائندگی کرنے والا) آہستہ آہستہ زمین پر پھیلتا ہے۔ یہ سینٹس (صوفیوں) کا فرض ہوگا کہ وہ خدا کی معلومات اور اس کے بعد اس کی اقلیم کو دنیا بھر میں پھیلائیں۔

جس وقت پچھلے دور میں اسرائیل خدا کی اقلیم تھی۔ اس وقت کے راہبوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ خدا کے بارے میں لوگوں کو معلومات پہنچائیں (بحوالہ Mal. 2:5-7)۔ اس

مقصد کے لئے پورے اسرائیل میں مختلف شہروں میں انہیں مقرر کیا گیا تھا۔ اقلیم کی دوبارہ بہتر شان وشوکت کے بعد دوبارہ تشکیل کے بعد یہ سینٹس (صوفی) راہبوں کی ذمہ داریاں خود نبھائیں گے (بحوالہ Rev. 5:10)۔

یسوع کو آج ہی آنا چاہئے:

۱۔ ذمہ دار مردے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ذمہ دارانہ زندگی جو انہوں نے گزاری ہے، انہیں انصاف کی کرسی تک لے جائے گی۔

۲۔ ذمہ دار گمراہ لوگوں کو موت کے ذریعے سزا دی جائے گی، اور سچوں کو ابدی زندگی فراہم ہوگی۔ ان قوموں کا بھی فیصلہ ہوگا جنہوں نے یسوع کی مخالفت کی ہے۔

۳۔ سچے انسان ان لوگوں پر حکومت کریں گے جو اس وقت زندہ ہوں گے لیکن وہ خدا کے تئیں ذمہ دار نہیں ہیں، سچے لوگ انہیں گوسپل کی تعلیم دیں گے۔ تحت "بادشاہوں اور راہبوں کے" (بحوالہ Rev.5:10)۔

۴۔ یہ سلسلہ ۱۰۰۰ سال تک جاری رہے گا۔ اس وقفہ کے دوران تمام لافانی لوگ گوسپل سنیں گے اور خدا کے تئیں ذمہ دار بن جائیں۔ یہ لوگ زیادہ طویل اور خوشگوار زندگی جئیں گے۔

۵۔ ہزارہ کے خاتمے پر یسوع اور سینٹس کے خلاف ایک بغاوت ہوگی، جسے خدا کچل دے گا (بحوالہ Rev. 20:8,9)۔

۶۔ ۱۰۰۰ سال کے خاتمے پر، وہ تمام لوگ جو اس دوران مرے ہیں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کے فیصلے ہوں گے (بحوالہ Rev. 20:5,11-15)۔

۷۔ ان میں جو گمراہ ہیں تباہ کر دیئے جائیں گے اور سچے لوگ ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہو جائیں گے۔

زمین کے لئے خدا کا مقصد اس وقت مکمل ہو جائے گا۔ یہ زمین لافانی اور سچے انسانوں سے بھر جائے گی۔ خدا کا نام "یہوولاہ" (جس کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ عظیم ترین انسانوں کے گروپ میں پہچانا جائے گا) اس وقت مکمل ہو جائے گا اس کے بعد پھر گناہ نہیں ہوگا اور اس

چاہیے۔ ہمارے مختصر وقفہ کے جو کچھ مسائل ہوں یقینی طور پر ان کو بہانہ بنا کر کوپہل کی دعوت سے خود کو دور نہیں رکھ سکتے ہیں؟

''اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہمارا مخالف کون ہوگا؟''(بحوالہ Rom. 8:31)۔

''اس موجودہ زندگی کی دشواریوں کا اس شاندار زندگی کے سامنے بے معنی نظر آتی ہیں جو ہمارے سامنے پیش کی جائے گی''(بحوالہ Rom. 8:18)۔

''ہمارے معمولی رنج وغم، جو ہیں لیکن صرف لمحہ بھر کے لئے، یہی ہماری ابدی زندگی کی شان وشوکت اور ہماری نجات کے لئے کام کریں گے''(بحوالہ 2 cor. 4:17)۔

مطالعہ ۵: سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سے وقت خدا کی اقلیم قائم ہوگی؟

اے) یہ ہمیشہ سے قائم ہے۔

بی) یسوع کی واپسی پر۔

سی) پہلی صدی میں پنتاکوست کے دن۔

ڈی) معتقدین کی تبدیلیِ مذہب کے وقت ان کے دلوں میں۔

۲۔ ہزارہ کیا ہے؟

اے) ہمارے دلوں میں رحم کی حکمرانی۔

بی) جنت میں معتقدین کی ۱۰۰۰ برس کی حکمرانی۔

سی) زمین پر شیطان کی ۱۰۰۰ برس کی حکمرانی۔

ڈی) زمین پر خدا کی مستقبل کی اقلیم کے پہلے ۱۰۰۰ برس میں۔

۳۔ موجودہ معتقدین اس ہزارہ میں کیا کریں گے؟

اے) فانی لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔

بی) جنت میں حکمراں ہوں۔

سی) ہم نہیں جانتے۔

۴۔ کیا خدا کی اقلیم کے بارے میں پیغام دیا گیا ہے:

اے) صرف نئے صحیفہ میں۔

بی) صرف یسوع اور راہبوں کے ذریعے۔

سی) پرانے اور نئے دونوں صحیفاؤں میں۔

ڈی) صرف پرانے صحیفہ میں۔

مطالعہ۶: خدا اور شیطان

6.1 خدااور شیطان

عیسائی فر قے کے بہت سے طبقے دوسرے بہت سے مذاہب کے ساتھ اس پر یقین رکھتے ہیں کہ عفریت کا جسے شیطان اور ابلیس کہا جا تا ہے وجود ہے جو ہر مسلہ کی جڑ ہے جو اس دنیا اور ہماری اپنی زندگی میں موجود ہے اور وہی گنا ہوں کا ذمہ دار ہے جو ہم سے سرزدتی ہیں۔ بائبل نے واضح طور پر اس کی تصدیق کی ہے کہ خدا قادر مطلق ہے۔ہم نے مطالعہ 1.4 میں یہ کہا ہے کہ فرشتوں سے گناہ نہیں ہوتے ہیں۔اور ہم سچے دل سے ان باتوں پر یقین کریں تو یہ ناممکن ہو گا کہ کا ئنات میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہے جو خدا ئے واحد کا مقابلا کر سکے۔ اور ہم یقین کرتے ہیں اور ایسی طاقت کا وجود ہے تو ہم یقینی طور پر خدا کی وحدت اور اس کی عظمت پر شک کرر ہے ہیں۔ یہ مقابلا اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ شیطان اور ابلیس کے بارے میں صیح معلومات کو اہم ترین اصول سمجھنا چا ہۓ ہم سے Heb. 2:14 میں کہا گیا ہے کہ یسوع نے اپنی موت کے ذریعے شیطان کو ختم کردیا؛ اس لئے جب تک ہمیں شیطان کے بارے میں صیح معلومات نہیں ہوگی اس وقت تک ہم یسوع، کے کام اور انکی فطرت کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

دنیا میں عام طور پر اور نام نہاد عیسائی' دنیا میں خاص طور پر ایسی باتیں موجود ہیں کہ زند گی میں اچھی باتیں خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں اور بری باتیں شیطان یا ابلیس لاتا ہے۔ یہ کوئی نئ ترکیب ؛نہیں ہے یہاں تک کہ یہ کوئی محدودترکیب بھی نہیں ہے جو عیسائیت کی رہبانیت تک ہی محدود ر ہے۔مثال کے طور پر، بابل (Babilon) کے قدیم باشندوں کا اعتقاد تھا کہ کا ئنات میں دو خدا ہے ایک خدا نیکی اور روشنی کا ہے اور دوسرے خدا بدی اور تار یکی کا ہے، اور یہ دونوں خدا، ایک دوسرے سے لا فانی لڑائی میں لگے ہوۓ ہیں۔ فارس کے عظیم، شہنشاہ سارس، کو اس پر اعتقاد تھا۔اس کے بعد خدا نے اس سے کہا، میں خدا ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے، دوسرا کوئی خدا نہیں سوائے میرے۔۔۔میں روشنی پیدا کرتا ہوں اور تاریکی لاتا ہوں میں امن پیدا کرتا ہوں اور شیطان بنا تا ہوں (N.I.V 'تباہ کاریاں'): میں خدائے واحد پیدا کرتا ہوں یہ سب چیزیں" (بحوالہ Is.45:5-7,22)۔خدا نے امن قائم کیا اور اُس

نے شیطان بنایا یا تباہیاں لایا۔ ان معنوں میں خدا 'شیطان' کا تخلیق کار ہے ۔یعنی'' شیطان'' کو پیدا کرنے والا ہے ۔اس طرح '' شیطان'' اور گناہ، کے درمیان جوفرق ہے وہ انسان کی غلطی ہے (بحوالہ Rom. 5:12)۔ خدا نے

سائرس اور بابل کے لوگوں سے کہا کہ " کوئی خدا نہیں سوائے میرے'۔عبرانی زبان کے لفظ 'ای ایل' (el) کا ترجمہ خدا کے معنی میں ہے جس کے بنیادی معنی طاقت اور توانائی کا ذریعہ ہے ۔خدا کہتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسری طاقت توانائی کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے وجود پر یقین رکھنے والے شیطان اور ابلیس کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کریں گے۔

خدا: تباہی برپا کرنے والا

بائبل میں اس کا تذکرہ کیا ہے کہ ایسی مثالوں کے ساتھ کہ خدا انسانوں کی زندگی اور دنیا میں'' شیطان'' بھیجتا ہے۔ Am. 3:6 کا کہنا ہے کہ اگر کسی شہر میں شیطان موجود ہے تو یہ کام خدا کا ہے۔اگر مثال کے طور پر شہر میں زلزلہ آتا ہے تو اکثر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ یہ کام شیطان کا ہے اور وہی آسمانی تباہی لایا ہے لیکن سچے مقصد کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ خدا ہے وہی ان سب کا ذمہ دار ہے۔اس طرح Mic.1:12 کا کہنا ہے کہ 'خدا کی طرف سے یروشلم کے دروازے میں شیطان داخل کیا گیا تھا''۔جاب کی کتاب میں ہم نے جو سچا انسان ہے یہ تعلیم دی ہے کہ کس طرح انسان کی زندگی پر'' شیطان'' حاوی ہوتا ہے ۔اور یہ سب خدا کی فرمانبرداری یا نافرمانی کی وجہ سے نہیں ہے۔جاب نے یہ تسلیم کیا کہ'' خدا ہی دیتا ہے، اور وہی واپس لے گا' (بحوالہ Job1:21). وہ یہ نہیں کہتا'' خدا دیتا ہے اور شیطان واپس لے لیتا ہے''۔اس نے اپنی بیوی سے کہا: ''کیا نیکیاں ہمیں خدا کے ہاتھوں سے ملتی ہیں اور کیا یہ ہمیں شیطان (بھی) سے نہیں ملتیں؟'' (بحوالہ Job 2:10)۔کتاب کے اختتام ، جاب کے دوستوں نے اسے دلاسہ دیا کہ ہماری زندگی میں آنے والی تمام شیطانی حرکتیں خدا کے ذرائعہ ہی نازل کی ہوتی ہیں (بحوالہ Job 42:11 cp.19:21;8:4)۔

'' ان کیلئے خدا کی محبت جو اس نے دلوں میں پیدا کی ہے۔۔ اگر اسے دلوں میں رکھا

جائے ۔۔۔تو اس سے ان دلوں میں امن پیدا ہوگا اور جو عمل جاری رکھے گا(بحوالہ Heb. 12:6-11) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جو ہمارا امتحان لے رہا ہے وہ خدا کی جانب سے ہماری روحانی طاقت کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔''خدا کا شیطان کے خلاف وعدہ ہے کہ شیطان جو اپنی طاقت سے ہمیں گناہ کی طرف راغب کرتا ہے اور غلط راہ پر لے جاتا ہے اور مشکلات پیدا کرتا ہے لیکن خدا ہماری زندگی میں ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے اس کے پھل دیتا ہے''۔شیطان کے وجود قیاتوی خیال یہاں خطرناک نتائج پیدا کرنے والا ہے۔خاص طور پر یہ خطرناک ہے ان کے لئے جو شیطان کے بارے میں سوچتے ہیں کہ روح کو بچایا جا سکتا ہے یا پھر وہ یہ سیکھ سکتا ہے کہ کسی کی اہانت مت کرو(بحوالہ 1 Cor.5:5; 1 Tim.1:20)۔ اگر شیطان یہ فیصلہ کرلے کہ وہ انسان کو گناہ کی طرف راغب کرے گا اور لوگوں پر روحانی اثرات کے منفی پہلو حاوی کردے تو ایسی باتیں 'شیطان' کے بارے میں منفی اثرات کی باتیں کیوں کہی جاتی ہیں؟ جواب اس حقیقت پر مبنی ہے کہ ''شیطان'' کے اثرات زندگی میں منفی پڑتے ہیں جبکہ کبھی کبھی معتقدین کی روحانی زندگی پر اس کے اثرات مثبت بھی پڑسکتے ہیں۔

اگر ہم یہ قبول کرتے ہیں کہ شیطان خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی مخلوق ہے تو ہمیں خدا سے یہ دعا کرنا ہے کہ وہ مسائل کو ختم کرنے کے لئے کچھ کرے جو ہم پر حاوی ہیں یعنی ان مسائل کو وہ ختم کردے۔اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہے کہ ان مسائل کو خدا کی طرف سے ہماری روحانی اصلاح کیلئے بھیجا جاتا ہے۔اب ہم اگر یہ یقین کرتے ہیں کہ اگر کوئی شیطانی حرکت ہے جسے ہم شیطان یا ابلیس کہتے ہیں وہی ہمارے مسائل کی جڑ ہے تو ہمیں ان سے سمجھوتہ نہیں کرنا ہے۔عدم استحکام' بیماری' اچانک موت یا قدرتی آفات کو ہماری بدقسمتی سمجھنا چاہیے۔اگر شیطان کوئی طاقتور شئے یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہے تو وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہوگا اور ہمارے لئے اس کے سوا دوسرا اور کوئی راستہ نہیں ہوگا کہ ہم اس کے ہاتھوں کا کھلونا بن جائیں۔اس کے برعکس ہمیں خدا کی پناہ میں سکون ملے گا۔"تمام حالات (زندگی میں) اچھائی کیلئے مشترکہ طور پر کام کرتے ہیں ان کیلئے، جو ایمان دار ہیں (بحوالہ Rom.8:28)اس لئے ایمان والوں کی زندگی میں " قسمت" نام کی کوئی شئے نہیں ہے۔

گناہ کے ذرائع

ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ گناہ ہمارے اندر ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں۔ بے شک یہ یقین کرنا کتنا خوشگوار ہوگا کہ یہ ہماری غلطی نہیں ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں۔ ہم بے فکر ہو کر گناہ کرتے ہیں اور ہم خود فریبی میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان خیالات کے ساتھ کہ یہ حقیقت میں شیطان کی غلطی ہے اور ہماری گناہوں کی تمام تر ذمہ داری اس پر تھوپ دیتے ہیں۔ یہ عام بات نہیں ہے کہ غلاموں کے مقابلے میں قصوروار شخص رحم کی بھیک مانگتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اسے شیطان نے ہی اس وقت ورغلایا تھا اور اس لئے وہ ان حالات کا خود ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن تمام داریاں اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ اور وہ شخص خود سزا کا مستحق ہے۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ " گناہوں کا نتیجہ موت ہے "(بحوالہ Rom. 6:23)۔ گناہ انسان کو موت کی طرف لے جاتا ہے۔ چونکہ ہماری غلطی نہیں ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں لیکن شیطان ہم سے کراتا ہے تو اس وقت خدا ہی ایسی طاقت ہے جو ہمارے بجائے شیطان کو سزا دے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمیں خود اپنے گناہوں کا محاسبہ کرنا چاہئے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم خود ہمارے گناہوں کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ یقین ہے کہ ہمارے گناہوں کے لئے ہمارے باہر کے انسان کو شیطان ورغلاتا ہے تو یہ ہم خود کو گناہوں سے بچانے کی کوشش ہے۔ انسان کی یہ ایک اور مثال ہے جو یہ ماننے کیلئے تیار نہیں کہ بائبل انسان کی فطرت کے بارے میں سبق دیتا ہے: اور یہ نہ ماننا بنیادی طور پر گناہ ہے۔

"کچھ بھی نہیں ہے انسان کیونکہ جو اس میں داخل ہو رہا ہے
اسے تباہ کر سکتا ہے۔۔۔۔
اور جو کچھ اس کے اندر ہے انسان کے دلوں سے باہر
وسوسے، بدکاری تباہ کاری، قتل اور۔۔۔ گھمنڈ اور احمقانہ پن:
یہ تمام شیطانی حرکتیں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں اور
انسان کو گناہ کے دلدل میں ڈھکیل دیتی ہیں"(بحوالہ Mk.7:15-23)۔

یہ تصور کہ ہمارے باہر کے گناہیں جو ہمارے اندر داخل ہوتی ہیں اور ہمیں گناہ کے لئے

اکساتی ہیں یہاں یسوع کی سادہ تعلیم کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ ہمارے اندر ہے او جو کچھ انسان کے دل سے نکلتا ہے سب کچھ شیطانی حرکتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے سیلاب کے وقت خدا نے یہ سوچا کہ انسان کے دل کے وسوسے شیطانی حرکتیں ہیں جو جوانی سے ہی پیدا ہوتے ہیں (بحوالہ Gen.8:2)۔ James 1:14 نے ہم سے کہا کہ کس طرح ہمیں ورغلایا گیا ہے: ''ہر انسان ورغلایا ہوا ہے (ہر مخلوق کیلئے ایسا ہی ہے) جب وہ اپنی حرص کی طرف کھینچتا ہے تو (''اس کی اپنی شیطانی خواہشات'' N.I.V.) وہ برقرار رہتی ہیں ''۔ ہم ہماری خواہش نفس اور شیطانی خواہشوں کیلئے ورغلائے جا چکے ہیں؛ جس کے اثرات ہم پر باہر سے حائل نہیں ہوتے۔ ''اس طرح تم لوگ آپس میں لڑنے اور جھگڑنے لگتے ہو؟'' جیمس سوال کرتا ہے کیا یہ سب تمہاری لالچوں کا نتیجہ ہے؟'' (بحوالہ James 4:1)۔ ہم میں سے ہر ایک کی اپنی خواہش نفس ہوتی ہے اور یہ سب ہماری شیطانی خواہشوں کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ ہماری ہی حرکتیں ہیں، یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہم خود ہمارے بدترین دشمن ہیں۔

رومن کی کتاب میں گناہ، اور اس کی بنیاد، پر تفصیل کے ساتھ تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے اس کتاب میں شیطان یا ابلیس کا تذکرہ بمشکل کیا گیا ہے؛ گناہ کی بنیاد کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے پال نے شیطان اور ابلیس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ اسی طرح، 'شیطان' نئے صحیفے کا نظریہ ہے۔ اگر کوئی بیرونی طاقت ہمیں گناہ کرنے پر مجبور کرتی ہے تو یقینی طور پر پرانے صحیفے میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا ہوتا۔ لیکن اس سلسلے میں عجیز حد تک کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ یوم احتساب کے دوران یا اسرائیل کے دور جاہلیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان دنو ں اسرائیل گناہوں میں بہت زیادہ ملوث تھے لیکن خدا نے انہیں انتباہ نہیں دی ان طاقتور مافوق الفطرت شے یا طاقت کے بارے میں جو ان میں داخل ہو سکتی تھی اور انہیں گناہ کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔ بجائے اس کے اس (خدا) نے اپنی آیات پر عمل کرنے کیلئے ان کی ہمت افزائی کی تا کہ وہ خود ہی اپنے ہی لوگوں کے ذریعے بہکاوے میں نہ آئیں (بحوالہ Dt.27:9,10; Josh. 22:5)۔

پال افسوس کا اظہار کرتا ہے: ''میرے اندر (جو میرا گوشت پوست ہے) کسی کام کا نہیں ہے۔۔۔۔ کیونکہ بہتری کیلئے جو میں کرنا چاہتا لیکن کر نہیں سکتا۔۔ اگر میں یہ کر سکتا لیکن نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ اب مجھ سے یہ نہیں ہوگا لیکن گناہ ہو سکتا ہے جو مجھے بار بار اکساتا ہے (بحوالہ Rom.7:18-12)۔ اب وہ اپنے گناہوں کے خارجی اثرات کو شیطان پر نہیں تھوپتا ہے۔ اس نے اپنی شیطانی حرکات جو گناہ کا اصل ذریعہ ہے ڈھونڈ نکالا: ''یہ وہ نہیں ہے جو میں کرتا ہوں، بلکہ وہ گناہ ہے جو مجھے اکساتا ہے۔ اس کے بعد میں نے اس کا ازالہ (میرے اندر) ڈھونڈ نکالا وہ یہ کہ جب میں کوئی اچھا کام کروں گا تو اس وقت شیطان داخلی طور پر موجود ہوگا میرے اندر۔ اس لئے وہ کہتا ہے کہ روحانیت کی مخالفت وہاں سے بیدار ہوتی ہے جب'' میرے اندر شیطان اپنے ہاتھ پیر مارنے لگتا ہے''۔ ہر فکر مند روحانی ذہن رکھنے والا شخص اس قسم کی اپنی معلومات کا اعادہ کرے گا۔ یہ نوٹ کیا جانا چاہئے کہ پال جیسے عظیم ترین عیسائی نے تبدیلی مذہب کے بعد نہ تو فطرت کی تبدیلی کا تجربہ کیا اور نہ ہی وہ ایسے حالات میں پہنچا کہ وہ گناہ نہ کر سکے یا پھر گناہ سے نہ بچ سکے۔ جدید تحریک یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ لوگ ایسی پوزیشن میں جو پال کو Rom. 7:15-21 میں اس کے بیان کی وجہ سے ''غیر محفوظ'' مقام تک پہنچا سکتے ہیں۔ یہ آیات ان دعوؤں کیلئے زبردست دشواریاں ثابت ہوتی ہیں۔ داؤد نے بھی جو بے شک دوسرا سچا انسان تھا اپنی گناہ سے بھرپور فطرت کے بارے میں اسی طرح کا اظہار افسوس کیا'' میرا وجود بے انصافی سے عمل میں آیا اور گناہ میں میری ماں کا حمل ٹھہرا'' (بحوالہ Ps.51:5)۔

بائبل میں انسان کی بنیادی غلط فطرت کے بارے میں واضح طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر اس انسان کی ستائش کی جائے تو ہماری انسانی فطرت کے بغیر خیالی انسان کو پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو ہمارے گناہوں کا ذمہ دار ہے۔ Jer.17:9 کہتا ہے کہ انسان کا دل بہت ہی زیادہ شاطر اور مکار ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس کی گناہوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں۔ یسوع نے انسانی فطرت کو Ecc.9.3 Mt.7:11: (بہروسودہ) میں بنیاد پرست شیطانی حرکتوں سے تعبیر کیا ہے جو کبھی صفائی سے سامنے نہیں آتا: ''انسانوں کی اولادوں کے دل شیطانی وسوسوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ Eph.4:18 نے خدا کے حوالے سے انسان

کی فطری خواہشوں کو اسطرح بیان کیا کی یہ سب ان میں موجود اس کی خواہشوں کے سبب ہے اس لئے کہ ہمارا روحانی اندھاپن، ہمارے اندر موجود ہے اور ہماری عقل سلیم نے ہمیں خدا سے دور کردیا ہے۔ ان باتوں کے نتیجے میں۔ Gal.5:19 میں ہمارے گناہوں کو ''گوشت پوست کا نام'' قرار دیا ہے۔ یہ ہمارا اپنا جسم ہے جو ہماری اپنی فطرت اور عادت سے ہمیں گناہ کرنے پر اکساتا ہے ان تمام باتوں میں گناہ کی ہمارے اندر موجودگی کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان گناہوں کو شیطان نے ہمارے اندر داخل کردیا ہے گناہ کا رجحان ایسا ہے جو ہم سب کو پیدائش سے ملا ہے یہ انسانی زندگی کے حصوں میں سے بنیادی حصہ ہے۔

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

بائبل میں لفظ ''شیطان'' کا تذکرہ

1 kings 11:14 میں کہا گیا ہے کہ "لارڈ نے ایک دشمن (وہی عبرانی لفظ جس کے شیطان کے معنوں میں ترجمہ ہوا ہے) سلیمان، حداد میں پیدا کیا ہے۔'' اور خدا نے ایک اور دشمن (دوسرا شیطان)---ریزن (Rezon)۔۔۔ پیدا کیا۔۔وہ اسرائیل کا دشمن (ایک شیطان) تھا(بحوالہ 1 Kings 11:23,25)۔اس کے یہ مطلب قطعی نہیں ہیں کہ خدا نے کوئی مافوق الفطرت جاندار یا کوئی فرشتہ جو شیطان/دشمن ہو سلیمان کے پاس بھیجا، اس نے صرف ایک عام انسان کو اس مقصد کیلئے تیار کیا۔ Matt.16:22,23 میں ایک اور مثال پیش کی گئی ہے۔پیٹر یسوع کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ صلیب پر چڑھ کر مرنے کیلئے یروشلم نہ جائیں۔یسوع نے ان کی بات نہیں مانی اور پیٹر کے تعلق سے کہا'' وہ خدائے برتر میرے پیچھے ہے، شیطان تو ہے جو خدا کے حکم سے روک رہا ہے لیکن وہ لوگ ان انسانوں میں سے ہیں جو ہمیں اس کے حکم سے روکنا چاہتے ہیں۔اس طرح پیٹر کو ایک شیطان کہا گیا۔ان باتوں سے مطلع صاف ہو گیا کہ یسوع کسی فرشتہ یا مافوق الفطرت شئے سے بات نہیں کر رہے تھے بلکہ جب انہوں نے یہ باتیں کہیں تو وہ پیٹر سے مخاطب تھے۔

چونکہ لفظ' شیطان' کے معنی صرف دشمن کے ہیں اس لئے ایک اچھا شخص کیلئے شیطان' کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔خاص طور پر خود لفظ' شیطان' میں کوئی خرابی یا گناہ کا عنصر نہیں پایا جا سکتا ہے، اس لفظ شیطان میں جو گناہ کے عنصر پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہماری گناہ آلودہ فطرت اس ایک کا حصہ ہے جو شیطان ہے جو ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور یہ کہ چونکہ یہ لفظ دنیا کی کسی زبان میں استعمال ہوا ہے اور اس لفظ کو گناہ سے جوڑ دیا گیا ہے۔اس لئے اس لفظ کو خراب سمجھا جاتا ہے۔خدا خود بھی ہمارے لئے شیطان ہو سکتا ہے۔اس کا کیا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری زندگی میں ہمیں آزماتا ہے یا پھر ہم کسی غلط راستے پر جا رہے ہوتے ہیں تو وہ وہاں موجود ہوتا ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ خدا کو شیطان سے تعبیر کرنے کے یہ معنی غلط نہیں ہیں کہ وہ خود گناہ گار ہے۔

موجود کوئی بدکردار شئے سے حوالہ دیا گیا ہے۔

گناہ، شیطان اور شیطان

لفظ شیطان اور ابلیس کا استعمال ہمارے اندر موجود بدکردار فطری رجحانات کی وضاحت کیلئے کیا گیا ہے جس کے بارے میں مطالعہ 6.1 میں تذکرہ ہے۔ یہی ہمارے اصل 'شیطان' اور دشمن ہیں۔ انہیں اس طرح بھی کہا گیا ہے کہ وہ 'شیطان' اور ہمارے دشمن، سچائی پر بہتان لگانے والے ہیں۔ اور یہی ہمارا فطری انسان ہے جو سب سے بڑا ابلیس ہے۔ شیطان اور ہماری شیطانی حرکتوں کے درمیان جو رابطے ہیں۔ گناہیں جو ہمارے اندر موجود ہیں۔ کئی ذرائع سے پیدا ہوئی ہیں "جیسا کہ بچے (ہمارے) خون اور گوشت سے پیدا ہوئے، وہ (یسوع) بھی خود اسی طرح سے وجود میں آیا: اور (اس کی) موت کے ذریعے وہ اپنے آپ کو ختم کر سکتا ہے جس کے اندر موت کی طاقت موجود ہے، اور وہی ہے شیطان (بحوالہ Heb.2:14) ابلیس کی موت کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ لیکن "گناہ کی سزا موت ہے" (بحوالہ Rom.6:23)۔ اس طرح گناہ اور ابلیس متوازی ہیں۔ اسی کے متعلق James 1:14 کہتا ہے کہ ہماری شیطانی خواہشیں ہمیں ورغلاتی ہیں، ہمیں گناہ کی طرف لے جاتی ہیں اور اس کے بعد موت کی طرف۔ لیکن Hebrews 2:14 کا کہنا ہے کہ ابلیس مارتا ہے۔ اس کے برعکس Rom.8:3 کے مطابق خدا اپنے بیٹے کو گناہ گار گوشت پوست میں (جو ہماری انسانی فطرت ہے) کی شکل میں بھیج رہا ہے تاکہ گوشت پوست میں چھپے گناہ کا خاتمہ ہو" ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابلیس اور گناہ سے بھرپور رجحانات انسان کی فطرت میں موجود ہیں اور وہ اسی کی طرح ہیں جیسی فطرت شیطان میں ہے۔ یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ یسوع کو ہماری طرح بنایا گیا ہے ابلیس کے سلسلے میں عقیدہ اور غلط فہمی اس کی اختراع ہے کہ ہم نے یسوع کی فطرت اور اس کے کاموں کو صحیح ڈھنگ سے نہیں سمجھا۔ ایسا صرف اس لئے ہے کہ یسوع میں انسانوں جیسی فطرت ہے۔ اس میں موجود ہے "ابلیس"۔ جس سے ہماری نجات (بحوالہ Heb.2:14 - 18;4:15) کیلئے امیدیں برقرار ہیں۔ اپنی فطرت یعنی بائبل میں ابلیس کا تذکرہ ہے، یسوع صلیب پر چڑھ کر ابلیس کو شکست دینے میں کامیاب ہوگیا (بحوالہ Heb.2:14)۔ اگر شیطان خود انسان ہے تو اس کا وجود برقرار نہیں رہنا چاہیے تھا۔ Heb.9:26 میں کہا گیا ہے کہ یسوع نے خود کو تیار کیا تھا اپنی قربانی دے کر گناہ کو دور رکھنے

کیلئے۔ Heb.2:14 اس کا موازنہ اس بیان سے کرتا ہے کہ اس کی موت کے ذریعے یسوع نے اپنے اندر موجود ابلیس کو تباہ کردیا۔ اپنی موت کے ذریعے یسوع نے گناہ کے جسم کو ختم کردیا۔(بحوالہ Rom.6:6)یعنی کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ گناہ (اپنی شکل میں) ہمارے اپنے ہی جسم کے اندر موجود ہے۔

اس کا دعویٰ ہے کہ گناہ ہی ابلیس ہے (بحوالہ 1 Jn.3:8) میں کہا گیا ہے کہ گناہ ہماری شیطانی خواہشات (بحوالہ James 1:14,15) اور ہماری فطرت ہر عمل درآمد کا نتیجہ ہے جسے بائبل میں ابلیس کہا گیا ہے اس مقصد کیلئے خدا کی اولاد کو ظاہر کیا گیا تھا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ابلیس کے کاموں کو ختم کر سکے (بحوالہ 1Jn.3:8)۔ اس کی تصدیق 1 Jn.3:5 کے ذریعے کی گئی ہے کہ اسے (یسوع) ظاہر کیا گیا ہمارے گناہوں کو ختم کرنے کیلئے۔ اس سے یہ تصدیق ہوجاتی ہے کہ ہمارے گناہ اور شیطانی حرکتیں ایک ہی ہیں۔ Acts 5:3 اس سلسلے میں ابلیس اور ہمارے گناہ کے درمیان رابطے کیلئے دوسری مثال پیش کرتا ہے۔ ''پیٹر نے انانیاس (Ananias) سے کہا: شیطان تمہارے دل میں گھس آیا ہے؟ اسکے بعد آیت ۴ میں پیٹر کہتا ہے تو نے اپنے دل میں ایسی چیزوں کو کیوں جگہ دیں''؟ اپنے دلوں میں بری باتیں رکھنا ٹھیک اسی طرح خراب ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح شیطان ہمارے دلوں میں گھر کرلیتا ہے۔ اگر ہم خود کچھ سوچتے ہیں یعنی کہ کوئی گناہ سے بھرپور منصوبہ بناتے ہیں تو یہ ہمارے اندر سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی عورت کو حمل ٹھہرتا ہے تو اس کا وجود اس کے باہر سے نہیں ہوتا ہے اس کی شروعات اس کے اندر سے ہوتی ہے۔ James1:14,15 نے بھی ایسی ہی مثال دی ہے کہ کس طرح سے ہماری ہوس پیدا ہوتی ہے اور جو گناہ کرواتی ہے جو موت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ Ps.109:6 ایک گناہ گار شخص کا شیطان سے موازنہ کرتا ہے: تو کسی بدقماش آدمی کو کسی کے خلاف کھڑا کردے اور اس کے دائیں جانب شیطان کو کھڑا کر تو وہ ایسا ہی جیسے اس شخص پر شیطانی طاقت حاوی ہو (بحوالہ cp. Ps.110:1)۔

مجسم بنا کر پیش کرنا

اس کے باوجود آپ کا جواب ہوگا: کیا یہ بول سکتا ہے اگر ابلیس انسان ہے! یہ بالکل درست ہے، Heb. 2:14 کہتا ہے ''اس کے بارے میں کہ اس کے پاس موت کی طاقت

ہے اور وہی ہے ابلیس“۔ یہاں تک کہ بائبل کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی پڑھا جائے تو پتہ چلے گا کہ شیطان کو مجسم بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ ایک ایسی بات کہی گئی ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انسان ہے۔ اس طرح Prov. 9:1 میں ایک عورت کا تذکرہ ہے جو“ دانشمندی“ ہے جو ایک گھر بنا رہی ہے اور Rom.6:23 جو گناہ کے مانند ہے ٹھیک اسی طرح جو مالک کو موت کی شکل میں اُجرت ادا کر رہی ہے یہ باتیں ڈگریشن ۵ (Digression 5) میں مزید تفصیل سے بتائی گئی ہیں۔ ہمارا ابلیس، جو ڈائیو بولوس ہے اکثر ہماری شیطانی خواہشات کو اکساتا رہتا ہے۔ جب تک کہ تمہارے پاس اسے روکنے کی کوئی شئے موجود نہ ہو؛ شیطانی خواہشات جو آدمی کے دل میں ہے آدمی سے علیحدہ ہو کر اس کا وجود برقرار نہیں رہیگا، یہیا بلیس کا وجود ہے۔ گناہ گار کے وجود کو اس پر حاوی قرار دیا گیا ہے (یعنی کہ Rom.5:21; 3 :6:6,17;7)۔ یہ قابل فہم ہے کہ چونکہ ”ابلیس“ کو بھی مجسم قرار دیا گیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ابلیس کو گناہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اسی طرح سے، پال نے ہمارے بارے میں تذکرہ کیا ہے کہ ہمارے اندر دو شخصیتیں موجود ہیں جو ہمارے گوشت پوست میں موجود ہے (بحوالہ Rom.7:15-21): گوشت پوست کا انسان ”ابلیس“ ہے جو انسان کی روح سے لڑ رہا ہے۔ یہاں اس کا ثبوت موجود کہ کوئی دو علیحدہ چیزیں نہیں ہیں اور خود ہمارے اندر کوئی لڑائی جاری ہے۔ ہماری فطرت کا یہ گناہ کا حصہ ہے جسے مجسم” شیطان“ قرار دیا گیا ہے (بحوالہ Mt.6:13 R.V.) جس شیطان کا بائبل میں تذکرہ کیا ہے۔ یونانی لفظ جس کا ترجمہ” شیطان“ کے طور پر کیا گیا ہے یہاں اس کا ترجمہ 1 Cor.5:13 میں بدقماش فرد سے کیا گیا ہے: کہ ایک شخص گناہوں کو دعوت دیتا ہے یعنی وہ شیطان کی مدد کر رہا ہے وہ خود ہی ایک شیطان یا ایک ابلیس بن گیا ہے۔

شیطان کا کردار سیاہ وسباق میں

ان الفاظ ابلیس اور شیطان کا استعمال بدکردار اور گناہ سے بھری ہوئی دنیا کی وضاحت کیلئے بھی استعمال ہوا ہے جس میں ہم رہتے ہیں سماجی، سیاسی اور انسانوں کے ذریعے تیار کردہ مذہبی اصول کو شیطان قرار دیا گیا ہے۔ پرانے صحیفے میں ابلیس اور شیطان کی اکثر یہودی اور رومن نظام میں سیاسی اور سوشل طاقت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس طرح سے ہم نے یہ پڑھا کہ ابلیس نے امت کو جیل میں ٹھونس دیا (بحوالہ Rev.2:10)، رومن انتظامیہ کے حوالہ سے

یہ کہا جا سکتا ہے کہ امت کو جیل بھیجا جا رہا تھا۔ اسی نقطۂ نظر کے مطابق ہم نے یہ بھی پڑھا گیا ہے کہ گاموس کا تپر چ اس جگہ موجود ہے جہاں شیطان کی جگہ ہے یا اس کا تخت تھا۔ یعنی ہر گاموس کی وہ رومن کالونی جہاں سے حکومت کی جاتی تھی۔ جہاں معتقدین کا ایک گروپ بھی موجود تھا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ شیطان نے خود اگر اس کا وجود ہے ہر گاموس میں اپنا تخت بنایا تھا۔

انسان کے گناہ کے خدا کے قانون (بحوالہ 1 Jn.3:4) کے خلاف صف آرائی قرار دیا گیا ہے لیکن گناہ کو مشترکہ طور پر خدا کے خلاف سوشل اور سماجی طاقت قرار دیا گیا ہے جو انسانوں سے زیادہ طاقتور ہے اور اس طاقت کو شیطان قرار دیا گیا ہے۔ اس روشنی میں ایران اور دوسری اسلامی طاقتیں امریکہ کو سب سے بڑا شیطان کہتی ہیں جو کہ قطعی غلط اور ان کے کاز کیلئے بہت بڑا نقصان ہے۔ اس طرح ان الفاظ "ابلیس" اور شیطان کا اکثر استعمال بائبل میں ہوا ہے۔

بالآخر، ممکنہ طور پر یہ کہنا درست ہوگا کہ کسی دوسرے کے بجائے اس موضوع میں، یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری سوچ وفکر کی بنیاد مکمل بائبل کے متوازی نظریے پر مبنی ہو، بجائے اس کے کہ دلچسپ اقتباسات والی چند آیات کی بنیاد پر عقیدے قائم کریں جو شیطان کے تعلق سے عام یقین کو پیش کرتی ہیں۔ مطالعہ 6.1 اور اس سیکشن کے دعائیہ طور پر بار بار مطالعہ سے با مقصد جزاء ملے گی۔ یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ اعتقاد کی اہمیت کا جو خاکہ تیار کیا گیا ہے وہی واحد طریقہ ہے تمام اقتباسات کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے کا جس میں شیطان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان الفاظ کو عام چیز کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے، یا چند جگہوں پر اس کی گناہ سے تشبیہ دی گئی ہے جو ہماری اپنی انسانی فطرت میں موجود ہے۔ سب سے زیادہ سمجھے گئے چند اقتباسات جنہیں اسی مقبول خیال کی حمایت میں پیش کیا گیا ہے انہیں انحراف میں شمار کیا جاتا ہے جو اس مطالعہ میں موجود ہے۔

وہ لوگ جو ہمارے نتائج کو قبول کرنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں تو ضرورت ہے کہ وہ خود سے سوال کریں: (1) کہ گناہ کوئی مجسم شئے ہے؟ واضح طور پر ایسا ہے۔ (۲) کیا یہ سچ ہے کہ شیطان کو صرف ایک اسم صفت کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے؟ ہاں، ایسا ممکن ہے۔ اصل مسلہ کیا ہے، کیا یہ قبول کیا جا سکتا ہے کہ گناہ کو ہمارے دشمن شیطان کے طور پر

مجسم قرار دیا ہے؟ دنیا کو جان (John) کے خطوط اور گوسپل (دیکھیں R.V) میں اکثر مجسم قرار دیا گیا ہے۔ اس مجسم ساریں کیلئے شیطان یا ابلیس میں سے کوئی کا لقب بہتر ہو سکتا ہے؟

6.3 بدروحیں

سابقہ سیکشن میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ہم یہ یقین کرتے کہ شیطان انسان نما شئے یا عفریت ہے۔ اگر ہم یہ قبول کرتے ہیں کہ ایسی کوئی شئے نہیں ہے تو اس کے بعد یقینی طور پر بدروحوں کا تذکرہ کریں جنہیں ابلیس کا نوکر قرار دیا گیا ہے اور ان کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوچا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں زندگی کے اچھے پہلو فراہم کرتا ہے اور ابلیس اور اس کی بدروحیں ہمیں بری چیزیں دیتی ہیں اور خدا کے ذریعے دی گئی اچھی چیزیں چھین لیتی ہیں۔ بائبل میں واضح طور پر اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ خدا تمام طاقت کا واحد ذریعہ ہے اور وہی ذمہ دار ہے ہماری زندگی (بحوالہ Is.45:7) میں تمام اچھائیوں اور برے کام کا۔ اس لئے جب ہماری آزمائش ہوتی ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ آزمائش خدا ہی لے آیا ہے اس کی ذمہ داری شیطان یا بدروحوں پر عائد نہیں کرنا چاہئے۔ جاب نے تعلیم دی ہے کہ "لارڈ ہی دیتا ہے اور لارڈ (بدروحیں نہیں) ہی واپس لے لیتا ہے لارڈ کی مہربانیاں تم پر نازل ہوں" (بحوالہ Job 1:21)۔

خدا تمام طاقت کا ذریعہ ہے (بحوالہ Isaiah 45:5; 44:8)۔ خدا اس وقت حسد کرتا ہے جب اس کی مخلوق دوسرے خداؤں میں یقین کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر وہ لوگ اس سے کہتے ہیں کہ تو برتر خدا ہے ایک طاقتور خدا ہے لیکن اصل میں یقین نہیں کرتا ہے کہ تیرے علاوہ بھی دوسرے خدا ہیں جبکہ وہ تجھسے طاقتور نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بدروحوں اور شیطان کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور اس طرح ایک سچے خدا کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ غلطی تھی جو اسرائیل نے کی تھی۔ پرانے صحیفے میں زیادہ تر اس کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اسرائیل نے کس طرح سے خدا کو ناراض کیا اور وہ خدا پر ایمان کے ساتھ دوسرے خداؤں کو بھی مانتے تھے۔ بائبل سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح آج لوگ بدروحوں پر یقین رکھتے ہیں اسی طرح سے اسرائیل جھوٹے خداؤں پر ایمان لاتے تھے۔

بدروحیں بُت ہیں

1 کورنتھس میں پال (Paul) نے وضاحت کی ہے کہ عیسائیوں کو بت پرستی یا ایسی چیزوں پر ایمان کیوں ہیں ہے۔ بائبل کے زمانے میں لوگ بدروحوں پر ایمان لاتے جو

چھوٹے چھوٹے خدا پرستی کرتے تھے جن کی پرستش ہوا کرتی تھی جو ان کی زندگی میں آنے والی دشواریاں روک سکتا تھا اس کے بعد انھوں نے بدروحوں کے مجسمے بنانا شروع کردیئے۔جن کی شبیہ بتوں جیسی ہوا کرتی تھی اور پھر ان کی پرستش شروع کردی۔اس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ پال نے اپنے خط میں بدروح اور "بت" کو ایک ہی قرار کیوں دیا ہے۔جو چیزیں وہ قربان کیا کرتے تھے وہ خدا کو نہیں بلکہ بدروحوں کو پیش کرتے تھے۔اور میں نہیں بلکہ تم بدروحوں کے ساتھی ہو--اگر تم میں سے کوئی شخص بتوں کے سامنے قربانی پیش کرتا ہے تو مت کھاؤ اسے(بحوالہ 1 Cor.10:20,28) کیونکہ بت اور بدروحیں ایک ہی ہیں۔ غور کرو کس طرح پال کہتا ہے کہ انھوں نے بدروحوں (بتوں) کیلئے قربانی کی خدا کی راہ میں نہیں۔ بدروحیں خدا نہیں ہیں اور چونکہ صرف ایک خدا ہے اور اس کے بعد بدروحوں میں بالکل ہی حقیقی طاقت نہیں ہے کیونکہ وہ دیوی دیوتا نہیں ہیں۔اسی نکتہ کو بیان کیا گیا ہے Cor. 4 :18 میں جیسا کہ تشویش ظاہر کی گئی ہے:۔

’’وہ چیزیں جو بتوں کے سامنے قربانی کیلئے پیش کی جاتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہے کہ ایک بت (جو ایک بدروح کے برابر ہے) کا اس دنیا میں کوئی وجود نہیں ہے اور دوسرا کوئی نہیں سوا خدا کے‘‘۔ کسی بت یا کسی بدروح کا بالکل ہی کوئی وجود نہیں ہے۔صرف ایک سچا خدا یا طاقت کا وجود ہے۔پال نے اپنا بیان جاری رکھا ہے(بحوالہ Vs.5,6):-

’’ان لوگوں کیلئے جو دیوی دیوتاؤں پر یقین رکھتے ہیں (جن کیلئے ڈھیر سارے دیوی دیوتاؤں اور ڈھیر سارے خدا ہیں، ٹھیک اسی طرح سے جیسا کہ آج مختلف قسم کی بدروحوں پر لوگوں کا ایمان ہے۔ جہاں ایک بدروح تمہاری نوکری گنوا دیتی ہے دوسری تمہاری بیوی کو تمہیں چھوڑنے کیلئے مجبور کرتی ہے)لیکن ہمارے لئے (سچے ایمان والوں کیلئے)صرف خدائے واحد ہے وہ باپ جس سے سب کچھ وابستہ ہے(اچھی اور بری تمام چیزیں جیسا کہ ہم پہلے کے حوالوں میں پڑھ چکے ہیں)‘‘۔

پرانے صحیفے میں اگر ہم دیکھیں تو ہمیں زیادہ سے زیادہ ثبوت ملیں گے "بدروحیں"

بتوں کے مانند ہیں۔صرف صحیفے کے یونانی بیان (the Septuagint) میں بتوں کے لئے Dt. 32:17 اور Ps.106:37 میں لفظ بد روحیں (daimonion) استعمال کیا گیا ہے۔ یہ وہی لفظ ہے جس کا نئے صحیفہ میں "بدروح" ترجمہ کیا گیا ہے۔ Psalm 106:36-39 میں اسرائیل کی غلطیوں اور کنان (Canaan) کے بتوں کی بد روحوں کی طرح پرستش کا تذکرہ کیا ہے:۔

''وہ لوگ (اسرائیل) اپنے بتوں کی پوجا کرتے تھے جو ان کیلئے بہت اہمیت کے حامل تھے۔ہاں انھوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹوں کو بد روحوں کے لئے قربان کردیا اور معصوموں کے خون بہائے یہاں تک کے اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے خون بہائے جسے انھوں نے کنان کے بتوں کے سامنے قربان کیا تھا۔

نئے صحیفہ کی بدروحیں

لیکن تم کہہ سکتے ہو، نئے صحیفہ میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جس میں بد روحوں کے بارے میں واضح طور پر تذکرہ کیا گیا ہے؟

ایک چیز ہمارے لئے واضح ہوجانا چاہیے کہ بائبل میں خود کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ یہ خدائے عظیم کا تحفہ ہے۔ اگر ہمیں صاف طور پر بتایا جائے کے خدا ہی مسائل کھڑے کرتا ہے اور وہی تمام طاقت کا ذریعہ ہے تو صرف بائبل ہی ہم سے صرف یہ نہیں کہتی کہ بد روحیں جو خدا کے مقابلے میں جھوٹے بت ہیں لارڈ نے انھیں ہمارے پاس بھیجا ہے۔ایسا عجیب سا لگتا ہے کہ لفظ بد روحیں پرانے صحیفہ میں صرف ۴مرتبہ استعمال ہوا ہے لیکن گوسپل کے ریکارڈ میں اس کا تذکرہ کئی مرتبہ آیا ہے۔یہ تجویز ہم اس لئے رکھ رہے ہیں کہ جسوقت گوسپل کبھی جاری کیا گیا تھا تو یہ اس زمانے کی باتیں تھیں کہ اگر کوئی مرض سمجھ میں نہ آئے تو وہ بد روحوں کا نتیجہ ہے۔اگر بد روحوں کا یقینی طور پر کوئی وجود ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پرانے صحیفہ میں ان کے باب میں زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتے ہیں لیکن ان نظریے کے ساتھ ہم ان کے بارے میں کچھ نہیں پڑھ سکتے۔

پہلے یہ کہ جانا تھا کہ کسی کے جسم سے بد روح نکالی گئی اور اس کی ذہنی بیماریوں کا علاج

ہوگیا یا اس بیماری کا علاج ہوا جس کے بارے میں اس زمانے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ جو لوگ اس صدی میں رہا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو اگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا تو اسے فرضی بد روح کا حملہ قرار دیدیا کرتے تھے۔ ان طبی معلومات کی سطح پر وہ انہیں نہیں سمجھ سکتے تھے۔ تو کہہ دیتے تھے اس پر بد روحوں کا حملہ ہے۔ پرانے صحیفہ کے زمانے میں کوئی شیطان یا گندی روح کو ذہنی حالت کی خرابی سے تصور کیا جاتا تھا (بحوالہ Jud.9:23; 1Sam.16: 14;18:10)۔ نئے صحیفہ کے زمانے میں شیطانی روح/بدروح کے قبضہ کی زبان ان لوگوں کیلئے استعمال ہوتی تھی جو ذہنی بیماری میں مبتلا تھے۔ بد روحوں اور بیماریوں کے درمیان تعلق مندرجہ ذیل طریقے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اس (یسوع) کے پاس اپنے لوگوں کو لاتے جن پر بد روحوں کا قبضہ تھا اور اس نے اپنی آواز سے ان بد روحون کو نکال باہر کیا--- ہوسکتا ہے کہ یہ کام انجام دینا ہو جس کے بارے میں پیغمبر عیسی (Isaiah) کے ذریعہ تذکرہ کیا گیا تھا (پرانے صحیفہ میں) یہ کہتے ہیں کہ ہماری تکلیف اور ہماری بیماریاں دور کردے" (بحوالہ Matthew 8:16,17)۔ اس طرح انسانی تکلیف اور بیماریاں وہی جو بد روحوں اور شیطانی روحوں کے ذریعے ضاہر ہوتی ہیں۔ جب وہ ٹھیک ہوجاتے تھے جن پر بد روحوں کا قبضہ تھا تو وہ اپنے صحیح ذہنوں کی طرف واپس لوٹ آتے تھے - Mark 5:15; Luke 8:35 ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بد روحوں کا قبضہ کسی کے بارے میں یہ کہنے کیلئے ہوا کرتا تھا کہ وہ ذہنی مریض ہے۔ اس کے معنی ہے کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ جن پر بد روحوں کا قبضہ ہوتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوسکتا اور صحت یاب بھی ہوسکتا ہے Matthew - 4:24;12:22;17:18 - یعنی یہ کہ بد روحوں کا قبضہ بیمار ظاہر کرنے کا دوسرا طریقہ ہے۔

مطالعہ ۶: سوالات

۱۔ ہمارے مسائل اور آزمائشوں کا ذمہ دار کون ہے؟

(اے) خدا

(بی) مواقع

(سی) ایک گناہ گار جسے شیطان کہا جاتا ہے

(ڈی) وہ گناہ گار جنہیں بدروحیں کہا جاتا ہے

۲۔ گناہ کیلئے ہمیں اکسانے کا کون ذمہ دار ہے؟

(اے) ہماری خودی کی فطرت

(بی) خدا

(سی) خراب روحیں

(ڈی) ایک گناہ گار جسے شیطان کہا جاتا ہے

۳۔ لفظی طور پر شیطان کے کیا معنی ہیں؟

(اے) گناہ

(بی) ناگ (Serpent)

(سی) جھوٹا بہتان لگانے والا/بہتان باز

(ڈی) شیطان (Lucifer)

۴۔ شیطان کے لفظی معنی کیا ہیں؟

(اے) ایک گنہگار

(بی) ایک دشمن

(سی) ایک درندہ

(ڈی) بدروحوں کا بادشاہ

۵۔ شیطان اور ابلیس کو کس طرح فرضی سے تشبیہ دی جاسکتی ؟

(اے) گناہ اور اس کی ترغیب دینا

(بی) بیرونی دنیا میں شیطانی طاقتیں

(سی) ایک اژدہا

۷۔ بدروحوں کے بارے میں ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں جن کا حوالہ نئے صحیفہ میں دیا گیا ہے؟

(اے) گناہ کا

(بی) بیماری

(سی) بیماری جس کے بارے میں لوگ سمجھتے تھے بد روحوں کے سبب پیدا ہوئی اس کی اس زمانے کی زبان

(ڈی) روحانی مخلوق

مطالعہ ۷: یسوع کی زندگی کا آغاز

7.1 یسوع کے عہدنامہ قدیم کے بارے میں پیشگوئیاں

مطالعہ ۳ میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ انسانوں کی نجات کیلئے خدا نے کس طرح سے یسوع مسیح کو اس کا محور بنایا تھا۔ وہ وعدے جو اس نے حوا، ابراہیم اور داؤد سے کیے تھے ان تمام نے یسوع کے بارے میں تذکرہ کیا تھا کہ وہ ظاہری طور پر ان کا وارث ہے۔ یقینی طور پر انے صحیفہ میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، اور یسوع کے بارے میں پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ موسیٰ کا قانون، جسے یسوع کے زمانے سے قبل اسرائیل کو تسلیم کرنا تھا، اس میں یسوع کے بارے میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے: یہ قانون ہمارا اسکول ماسٹر ہے جو ہمیں یسوع کے بارے میں بتائے گا'' (بحوالہ Gal. 3:24)۔ اس طرح عید فسح (یہودیوں کا تہوار) کے موقع پر، ایک بھیڑ بالکل صحت مند تھی جسے قربان کیا جانے والا تھا (بحوالہ Ex. 12:3-6)؛ اسے یسوع کی قربانی سے تشبیہ دیا گیا ہے، ''خدا کی بھیڑ، جس نے دنیا کے گناہوں کو اپنے سر لے لیا تھا'' (بحوالہ John 1:29; 1 Cor.5:7) قربانی کیلئے جس قسم کے بے داغ جانوروں کی ضرورت تھی اس کا اشارہ یسوع کے مکمل کردار کی طرف کیا تھا (بحوالہ Ex.12:5 cp.1Peter 1:19)۔

پرانے زبور اور پرانے صحیفہ کے پیغمبروں کی بے شمار پیشگوئیاں موجود ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مسیحا کیسا ہوگا۔ خاص طور پر اس پر توجہ دی گئی ہے کہ وہ کس طرح جاں بحق ہوگا۔ یہودیت کی طرف سے اس کو قبول کرنے سے انکار کیلئے کہ ان پیشگوئیوں کی بنیاد پر ہی مسیحا کی موت ہوئی ایسی چند باتیں پیش کی جا سکتی ہیں:۔

پرانی صحیفہ کی پیشگوئی	یسوع نے سچ کر دکھایا

--

''میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے تنہا کیوں چھوڑ دیا؟'' (Ps. 22:1)۔

''لوگ مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ جو کوئی مجھے دیکھتا مجھ پر ہنستا ہے: یہ لوگ یہ کہتے ہوئے سر ہلاتے ہیں کہ، وہ خدائے برتر پر اعتقاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ اسے بچائے گا: تو اُسے، بچانے دو

(Ps. 22:6-8)۔

یہ وہ الفاظ تھے جو صلیب پر یسوع نے کہے تھے (Matt 27:46)۔

اسرائیل نے یسوع سے نفرت کی اور اس کا مذاق اڑایا (Luke 23:35; 8:53)؛ انہوں نے اپنے سر ہلائے (Matt. 27:39)، اور یہ اسوقت کہا تھا جب اسے صلیب پر لٹکا دیا تھا (Matt. 27:43)

''میں اپنے بھائیوں میں ایک اجنبی بن گیا اور اپنی ہی ماں کی اولادوں کے درمیان غیر ملکی۔ (Ps.69:8,9)
''بھوک کے وقت انہوں نے مجھے سخت دکھ دیئے اور پینے کے لئے مرچ کا پانی'' (Ps. 69:12)۔

صلیب پر یسوع کے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے (John 19:28) ہاتھوں اور پیروں میں سوراخ کیا جانا صلیب پر لٹکانے کا طریقہ کار تھا۔
اس اہم ترین پیشگوئی کا تذکرہ Matt. 27:35 میں ہے

''میری زبان میرے جبڑوں میں پھنس گئی ہے۔۔۔انہوں نے میرے ہاتھوں اور پیروں میں سوراخ کردیتے ہیں'' (Ps. 22:15, 16)۔
انہوں نے میرے لباس تار تار کر دیئے تھے۔اور میری پوشاک کو برباد کردیا تھا'' Ps. (22:18)

یہ اپنے یہودی بھائیوں اور اس کے خاندان والوں کیلئے خود کو اجنبی ظاہر کرنے کے تاثرات میں۔(John 7:3-5 Matt.12:47-49)
اس کا حوالہ John 2:17 میں دیا گیا ہے۔

ایسا اس وقت ہوا جب یسوع صلیب پر تھا (Matt. 27:34)

''جس طرح ایک بھیڑ کی زبانیں اسے ہلاک کرنے والے کے سامنے گنگ ہو جاتی ہیں، اسی طرح وہ اپنا منہ نہیں کھول سکتا تھا'' (Isa. 53:7)

''اس نے اپنی قبر بدکردار لوگوں کے ساتھ بنائی اور اپنی موت امیروں کے ساتھ بانٹی'' (Isa. 53:9)------

یسوع، جو خدا کی بھیڑ ہے اپنے امتحان کے دوران بالکل خاموش تھا (Matt. 27:12, 14)

یسوع کو بدکردار مجرموں کے ساتھ صلیب پر چڑھایا گیا (Matt. 27:38)،

-----ایک امیر آدمی کے مقبرے میں اسے دفن کیا گیا (Matt. 27:57-60)

یہ بات قابل غور ہے کہ Ps. 22:22 کا Heb. 2:12 میں یسوع کے حوالے سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

Isaiah 53 یسوع کی موت اور ان کی دوبارہ واپسی کی باتوں کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے جس کی ہر آیت (verse) وعدوں کی سچی تکمیل ہے۔ اس سلسلے میں صرف دو مثالیں دی جا سکتی ہیں:۔

یہ بہت ہی کم تعجب کی بات ہے کہ نئے صحیفہ میں ہمیں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ پرانے صحیفہ کے قانون اور پیغمبر یسوع کے بارے میں سب کچھ ہماری طرز فکر پر مبنی ہے۔

(بحوالہ Acts 26:22; 28:23; Rom. 1:2,3; 16:25,26) یسوع نے خود ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے موسیٰ اور دوسرے ہمعصروں؛ کو ٹھیک ڈھنگ سے نہیں سمجھا تو وہ اسے بھی نہیں سمجھ سکیں گے (بحوالہ Luke16:31; John 5:46,47)۔

موسیٰ کا قانون اور پیغمبروں کی پیشگوئیاں یسوع کی جانب یہ اشارہ کرتی ہیں کہ یہ سب

کافی ثبوت ہیں کہ یسوع اپنی پیدائش سے قبل ظاہری طور پر موجود نہیں تھا۔ پیدائش سے قبل یسوع کی موجودگی کا جھوٹا 'عقیدہ' متواتر کیے گئے وعدوں کے بالکل خلاف ہے کہ وہ حوا' ابراہیم اور داؤد کا بیج (وارث) ہوسکتا ہے۔ اگر ان وعدوں کے وقت جنت میں اس کا وجود ہوتا تو انسانوں سے خدا کا وعدہ غلط ہوسکتا ہے کہ ایک وارث ہے جو مسیحا ہوگا۔ یسوع کا حسب نسب جو Matt. 1 اور Luke 3 میں ریکارڈ کیا گیا ہے اس سے اس کا شجرہ نسب ظاہر ہوتا ہے جو انہیں ان لوگوں تک لے جاتا ہے جن سے خدا نے وعدے کیے تھے۔

داؤد سے کیا گیا وعدہ یسوع کے اس وقت ظاہری طور پر موجودگی کی نفی کرتا ہے جب یہ وعدہ کیا گیا تھا: ''میں تیرے بعد تیرا بیج تیار کروں گا، جو تیرے جسم سے تیار کیا جائے گا۔۔۔۔میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا'' (بحوالہ 2 Sam. 7:12, 14)۔ یہاں یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ وعدہ کیا گیا تھا خدا کے بیٹے کا وجود تھا۔ یعنی کہ یہ بیج ''جو تیرے جسم سے پیدا کیا جائے گا'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ داؤد کا جسمانی اور روحانی وارث تھا۔ 'لارڈ نے اس حقیقت کا داؤد سے اعادہ کیا کہ۔۔۔۔ تیرے جسم کے پھل سے تیری حکمرانی میں قائم کروں گا (بحوالہ Ps. 132:11)۔

سلیمان وعدے کی ابتدائی تکمیل تھا، لیکن وعدے کے وقت چونکہ اس کا جسمانی طور پر وجود تھا (بحوالہ 2 Sam. 5:14) اس لئے داؤد کے لئے اس وعدے کی اصل تکمیل ظاہری وارث کے طور پر تھی جو خدا کا بیٹا ہی ہوسکتا ہے، جس کا حوالہ یقینی طور پر یسوع سے دیا گیا ہے (بحوالہ Luke 1:31-33)۔ ''میں داؤد میں ایک سچی شاخ پیدا کرونگا'' (بحوالہ Jer. 23:5) یعنی کہ مسیحا۔

اسی قسم کے زمانہ مستقبل کا استعمال دوسری پیشگوئیوں میں کیا گیا ہے جن کا تعلق یسوع سے ہے۔ ''میں اتاروں گا (اسرائیل) ایک پیغمبر (موسیٰ) جیسا'' (بحوالہ Deut. 18:18) جس کا حوالہ Acts 3:22, 23 میں دیا گیا ہے، جو یسوع کی پیغمبر کے طور پر وضاحت کرتا ہے ایک کنواری (مریم) کو حمل ٹھہرے گا، اور وہ ایک بیٹے کو جنم دے گی؛ اور

اسے امینوئیل (Immanuel) کے نام سے پکارا جائے گا" (بحوالہ Is. 7:14) یہ یسوع
کی پیدائش (بحوالہ Matt.1:23) سے واضح طور پر پورا ہو گیا۔

22:16، یونانی لفظ ''genos'' کو یسوع کے لئے استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں داؤد سے پیدا کیا گیا۔

یسوع کا تصور

مقدس روح (خدا کی سانس/طاقت) اُس پر اپنے اثرات حائل ہوئے اور مریم یسوع کو اپنے رحم میں ٹھہرانے میں کامیاب ہوئیں جبکہ انہوں نے کسی مرد سے کوئی ہمبستری نہیں کی۔ اس طرح جوزف یسوع کے حقیقی باپ نہیں تھے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ مقدس روح کوئی انسان نہیں ہے (دیکھئے مطالعہ ۲)؛ یسوع خدا کا بیٹا تھا، مقدس روح کا نہیں۔ خدا کے ذریعے اپنی روح کا مریم پر استعمال کیا جانا، اس کے بعد مقدس چیز کا بھی'' جو مریم سے پیدا ہوئی ''جسے خدا کا بیٹا'' کہا گیا'' (بحوالہ Luke 1:35)۔ یہاں لفظ اس کے بعد کا استعمال اس طرح کیا گیا ہے کہ مریم کے رحم پر مقدس روح کے اثرات کے بغیر، یسوع، خدا کا بیٹا، وجود میں نہیں آسکتا تھا۔

اس طرح یسوع مریم کے رحم میں آ گیا (بحوالہ Luke 1:31) یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ اس سے قبل وہ جسمانی طور پر موجود نہیں تھا۔ اگر ہمارے ذہن میں کوئی بات آتی ہے، تو یہ ہمارے اندر سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یسوع بھی مریم کے رحم کے اندر آئے۔ انہوں نے وہاں ایک بنائے ہوئے بیٹے کے طور پر ٹھیک دوسرے انسانوں کی طرح اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ John 3:16 جو بائبل کی سب سے زیادہ مشہور آیت (verse) ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یسوع خدا کے واحد بیٹے تھے۔ لاکھوں لوگ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اس کا مطلب سمجھنے میں ناکام ہو گئے تھے۔ اگر یسوع ''بیٹے بنے'' تھے، تو اس نے ''آغاز'' کیا (بننے سے متعلق لفظ آغاز) اس وقت جب وہ مریم کے رحم میں آیا۔ اگر یسوع کو خدا نے باپ کی حیثیت سے اپنا بیٹا بنایا تھا، تو یہ واحد ثبوت ہے کہ اس کا باپ اس سے عمر رسیدہ ہے۔ خدا کی کوئی ابتداء نہیں ہے (بحوالہ Ps. 90:2) اور پھر اس لئے یسوع خود خدا نہیں ہوسکتا (مطالعہ ۸ میں اس کی تفصیل بتائی گئی ہے)۔

یہ قابل غور بات ہے کہ خدا نے یسوع کو ''اپنا بیٹا بنایا'' تھا اسے تخلیق نہیں کیا تھا، جیسا کہ آدم کو بنایا تھا۔ یہ خدا کی یسوع کے ساتھ قربت کی وضاحت ہے۔ ''خدا یسوع میں موجود تھا، اپنے باتیں اس میں پیدا کر رہا تھا'' (بحوالہ 2 Cor. 5:19)۔ یسوع کو خدا نے اپنا بیٹا بنایا

بجائے اس کے کہ اسے خاک سے تخلیق کیا گیا ہوتا، یہ اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ اس کی قدرتی نوعیت کے طریقے یہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا اس کا باپ تھا۔

Is. 49:5,6 میں یسوع کے تعلق سے یہ پیشگوئی ہے کہ وہ دنیا کی روشنی ہے، جسے اس نے ثابت کر دیا (بحوالہ John 8:12) کیونکہ "لارڈ جس نے اسے رحم سے پیدا کیا اور وہ اس کا ملازم ہے"۔ یعنی کہ یسوع کو مریم کے رحم میں بنایا گیا تھا"، اور یہ کام اس کی روح القدس کی طاقت سے کیا گیا تھا۔ مریم کا رحم واضح طور پر وہ مقام ہے جہاں یسوع جسمانی طور پر وجود میں آیا۔ ہم نے مطالعہ 7.1 میں دیکھا ہے کہ زبور کی ۲۲ پیشگوئیاں صلیب کے سلسلے میں یسوع کے خیالات پر مبنی ہیں۔ اس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ خدا نے "مجھے رحم سے باہر نکالا۔۔۔ میں رحم سے اس کے ذریعے باہر لایا گیا؛ میری ماں کے پیٹ سے ہی تو میرا خدا ہے" (بحوالہ Ps. 22:9,10)۔ اپنی موت کے وقت، یسوع نے اپنی موت کے وقت اپنے نقطہ آغاز کی طرف دیکھا، یعنی اپنی ماں مریم کے رحم کی طرف، جسے (یسوع کو) خدا کی طاقت کے ذریعے بنایا گیا تھا۔ گوسپل میں مریم کی وضاحت یسوع کی "ماں" کی حیثیت سے بھی اس بات کو قطعی غلط ثابت کر دیتی ہے کہ مریم سے پیدائش سے قبل اس کا وجود تھا۔

مریم ایک عام عورت تھی، جس کے عام انسانوں جیسے والدین تھے۔ یہ اس حقیقت سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی ایک چچا زاد بہن تھی جس نے راہب جان کو جنم دیا تھا، جو ایک عام آدمی تھا (بحوالہ Luke 1:36)۔ رومن کیتھلک کا خیال ہے کہ مریم کوئی عام عورت نہیں تھی یعنی کہ یسوع بیک وقت "انسان کا بیٹا اور خدا کا بیٹا" نہیں ہو سکتا اس بارے میں نئے صحیفہ میں اس کے بارے میں بہت ساری باتیں موجود ہیں۔ وہ "آدمی کا بیٹا تھا کیونکہ اس کی ایک انسانی ماں تھی، اور وہ "خدا کا بیٹا" تھا کیونکہ روح القدس کے ذریعے مریم پر خدا کے اثرات حائل ہوئے تھے (بحوالہ Luke 1:35)، اس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا اس کا باپ تھا۔ یہ خوبصورت دلیل اس وقت غلط ثابت ہو جاتی اگر مریم ایک عام عورت ہوتی۔

"کسی گناہ گار سے کسی پاک چیز کو کون باہر لا سکتا؟ کوئی نہیں۔۔۔ آدمی کیا ہے، جو وہ پاک ہوگا؟ اور وہ جو ایک عورت سے پیدا ہوا، تو کیا وہ درست ہو سکتا ہے؟۔۔۔ وہ کس طرح سے پاک ہو سکتا ہے اگر وہ ایک عورت سے پیدا ہوا؟ (بحوالہ Job 14:4; 15:14; 25:4)۔ یہ بات کسی بھی خیال کو کہ مریم یا یسوع کے تعلق سے ایک درست رائے قائم کر سکتا

ہے۔

مریم چونکہ ”ایک عورت سے پیدا“ ہوئی تھیں جن کے عام انسانوں جیسے والدین تھے، تو ان کی بھی ہمارے جیسی ناپاک، انسانی فطرت ہوگی، جوانہوں نے یسوع کے حوالے کی ہوگی، جو ”ایک عورت سے پیدا ہوا تھا“ (بحوالہ Gal. 4:4)۔ اس کے مریم کے ذریعے پیدائش کی مزید اس کا ثبوت ہے کہ مریم کے ذریعے اس کی پیدائش سے قبل اس کا وجود نہیں تھا۔ یہ باتیں Gal. 4:4 میں بتائی گئی ہیں ”جو ایک عورت سے پیدا کیا گیا تھا“۔

گوسپل میں بیشتر جگہ مریم کے انسان ہونے کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ یسوع نے کم از کم ۳ مرتبہ مریم پر برہمی کا اظہار کیا تھا جو ان میں روحانی اخلاقی فقدان کا سبب تھی (بحوالہ (Luke 2:49; John 2:4)، لیکن وہ کیا کہہ رہا تھا مریم سمجھنے سے قاصر تھیں (بحوالہ Luke 2:50)۔ اصل میں یہ وہ حالات تھے جن کے بارے میں ایک انسانی فطرت کی حامل عورت سے ہم توقع کرسکتے تھے۔ جس کا بیٹا، خدا کا بیٹا تھا، جس کے اندر ماں سے زیادہ روحانی صلاحیت موجود تھی، جبکہ وہ، بھی، انسانی فطرت کا انسان تھا۔ جوزف نے یسوع کی پیدائش (بحوالہ Matt. 1:25) کے بعد مریم کے ساتھ مباشرت کی، اور اس لئے یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی ہے کہ اس کے بعد سے آگے تک ان کے درمیان ایک عام ازدواجی زندگی جیسا رشتہ نہیں تھا۔

یسوع کی ”ماں اور اس کے بھائی“ کے بارے میں Matt. 12:46, 47 میں جو تذکرہ کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کے بعد مریم کے دوسرے بچے بھی تھے۔ یسوع صرف ”ان کا پہلا بچہ تھا“ کیتھولک تعلیمات کے مطابق مریم کنواری ہی رہیں اور جنت میں چلی گئیں اس کے باوجود بائبل میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ فانی فطرت کے ناطے ایک انسان کی حیثیت سے، مریم کو بوڑھا ہو کر مرنا تھا؛ اس بات کے مطالعہ سے بالکل ہٹ کر جو ہم John 3:13 میں پڑھتے ہیں کہ کسی بھی آدمی کو جنت میں براہ راست نہیں اٹھا لیا جائے گا“۔ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ یسوع انسانی فطرت کے حامل تھے۔ دیکھئے (Heb.

2:14-18; Rom. 8:3) اس لئے ان کی ماں بھی اسی خصوصیت کی انسانی فطرت کے حامل ہوگی جبکہ اس کا باپ اس خصوصیت کا حامل نہیں ہے۔

7.3 خدا کے منصوبے میں یسوع کا مقام

انسانی تاریخ کے اوراق کی گردانی کے بعد خدا کے مقاصد کے مختلف پہلوؤں پر نظر جاتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے منصوبے کا یونہی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ کائنات کی تخلیق (بحوالہ John 1:1) کے آغاز سے ہی خدا نے ایک مکمل منصوبہ تیار کیا تھا۔ ایک بیٹے کی اس کی خواہش اس کے منصوبے کے آغاز سے ہی موجود تھی۔ پرانا صحیفہ میں یسوع کے ذریعے نجات کے خدا کے مختلف پہلوؤں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

ہم نے آزادانہ طور پر اس کا مظاہرہ کیا ہے کہ وعدوں، پیغمبروں کی پیشگوئیاں، موسیٰ کی قوانین کے طریقوں کے ذریعے پرانے صحیفہ میں یسوع میں خدا کے مقصد کو واضح طور پر عیاں کیا گیا ہے۔ یہ خدا کا مقصد ہی تھا کہ اس کا ایک بیٹا ہوگا جس کی اس نے تخلیق کر دی تھی۔ (Heb. 1:1,2، یونانی اقتباس بذریعہ، A. V. میں "کی وجہ سے" بہتر طور پر ترجمہ کیا گیا ہے)۔ یہ صرف یسوع کی وجہ سے ہوا تھا کہ انسانی تاریخ کی مدت کی اجازت خدا کی جانب سے دی گئی تھی (Heb. 1:2 [یونان])۔ اس کے بعد انسان کیلئے خدا کے انکشافات کا سلسلہ برسوں تک جاری رہا، جیسا کہ پرانے صحیفہ میں تذکرہ ہے، جس میں یسوع کے تعلق سے حوالے بھرے ہوئے ہیں۔

خدا کے نزدیک یسوع کی افضلیت اور اس کی اہمیت کو ہمیں مکمل طور پر سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ یسوع خدا کے ذہن اور اس کے مقصد میں ابتداء سے ہی موجود تھا، جبکہ وہ مریم کے ذریعہ پیدائش کے بعد ظاہری طور پر وجود میں آیا Heb. 1:4-7,13,14 نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یسوع کوئی فرشتہ نہیں تھا؛ اور اپنی فانی زندگی میں فرشتوں سے کم تھا (بحوالہ Heb. 2:7) لیکن خدا کے "واحد حاصل کردہ بیٹے" (بحوالہ John 3:16) کو دیکھتے ہوئے یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ ہم نے ابتداء میں یہ ظاہر کیا ہے کہ الہامی کتابوں میں جو اس کے وجود کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ

جسمانی شکل کے وجود کی باتیں ہیں، اس لیئے یسوع اپنی پیدائش سے قبل بحیثیت ''روح'' کے موجود نہیں تھا 1 Peter 1:20 نے اس کی پوزیشن کو اس طرح سے مجموعی طور پر مکمل کردیا ہے: یسوع کا تصور'' کائنات کی تشکیل سے قبل موجود تھا لیکن آخری لمحات میں اس کا وجود عمل میں آیا''۔

خدا نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے کئے گئے وعدوں میں اپنے بیٹے، یسوع مسیح جو ہمارا لارڈ ہے، کے سلسلے میں تثلیث کا اظہار کیا تھا، جو بنایا گیا تھا داؤد کے بیج سے یعنی کے جسمانی ساخت کے مطابق، اور مردہ سے زندہ ہونے کے لئے، روح القدس کے مطابق طاقت کے ساتھ اسے خدا کا بیٹا قرار دیا گیا''

(بحوالہ Rom. 1:1-4)۔

مندرجہ ذیل باتیں یسوع کی تاریخ کی جامع تصویر پیش کرتی ہیں:۔

۱۔پرانے صحیفہ میں وعدے۔یعنی کے خدا کے منصوبے میں؛

۲۔کنواری ماں کے ذریعے پیدا کئے جائے کے بعد جسمانی طور پر ایک شخص بحیثیت داؤد کا بیج

۳۔اس کا مکمل کردار (''روح کی پاکیزگی'') جو اس کی فانی زندگی کے دوران نظر آیا

۴۔اسے دوبارہ زندہ کیا گیا، اور پھر اس کا خدا کے بیٹے کے طور پر راہبوں کی روحانی تحریک سے مزید تبلیغ کے ذریعے اعلان کیا گیا۔

خدا کے علم میں تھا

ہمیں اس حقیقت سے زبردست مدد ملی ہے کہ کس طرح سے یسوع کا تصور خدا کے ذہن میں ابتداء سے ہی تھا جبکہ وہ جسمانی طور پر موجود نہیں تھا، اگر ہم اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ خدا تمام باتوں کو جانتا تھا جو مستقبل میں رونما ہونے والی ہیں؛ تو مستقبل کے بارے میں اس کی معلومات کا تصور مکمل ہو جاتا ہے۔ خدا نے ''ان چیزوں کا تذکرہ کیا جن کا کوئی وجود نہیں تھا'' (بحوالہ Rom. 4:17)۔ اس کے بعد وہ یہ اعلان کرسکتا تھا کہ ''ابتداء سے انتہا تک، اور قدیم زمانے کی باتیں جو منظر عام پر نہیں آتی ہیں، میری باتیں سامنے آئیں گی اور میں اپنی تمام مسرتوں کو بخش دوں گا'' (بحوالہ Is. 46:10)۔ اسی وجہ سے خدا نے مردوں کا تذکرہ کیا ہے کہ اگر وہ زندہ ہیں، اور وہ آدمی کی طرح بول سکیں گے اگر وہ پیدائش سے قبل زندہ ہیں۔

''وہ باتیں'' یا خدا کی باتوں، میں یسوع کے بارے میں پیشگوئی ہے جو ابتداء سے تھی؛ وہ ہمیشہ ہی خدا کا مقصد یا اس کی ''مسرت'' رہا ہے۔ اس لئے اس وقت یہ یقینی ہو گیا تھا کہ یسوع پیدا ہوگا؛ اور خدا اپنے اعلان کردہ مقصد کو یسوع کے ذریعے پورا کرے گا۔ خدا کی پہلے سے معلومات کی حقیقت اس کی باتوں کی یقین دہانی سے ظاہر ہوتی ہے۔ بائبل کے ہیرو میں ''پیغمبری تکمیل، کے زمانے پر یقین ہے جس نے خدا کے وعدے کے بارے میں مستقبل کی باتوں کو ماضی کے زمانے سے تصور کیا ہے۔ اس طرح داؤد کہتا ہے ''یہ خدائے برتر کا گھر ہے'' (بحوالہ 1 Chron. 22.1)، وعدوں پر عقیدہ تھا کہ داؤد نے دور حاضر کو مستقبل کی باتوں سے تعبیر کیا تھا۔ الہامی کتابوں میں خدا کے پیشگی معلومات کے سلسلے میں لاتعداد مثالیں موجود ہیں۔ خدا کو اس قدر یقین تھا کہ وہ ابراہیم سے کیا گیا وعدہ ضرور پورا کرے گا، جو وعدہ اس سے کیا تھا: ''تیرے بیج کو میں نے یہ زمین عطا کر دی ۔۔۔'' (بحوالہ Gen. 15:18) یہ اس وقت کی بات ہے جب ابراہیم کا کوئی بیج نہیں تھا۔ بیج کی پیدائش سے قبل (اسحٰق / یسوع) اس مدت کے دوران، خدا نے مزید وعدہ کیا تھا۔ ''مختلف قوموں کا میں نے تجھے باپ بنایا ہے'' (بحوالہ Gen. 17:5)۔ بیج ہے خدا نے ان 'چیزوں کا تذکرہ کیا تھا جو پہلے سے موجود نہیں

تھیں''۔

اس طرح یسوع نے اپنے دور عہد میں کہا تھا کہ خدا نے کس طرح ''تمام چیزیں اس کے (یسوع کے) ہاتھوں میں سونپ دی تھیں'' (بحوالہ John 3:35)، جبکہ یہ اس وقت کا معاملہ ہم یہ دیکھتے ہیں تمام چیزیں اس کے اختیار میں نہیں ہیں'' (بحوالہ Heb. 2:8)۔

خدا کے اپنے منصوبے کا تذکرہ کیا تھا (بحوالہ Luke 1:70)۔ کیونکہ اس لئے تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ آغاز سے ہی خدا کے منصوبے کے طور پر موجود تھیں جبکہ ثبوت کے طور پر یہ کوئی معاملہ نہیں ہے اس کے بجائے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ ابتداء سے ہی پیغمبر خدا کے منصوبوں میں شامل تھے۔ دہر آشوب جس کی بنیادی مثال ہے۔ خدا نے اس وقت کہا: ''اس سے قبل کے میں اسے پیٹ میں تیار کروں گا میں اسے جانتا ہوں، اور میں اسے پیغمبری عطا کرتا ہوں'' (بحوالہ Jer. 1:5)۔ اس طرح تشکیل سے قبل خدا دہر آشوب کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ اس طرح سے خدا نے فارس کے شہنشاہ کے بارے میں اس کی پیدائش سے قبل تذکرہ کیا تھا، ایسی ہی زبان استعمال کرتے ہوئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت اس کا وجود تھا (بحوالہ Is. 45:1-5) Hebrews 7:9, 10 وجود کے بارے میں اس زبان کی ایک اور مثال ہے جس کا ستعمال اس بارے میں کیا گیا تھا جو اسوقت پیدا نہیں ہوئی تھی۔

اسی طرح سے دہر آشوب کے لوگوں اور پیغمبروں کے بارے میں کائنات کی تشکیل سے قبل تذکرہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ خدا کے منصوبے میں شامل تھے، اس طرح سے سچے معتقدین کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ پہلے سے موجود تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کے تصور کے علاوہ ہمارا جسمانی طور پر کہیں بھی وجود نہیں تھا۔ خدا نے ''ہمیں بچا لیا، اور مقدس آواز کے ذریعے ہمیں آواز دی ۔۔۔ جو اس کا اپنا مقصد اور مہربانیاں تھیں، دنیا کے آغاز سے قبل یسوع مسیح کی شکل میں ہمیں سونپ دیا گیا (بحوالہ 2 Tim. 1:9)۔ دنیا کی تشکیل سے قبل ۔۔۔ ہماری نشاندہی کے ساتھ ۔۔۔ اس کی خواہش اور مرضی کے مطابق خدا نے یسوع کیلئے ہمارا انتخاب کیا'' (بحوالہ Eph. 1:4,5)۔ ابتداء سے ہی انسانوں کے بارے میں

تمام خیالات خدا کے تصور میں تھے، اورنشاندہی کے ساتھ، (انتخاب کرنا) نجات کیلئے ہمارا انتخاب کیا گیا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی وہ لوگ خدا کے تصور میں تھے (بحوالہ Rom. 8:27; 9:23)۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں، یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یسوع کے بارے میں جو خدا کا مقصد ہے خدا کے تصور اور اس کے منصوبے میں ابتداء سے اس کے وجود کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہوگا، جبکہ اس نے ایسا ظاہر نہ کیا ہو۔ وہ اس طرح تھا جیسے ''دنیا کی تشکیل سے وہ قربانی کی بھیڑ ہو'' (بحوالہ Rev. 13:8)۔ یسوع اس وقت محض یونہی مر گیا: وہ ''خدا کی بھیڑ'' تھا جسے ۴۰۰۰ سال کے بعد صلیب پر قربان کر دیا گیا (بحوالہ John 1:29; 1Cor. 5:7)۔ اسی طرح جیسا کہ ابتداء سے ہی یسوع کا انتخاب ہو چکا تھا (بحوالہ 1 Peter 1:20)۔ یہی کیفیت معتقدین کے ساتھ تھی (بحوالہ Eph. 1:4)؛ وہی یونانی لفظ ''انتخاب'' جس کا استعمال ان آیات میں کیا گیا ہے)۔ ہمارے لئے دشواری یہ ہے کہ ان تمام باتوں کو جذب نہیں کر سکتے کیونکہ ہم آسانی کے ساتھ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں کہ خدا کس طرح سے وقت کے تصور سے ہٹ کر اپنا کام کرتا ہے۔ عقیدہ ہی سب سے اہم ذریعہ ہے جس سے وقت کی بندشوں کے بغیر ہم خدا کے نظریے کے تحت ہر چیز دیکھ سکیں گے۔

7.4 ''ابتداء سے ہی دنیا کا وجود تھا''

بحوالہ John 1:1-3

''ابتداء سے ہی دنیا کا وجود تھا، اور دنیا خدا کے ساتھ تھی اور دنیا خدا تھی۔ یہی حالات ابتداء میں خدا کے ساتھ تھے۔تمام چیزیں اس نے بنائی تھیں''(بحوالہ John 1:1-3)۔

ان آیات (verses) ،کو جب ٹھیک ڈھنگ سے سمجھ لیا گیا، اس کی تصدیق ہوگئی اور پھر آخری سیکشن میں تفصیل کے ساتھ درج کر دیا گیا۔ اس کے باوجود، اس اقتباس کو بہت ہی غلط طریقے سے سمجھتے ہوئے یہ تعلیم دینے کیلئے استعمال کیا گیا کہ یسوع کی پیدائش سے قبل وہ جنت میں موجود تھا۔ ان آیات (verses) کی باتوں کو سچے ڈھنگ سے سمجھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ''ان الفاظ'' کے اس اقتباس میں کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ اس کا براہ راست کسی ایک فرد سے حوالہ نہیں دیا جاسکتا ہے، کیونکہ ایک شخص ''خدا کے ساتھ'' نہیں ہوسکتا ہے اور اس وقت خدا اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔ یونانی لفظ 'لوگوز' (Logos) جو جس کا ترجمہ یہاں ''لفظ'' (Word) کے طور پر کیا گیا ہے، اس کے معنی 'یسوع' سے قطعی نہیں ہیں۔

اس کا عام طور پر ترجمہ ''لفظ'' ، (Word) سے ہوا ہے، لیکن مندرجہ ذیل طریقے سے بھی ہوا ہے

سبب بتانا	وجہ
مواصلات	عقیدہ
مقصد	تعلیمات
وجہ	کہاوت
اطلاع	

''لفظ'' (Word) کا تذکرہ صرف بحیثیت ''وہ'' (he) کے کیا گیا ہے کیونکہ 'لوگوز' (Logos) یونانی میں تذکیر ہے۔لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کا حوالہ اس شخص، یسوع

سے دیا گیا ہے۔ جرمن (لوتھر Luther) میں اس کا ترجمہ "بے جنس" (das Wort) کے طور پر ہوا ہے؛ فرانسیسی (سیگونڈ Segond) میں تانیث (La parole) کے طور پر کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "وہ لفظ" ایک مرد کیلئے استعمال کیا گیا ہو ظاہر نہیں کرتا ہے۔

"آغاز پر"

'لوگوز' (نشانیاں Logos) کا حوالہ تخق کے ساتھ انسان کے اندرونی تاثرات سے دیا جاتا ہے جس کا اظہار بیرونی طور پر لفظوں اور دوسرے مواصلاتی ذرائع کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ابتداء میں خدا کے پاس یہ 'لوگوز' موجود تھے۔ یہ واحد مقصد یسوع پر مرکوز تھا۔ ہم نے یہ بتایا ہے کہ خدا نے کس طرح سے اپنی روح کو کام کرنے کیلئے اس کے اندرونی خیالات میں سمودیا تھا، اس طرح سے اس کی روح اور اس کے لفظ میں رابطہ تھا (دیکھئے۔۔۔۔ 2.2) جب خدا کی روح نے انسانوں کے ذریعے اپنے منصوبے کی تکمیل شروع کی، اور ابتداء سے انہیں اس کی تحریروں سے تحریک ملی تو یسوع کے خیال کو اس کے کام اور الفاظ کے ذریعے ظاہر کردیا گیا۔ یسوع خدا کا "لوگوز" تھا اور اس طرح سے خدا کی روح نے اپنے تمام کاموں میں یسوع کے خدا کے منصوبے کو ظاہر کردیا۔ اس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ پرانے صحیفوں کی بہت ساری باتوں میں یسوع کے تعلق سے مخصوص باتیں کیوں ہیں۔ اس کے باوجود، یہ زیادہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بحیثیت آدمی کے یسوع "وہ لفظ" نہیں تھا؛ یہ نجات کیلئے یسوع کے ذریعے نجات کیلئے یسوع کا منصوبہ تھا جو "وہ لفظ" تھا۔ 'لوگوز' ("وہ لفظ") کا یسوع کے تعلق سے گوسپل میں اکثر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی کہ "یسوع کا لفظ" (بحوالہ Col. 3:16; cp. Matt. 13:19; John 5:24; Acts 1910; 1 Thess. 1:8 وغیرہ)۔ یہ دیکھئے کہ 'لوگوز' یسوع کے لئے نجی طور پر استعمال کئے جانے کے بجائے اس کے بارے میں وضاحت کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جس وقت یسوع پیدا ہوا تھا، یہ "لفظ" گوشت اور خون کی شکل میں تبدیل ہوگیا۔ "وہ لفظ گوشت بنا دیا گیا تھا" (بحوالہ John 1:14)۔ یسوع کو نجی طور پر "وہ لفظ گوشت بنا دیا گیا" سے تعبیر کیا گیا "لفظ" سے نہیں؛ مریم سے پیدائش کے ذریعے وہ نجی طور پر "وہ لفظ" بن گیا، اس سے پہلے یہ نہیں ہوا تھا۔

یسوع کے بارے میں منصوبہ اور پیغام ابتداء میں ہی خدا کے ساتھ تھا، لیکن یسوع کی شخصیت میں اسے کھلے طور پر ظاہر کیا گیا ساتھ ہی اس کا تذکرہ پہلی صدی میں گوسپل کی

تعلیمات میں موجود تھا اس طرح خدا نے اپنے لفظ کو یسوع کے ذریعے ہمیں بتایا (بحوالہ Heb. 1:1,2)۔بار بار یہ دہرایا گیا ہے کہ یسوع خدا کی باتیں بولتا تھا اور خدا کے وجود کو ہم پر ظاہر کرنے کیلئے خدا کے لفظ کے ذریعے وہ معجزات کرتا تھا۔

(بحوالہ John 2:22; 3:34; 7:16; 10:32,38; 14:10,24)۔

پال نے یسوع کے حکم کی تعمیل کی تا کہ اس کے بارے میں گوسپل کی تعلیم دے سکے ''تمام قوموں کو'': ''یسوع مسیح کی تعلیمات، راز کے انکشاف کے مطابق، جسے دنیا کے آغاز سے راز میں رکھا گیا تھا لیکن اب اسے عام کردیا گیا۔۔۔اور تمام قوموں کو اس کی جانکاری دی گئی'' (بحوالہ Rom. 16:25,26 cp. 1Cor. 2:7)۔ ابدی زندگی کو یسوع کے کام کے ذریعے ہی انسانوں کیلئے ممکن بنایا جا سکتا ہے (بحوالہ John 3:16; 6:53)؛ جبکہ ابتداء میں خدا نے ابدی زندگی کے اس منصوبے کو انسانوں کیلئے پیش کیا تھا،صرف یہ سمجھتے ہوئے کہ اس (خدا) نے قربانی پیش کی ہے جو یسوع دے گا۔ اس پیشکش کا پورا انکشاف یسوع کی پیدائش اور اس کی موت کے بعد ہوا: ''یہ وہی ابدی زندگی، جس کا خدا نے دنیا کے آغاز سے قبل وعدہ کیا تھا؛ لیکن مقررہ وقت پر اپنے لفظ (زندگی) کو تبلیغ کے ذریعے پورا کیا'' (بحوالہ Titus 1:2,3)ہم نے یہ دیکھا ہے کہ کس طرح سے خدا کے پیغمبروں کے بارے میں ہمیشہ سے ان کے وجود کا تذکرہ کیا گیا ہے (بحوالہ Luke 1:70) یہ ان معنوں میں ہے کہ ''وہ لفظ'' جو انہوں نے کہا ابتداء سے ہی خدا کے ساتھ موجود تھا۔

یسوع کی اخلاقی حکایات میں ان میں سے متعدد باتوں کو پیش کیا گیا ہے؛ جہاں وہ اس کے متعلق پیشگوئی کی تکمیل کرتا ہے۔''میں اپنی اخلاقی حکایات میں اپنی زبان کھولوں گا؛ اور وہ باتیں بتاؤں گا جس کا دنیا کی تشکیل سے اب تک راز میں رکھا گیا ہے'' (بحوالہ Matt. 13:35) اس بات کا یہ مطلب لینا چاہیے کہ ''وہ لفظ خدا کے ساتھ تھا۔۔۔ابتداء میں''، جو یسوع کی پیدائش کے وقت ''گوشت میں'' تبدیل کیا جاتا تھا۔

''وہ لفظ خدا تھا''

ہم اس وقت یہ غور کرنے کی پوزیشن میں ہیں کہ ''وہ لفظ خدا تھا'' ہمارے منصوبے اور

خیالات بنیادی طور پر ہمارے ہیں ۔ 'میں لندن جا رہا ہو' ایک 'لفظ' ہے یا اظہار خیال جو میرے مقصد کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ یہ میرا مقصد ہے ۔یسوع کے بارے میں بھی خدا کے مقصد کو اسی طرح سمجھنا چاہئے ''جیسا کہ (ایک آدمی) اپنے دل میں سوچتا ہے، ٹھیک اسی طرح وہ بھی'' (بحوالہ Prov. 23:7) اور جیسا خدا سوچتا ہے، ویسا ہی وہ ہے ۔اس طرح خدا کا لفظ یا خیال خود خدا ہے: ''وہ لفظ خود خدا ہے''۔اس وجہ سے خدا اور اس کے لفظ میں بہت قریبی ربط ہے: تو ازن جیسے بحوالہ Ps. 29:8 میں مشترکہ ہے: لارڈ کی آواز نے ویرانوں کو دہلا کر رکھ دیا؛ لارڈ نے ویرانوں کو دہلا دیا'' اس طرح کے بیانات جسے ''تم نے مجھے نہیں سنا، لارڈ نے کہا تھا (بحوالہ Jer. 25:7) وہ تمام پیغمبروں میں مشترکہ ہے۔خدا کا مطلب یہ ہے کہ تم نے پیغمبروں کے ذریعے بولے گئے میرے الفاظ نہیں سنے؛ داؤد نے خدا کے لفظ کو اپنے لیمپ اور روشنی سے تعبیر کیا تھا۔(بحوالہ Ps. 119:105) جس میں وہ جھلکتا تھا: ''تو میرا لیمپ ہے، اور خدا اور خدائے برتر میری تاریکی کو روشن کرے گا'' (بحوالہ 2 Sam. 22:29)، جس سے خدا اور اس کے لفظ میں بالکل توازن ظاہر ہوتا ہے ۔یہ بات سمجھنے کی ہے کہ، اس طرح سے خدا کا لفظ خود خدا بن گیا تھا، یعنی کہ وہ اس طرح بولا گیا کہ وہ خود اس میں موجود ہے جبکہ وہ نہیں ہے (دیکھئے انحراف ۵ ''مجسم بنا کر پیش کرنے کے احوال'') ۔

خدا خود میں حقیقت ہے (بحوالہ John 3:33; 8:26; 1John 5:10) اور اس لئے خدا کا لفظ بھی سچا ہے (بحوالہ John 17:17)۔اسی طرح سے یسوع نے اپنے الفاظ کے ذریعے اپنی شناخت کروائی ہے اور یہ شناخت اتنی واضح تھی کہ وہ اپنے لفظ میں مجسم بن گیا: ''وہ جس نے مجھے مسترد کر دیا، اور میرے الفاظ کو نہیں سنا، وہ اس کا انصاف کرے گا: وہ لفظ جو میں نے بولا تھا، وہی لفظ یوم حشر میں اس کا انصاف کرنے والا ہے'' (بحوالہ John 12:48)۔یسوع نے اپنے لفظ کے باب میں اس طرح سے بتایا ہے کہ وہ خود مجسم ہے، یعنی وہ خود ہی ان الفاظ میں موجود ہے ۔اس کے الفاظ کو مجسم بنا دیا گیا تھا، کیونکہ وہ یسوع سے بہت ہی زیادہ قریب تھے ۔

خدا کا لفظ ٹھیک ایک فرد کے مانند ہے، یعنی کہ خدا خود ہی اس میں موجود ہے، John

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

باتیں کہی ہیں: ''(یہودی) اسے نہیں جانتے تھے اور نہ ہی پیغمبروں کی آوازیں''۔ جس وقت یسوع پیدا ہوا، خدا کی تمام باتیں/روح یسوع مسیح کے ذریعے ظاہر کر دی گئیں''۔ تحریک میں آئے ہوئے، راہب جان نے جو یسوع کے قریب تھے، بتایا کہ ابدی زندگی کے خدا کے منصوبے کو کس طرح سے یسوع مسیح کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جنہیں اس کے ماننے والے اپنے طور پر اسے چھو سکیں اور دیکھ سکیں۔ وہ اب یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ لوگ خدا کے لفظ کے سامنے ہیں، اور نجات کا اس کا پورا منصوبہ یسوع میں ہے۔ (بحوالہ 1 John 1:1-3)۔ چونکہ اس وقت ہم اپنی آنکھوں سے یسوع کو نہیں دیکھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی ہم اس بات کیلئے خوش ہیں کہ اس کو سچے عقیدے سے سمجھنے کے بعد ہمارے لئے خدا کے مقصد کو ہم سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمیں ابدی ازندگی کا یقین ہو جانا چاہئے (بحوالہ 1 Peter 1:8,9)۔ ہمیں خود اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے: کیا میں حقیقت میں یسوع کو جانتا ہوں؟، یسوع کو صرف ایک سچا انسان سمجھنا اس کے وجود کے اعتراف کیلئے کافی نہیں ہے۔ یہ صرف لگاتار اور عقیدت کے ساتھ بائبل کے مطالعے سے ہو سکتا ہے، اور اسی سے آپ اس کو آپ کے نجات دہندہ کے طور پر سمجھ پائیں گے اور پھر خود کو عیسائیت قبول کرنے کے بعد اس سے جوڑ سکیں گے۔

مطالعہ ۸: یسوع کی فطرت

ہے کہ وہ خود خدا تھا، اور اس لئے خود بخود مکمل کردار کا مالک ہوگیا۔ اس طرح سے اس فتح کی عظمت ختم ہو جاتی ہے جو یسوع نے گناہ اور انسانی فطرت کے خلاف حاصل کی تھی۔

اس کی انسانی فطرت تھی، اس میں بھی ہمارے جیسے گناہ گار رجحانات موجود تھے (بحوالہ Heb. 4:15)، لیکن اس نے خدا کے طریقے اور اس کی مہربانیوں سے اس سے کیے گئے عہد کے ذریعے اس پر قابو پا لیا تھا گناہ پر حاوی ہونے میں اس کا (خدا) کی مدد شامل تھی۔ خدا نے یہ اختیار اپنی مرضی سے اسے دیا تھا، جس سے وہ اس نہج پر پہنچ گیا کہ "خدا یسوع میں آ گیا، اور اس میں اپنی باتیں داخل کر دیں" اپنے ہی بیٹے کے ذریعے (بحوالہ 2 Cor. 5:19)۔

8.2 خدا اور یسوع کے درمیان فرق

ان اقتباسات کے درمیان ایسا بہترین توازن ہے جو اس سطح کو ظاہر کرتا ہے کہ ''خدا یسوع میں تھا''، اور یہ باتیں اس کی کرم فرمایاں ظاہر کرتی ہیں۔ اقتباسات کے موخر الذکر بائبل کی ان باتوں کو حق بجانب قرار دینے میں غلط ثابت ہوتی ہیں کہ یسوع خود خدا ہے، ''خدا صرف خدا ہے''، جیسا کہ تثلیثی عقیدے کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ (یہ جملہ 'خدا صرف خدا ہے' نائسیا کی کونسل میں ۳۲۵ ویں عیسوی میں استعمال کیا گیا تھا، جہاں خدا کے ''تثلیث'' ہونے کا خیال سب سے پہلے پیش کیا گیا تھا، جو ابتدائی زمانے کے عیسائیوں کے علم میں نہیں تھا۔) لفظ 'تثلیث' کا استعمال بائبل میں کہیں بھی نہیں کیا گیا ہے۔ مطالعہ ۹ میں گناہ پر یسوع کی مکمل فتح اور اس میں خدا کے دخلکو مزید بہتر طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جب ہم ان مطالعوں کا آغاز کرتے ہیں تو، ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نجات کا انحصار حقیقی یسوع مسیح کو صحیح ڈھنگ سے سمجھنے پر ہے (بحوالہ John 3:36; 6:53; 17:3)۔ ایک بار جب ہم گناہ اور موت پر اس کی فتح کو صحیح ڈھنگ سے سمجھ لیں گے، تو ہم اس پر پورا ایمان لے آئیں گے تا کہ اس نجات میں حصہ دار بن سکیں۔

خدا اور یسوع کے درمیان تعلقات کے خلاصوں میں سے ایک 1Tim. 2:5 میں پایا گیا ہے 'صرف ایک خدا ہے، خدا اور انسانوں کے درمیان صرف ایک ثالث ہے، اور وہ آدمی یسوع مسیح ہے''۔ جلی حرف معاملے کو مندرجہ ذیل طریقے سے ختم کرتے ہیں:۔

۔ چونکہ خدا صرف ایک ہے، اس لئے یہ ناممکن ہے کہ یسوع خدا ہو سکتا ہے؛ اگر باپ خدا ہے اور یسوع بھی خدا ہے، تو اس طرح دو خدا ہو جائیں گے۔ ''لیکن ہمارے نزدیک صرف ایک خدا ہے، اور وہ باپ ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 8:6)۔ خدا جو باپ ہے، صرف واحد خدا ہے۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ کوئی علیحدہ خدا ہوگا جسے خدا جو بیٹا ہے کہا جائے'، جو تثلیث کا جھوٹا عقیدہ ہے۔ پرانے صحیفہ میں اسی طرح یہواللہ (YAHWEH) کو ایک خدا، جو باپ ہے بنا کر پیش کیا گیا ہے (بحوالہ Isa. 63:16; 64:8)۔

۔اس ایک خدا کے علاوہ، ایک ثالث ہے، اور وہ آدمی یسوع مسیح ہے۔'' اور ایک ثالث ۔۔۔''لفظ'' اور'' یسوع اور خدا کے درمیان ایک فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

۔یسوع کے'' ثالث'' ہونے کے مطلب یہ ہوتے ہیں کہ وہ درمیان میں ہے۔ایک ثالث جو گنہگار آدمی اور گناہ سے پاک خدا کے درمیان ثالث ہے وہ خود خدا سے پاک خدا نہیں ہوسکتا؛ وہ ایک گناہ سے پاک آدمی ضرور ہوسکتا ہے فطرت سے گنہگار مخلوق۔ ''وہ آدمی یسوع مسیح'' اس وضاحت کی درستگی کے ساتھ تمام شک وشبہات کو دور کر دیتا ہے یسوع کے اوپر اُٹھانے کے بعد جب تحریر کیا گیا تو، پال نے یہ نہیں کہا کہ'' خدا یسوع مسیح''۔

متعدد بار ہمیں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ'' خدا انسان نہیں ہے'' (بحوالہ ;Num. 23:19 Hos. 11.9) اس طرح یسوع واضح طور پر'' انسان کی اولاد ہے''، جیسا کہ اس کے بارے میں اکثر پرانے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے؛ وہ ''عظیم ترین کا بیٹا'' تھا (بحوالہ Luke 1:32)۔خدا جو''عظیم ترین ہے'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ صرف وہی عظیم یسوع ''عظیم ترین کا بیٹا'' ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خود خدا نہیں بن سکتا ہے۔باپ اور بیٹے کیلئے استعمال کی جانے والی زبان خدا اور یسوع کے بارے میں استعمال کی گئی ہے، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یکساں نہیں ہیں۔ پھر بھی ایک بیٹے میں باپ جیسی کچھ خصوصیات تو ضرور موجود ہوتی ہیں، لیکن وہ باپ نہیں ہوسکتا یا وہ شخص ہوسکتا اور نہ ہی اپنے باپ جیسا عمر رسیدہ۔

اس نقطۂ نظر کے مطابق خدا اور یسوع کے درمیان بہت سارے فرق موجود ہے، جو واضح طور پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع خود خدا نہیں تھا:

خدا

''خدا کو ا کسایا نہیں جا سکتا''(بحوالہ James 1:13)۔

خدا کو موت نہیں ہے۔ وہ فطرت سے لافانی ہے۔(بحوالہ Ps. 90:2; 1 Tim. 6:16)

خدا انسانوں کو نظر نہیں آتا(بحوالہ 1 Tim. 6:16; Ex. 33:20)۔

یسوع

یسوع "ہر طرح سے اکسایا گیا تھا جیسا کہ ہم ہیں" (بحوالہ Heb. 4:15)۔

یسوع ۳ دنوں تک مرتا رہا (بحوالہ Mt. 12:40; 16:21)

انسانوں نے یسوع کو دیکھا اور اس پر آزما ہوئے (بحوالہ 1 John 1:1 میں تاکید کی گئی ہے)۔

جس وقت شیطان ہمیں اکساتا ہے، تو ہم گناہ اور خدا کے احکامات کے درمیان کسی ایک کا انتخاب کرنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اکثر ہم خدا کی نافرمانی کرتے ہیں؛ یسوع میں بھی یہی فطرت تھی، لیکن اس نے ہمیشہ خدا کا فرمان مانا۔ اس سے گناہ سرزد ہونے کے امکانات تھے، اس کے باوجود اس نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ ہم نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ داؤد کا بیج جس کا 2 Sam. 7:12-16 میں وعدہ کیا گیا تھا وہ یقینی طور پر یسوع ہے۔ آیت 14 (verse) میں یسوع کے ذریعے گناہ سرزد ہونے کے امکانات کا تذکرہ کیا گیا ہے: "اگر اس سے بے انصافی ہوتی ہے تو، میں اسے سزا دوں گا"۔

8:3 یسوع کی فطرت

لفظ 'فطرت' کا حوالہ اس سے دیا گیا ہے جو بنیادی طور پر ہماری فطرت ہے۔ہم نے مطالعہ 1 میں یہ ظاہر کیا ہے کہ بائبل میں صرف دو فطرت کے بارے میں تذکرہ ہے۔ یہ فطرت خدا کی، اور یہ فطرت انسان کی ہے۔فطرت سے خدا کو موت نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی ترغیب وغیرہ دے سکتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اپنی زندگی میں یسوع خدائی فطرت جیسا نہیں تھا۔اس لئے کہ وہ مکمل طور پر انسانی فطرت کا تھا۔'لفظ فطرت' کے سلسلے میں ہماری وضاحت اس کا ثبوت ہے کہ یسوع کی بیک وقت دو فطرت قطعی نہیں ہے۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ یسوع ہماری طرح سے ترغیب زدہ تھے(بحوالہ Heb. 4:15)،اس طرح سے ترغیبات پر اس کے مکمل اختیار نے اسے ہمارے لئے معافی دلانے میں کامیاب کر دیا۔ غلط خواہشات جو ہماری ترغیبات کی بنیادیں خود ہمارے اندر سے پیدا ہوتی ہیں (بحوالہ Mark 7:15-23)، یہ سب ہماری انسانی فطرت سے پیدا ہوتی ہیں (بحوالہ James 1:13-15)۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ یسوع انسانی فطرت کا حامل ہوتا کہ اسے ترغیبات کا تجربہ ہو اور وہ ان پر قابو پا سکے۔

Hebrws 2:14-18 میں یہ سب باتیں متعدد الفاظ میں پیش کی گئی ہیں:۔

"جیسا کہ بچے (ہم سب) گوشت اور خون کا مرکب ہیں (انسانی فطرت کے حامل)، وہ (یسوع) بھی خود اسی طرح ایسی شخصیت کا مالک ہے (یعنی کہ "گوشت اور خون کا مرکب"، R.S.V) اسی طرح (فطرت سے)؛ کہ وہ موت کے ذریعے ختم کر سکتا ہے۔۔۔ شیطان کو۔۔۔ کیونکہ اسے فرشتوں جیسی فطرت حاصل نہیں کی تھی لیکن اس میں تھی (فطرت) ابراہیم کے بیج کی خصوصیت ۔ان تمام باتوں کی بنیاد پر وہ اپنے بھائیوں میں مقبول ہو گیا تھا اور اسے پسند کیا جاتا تھا، یعنی وہ ایک رحم دل اور قابل بھروسہ۔۔۔ راہب ہو سکتا تھا۔۔۔ جو انسانوں کے گناہوں کیلئے معافی دلا سکتا تھا۔ ان معاملات میں وہ خود بھی ترغیبات اور تحریص میں مبتلا ہوا تھا، اور وہ اس قابل تھا جو ترغیب زدہ ہیں ان پر وہ برتر ہو"

ان اقتباسات نے ایسی غیر معمولی باتیں ظاہر کی ہیں جس سے حقیقت ثابت ہوتی ہے

کہ یسوع انسانی فطرت کا تھا؛ ''وہ بھی ان جیسا تھا'' گوشت اور خون سے بنایا ہوا مرکب (بحوالہ Heb. 2:14)۔اس جملے میں استعمال کیے گئے تمام الفاظ ایک ہی معنی جیسے ہیں، صرف اس نقطہ کو ثابت کرنے کیلئے۔ وہ گوشت خون کا بنا ہوا ''اسی قسم کی''فطرت کا مالک: ریکارڈ یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ بھی ان خصوصیتکا حامل تھا،لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ،وہ اسی قسم کے گوشت خون کا بنا ہوا تھا''۔ Heb. 2:16 اسی طرح کا نقطہ پیش کرتا ہے کہ یسوع فرشتے جیسی فطرت کا مالک نہیں تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ ابراہیم کا بیج تھا، جو دنیا میں اپنے معتقدین کیلئے نجات دلانے آیا تھا، جو صرف ابراہیم کا بیج ہوسکتا ہے۔اس وجہ سے یہ ضروری ہوگیا تھا کہ وہ انسانی فطرت کا ہو۔ ہر طرح سے وہ ''اپنے بھائیوں کی فطرت جیسا ہو'' (بحوالہ Heb. 2:17) تاکہ خدا ہمیں یسوع کی قربانی کے ذریعے معافی دے سکے۔ یہ کہنا کہ یسوع مکمل طور پر انسانی فطرت کا نہیں تھا یسوع کے بارے میں بنیادی باتوں سے نابلد ہونا ظاہر کرنا ہے۔

جب کبھی بھی تبدیلی مذہب کے ذریعے عیسائیت کے معتقدین گناہ کرتے ہیں، وہ خدا کے روبرو حاضر ہوسکتے ہیں، اور یسوع کے ذریعے دعا کرتے ہوئے اپنے گناہوں کا اعتراف کرسکتے ہیں (بحوالہ 1 John 1:9)؛ خدا کو معلوم تھا کہ یسوع گناہ کیلئے ترغیب زدہ ہے جیسا کہ دوسرے انسان، لیکن وہ بالکل مکمل ہے، اور جب بھی گناہ کی ترغیب ہوگی وہ ان پر قابو پاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے، ''یسوع کے واسطے خدا'' ہمیں معاف کرسکتا ہے (بحوالہ Eph. 4:32)۔ اس لئے یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ یسوع کس طرح سے ہماری طرح تحریص زدہ تھا، اور اس کو ممکن بنانے کے لئے اس کے اندر ہماری جیسی فطرت ضروری تھی۔ Heb. 2:14 میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یسوع ''گوشت'' کی فطرت کا حامل تھا یعنی کہ کسی بھی معنی میں اپنی پوری زندگی میں وہ خدا کی فطرت کا حامل نہیں تھا(بحوالہ John 4:24)۔
آدمیوں کے ذریعے خدا کے کلام کو برقرار رکھنے کی سابقہ کوشش، یعنی کہ ترغیبات پر مکمل طور پر قابو پانا، مکمل طور پر ناکام ہوگئی تھیں۔ اس لئے ''خدا نے گناہ گار انسانی جسم کی شکل، اور گناہ کیلئے بطور قربانی، اپنے بیٹے کو بھیجا، تاکہ جسم میں گناہ کو ختم کیا جا سکے'' (بحوالہ Rom. 8:3 A.V. mg.)۔

''گناہ'' فطری حیثیت ہے گناہ جو ہمارے اندر ہماری فطرت سے موجود ہے۔ ہم نے اس کو اپنے اندر داخل ہونے کی چھوٹ دے رکھی ہے، اور یہ سلسلہ جاری ہے، اور ''گناہ کا نتیجہ موت ہے''۔ اس لعنت سے باہر نکلنے کیلئے، آدمی کو بیرونی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ اپنے طور پر مکمل شخصیت کا حامل بننے کے قابل نہیں ہے؛ یہ خصوصیت گوشت پوشت کے جسم میں نہیں ہے کہ وہ گناہ سے باہر نکل سکے۔ خدا نے اس کے بعد خود مداخلت کی اور ہمارے پاس اپنے بیٹے کو بھیج دیا، جو ہمارے جیسے ''گناہ والے جسم'' کا مالک تھا، جو گناہ کرنے کی تمام برائیوں سے ہمارے جیسا بھرپور تھا۔ دوسرے انسانوں کے بالکل برعکس، یسوع تمام تر غیبات پر حاوی ہوگیا، جبکہ اس میں اس کی ناکامی کا بھی امکان تھا ہماری طرح وہ بھی گناہ کا مرتکب ہوسکتا تھا۔ Rom. 8:3 نے یسوع کی انسانی فطرت کی اس طرح سے وضاحت کی ہے کہ وہ ''گناہ گار جسم'' کا مالک ہے۔ ابتداء میں چند آیات Verses میں پال نے وضاحت کی ہے کہ کس طرح سے جسم میں ''اچھی باتیں پیدا نہیں ہوئیں''، اور کس طرح سے جسم خدا کی نافرمانی کرتا ہے (بحوالہ Rom. 7:18-23)۔ اس روشنی میں یہ باتیں Rom. 8:3 میں پڑھنا کسقدر خوشگوار لگتی ہیں کہ یسوع ''گناہ گار جسم'' کا مالک تھا۔ ایسا اس لئے کہ، وہ جسم کی خواہشات پر حاوی ہوگیا تھا، اور اس طرح سے ہم بھی ہمارے جسم کی گناہوں سے بچنے کے راستے ڈھونڈ نکال سکتے ہیں؛ جبکہ یسوع اپنی گناہ گار فطرت کے بارے میں پوری طرح سے واقف تھا۔ ایک بار اسے ''خدا کا ماسٹر'' کے طور پر خطاب کیا گیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ''اچھا'' اور فطرت کے ذریعے بالکل مکمل ہے۔ اس نے جواب دیا تھا: ''تو مجھے اچھا کیوں پکارتا؟ کیونکہ کوئی اچھا نہیں کسی کے، اور، وہ خدا'' ہے (بحوالہ Mark 10:17,18)۔ دوسرے موقع پر، لوگوں نے یسوع کی ہر طرح سے آزمائش کی کیونکہ اس نے لاجواب معجزات پیش کئے تھے۔ یسوع نے ان سے فائدہ نہیں اٹھایا'' کیونکہ وہ ان سب کو جانتا تھا، اور نہیں چاہتا تھا کہ کوئی انسان ان معجزات کی آزمائش کرے: کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان میں کیا فطرت ہے'' (بحوالہ John 2:23-25, Greek text)۔ انسانی فطرت کے زبردست علم کی وجہ سے (''وہ سب کچھ جانتا تھا، اس بارے میں)، یسوع نہیں چاہتا تھا کہ لوگ صرف اس کی مداح کریں، کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ اس کی انسانی فطرت کا شیطان کس طرح کا ہے۔

8.4 یسوع میں انسانی خصلت

گوسپل کے ریکارڈز سے ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ یسوع میں کس طرح مکمل طور پر انسانی خصلت موجود تھی۔ یہ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے کہ وہ جب پریشان تھا، تو ایک کنویں سے پانی پینے کیلئے بیٹھ گیا تھا (بحوالہ John 4:6)۔ ''یسوع رونے لگا'' لعزرس کی موت پر (بحوالہ John 11:35)۔ سب سے بڑی مثال تو یہ ہے کہ جب اس کو زندگی میں آخری تکالیف کا سامنا تھا جو اس کی انسانی خصلت کا کافی اہم ثبوت ہے: ''اب میری روح کو تکلیف ہو رہی ہے''، اس نے اس کا اعتراف کیا تھا۔ یہ اعتراف اس وقت کیا گیا تھا جب وہ خدا سے دعا کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ صلیب پر موت سے اسے بچا (بحوالہ John 12:27)۔ اس نے ''دعا کی تھی' یہ کہتے ہوئے، اے مرے باپ، اگر یہ ممکن ہو، تو اس پیالہ کو (موت کی اذیتیں) میرے سامنے سے ہٹالے؛ پھر بھی یہ میری خواہش نہیں لیکن اگر تو چاہے تو'' (بحوالہ Matt. 26:39)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چند طریقہ کار کے تحت یسوع کی خواہش، یا تمنائیں خدا کی تمناؤں سے مختلف تھیں۔

اپنی پوری زندگی میں یسوع صلیب پر اپنے آخری امتحان کیلئے خدا کی مرضی کیلئے تیار تھا: ''میں اپنے طور پر کچھ بھی نہیں کرسکتا ہوں: جیسا کہ میں سنتا ہوں، یہ میرا قطعی خیال ہے؛ اور یہ میرا فیصلہ ہے: کہ میں چونکہ اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوں، لیکن اپنے باپ کی مرضی کا مالک ہوں جس کا اس نے مجھے حکم دیا ہے'' (بحوالہ John 5:30)۔ یسوع کی مرضی اور خدا کی مرضی کا یہ فرق اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یسوع خدا نہیں تھا۔

ہم نے زندگی بھر خدا کے معلومات کے اضافے کی توقع کی ہے، اس کی آزمائشوں سے کچھ سیکھنے کی کوشش کی ہے جو ہماری زندگی میں پیش آتی ہیں۔ اس مرحلے میں یسوع ہمارے لئے سب سے بڑی مثال تھا۔ اس میں داخل ہونے والی خدا کی تمام تر معلومات سے وہ پوری طرح واقف نہیں تھا اور وہ معلومات بھی جو ہم جانتے ہیں۔ بچپن سے ہی ''یسوع نے معلومات

نے خود کوشش کی، کسی بھی طرح سے خدا نے اسے ایسا کرنے کیلئے دباؤ نہیں ڈالا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ خدا کا پٹھو بن جاتا۔ یسوع ہم سے سچے معنوں میں محبت کرتا ہے، اور اسی مقصد کیلئے اس نے صلیب پر اپنی زندگی قربان کر دی۔ ہمارے لئے یسوع کی بیحد محبت اس وقت کوئی معنی نہیں رکھتی اگر خدا صلیب پر اسے مرنے کیلئے مجبور کرتا (بحوالہ ;Eph.5:2,25 Rev.15:5; Gal. 2:20)۔ اگر یسوع خدا ہوتا، تو مکمل ہونے کے بجائے اس کے پاس کوئی دوسرا مطلب نہیں ہوتا اور وہ صلیب پر قربان ہو جاتا۔ اس لئے یسوع نے صرف یہی راستہ اپنایا کہ اس کی محبت کی ہم قدر و منزلت کریں، اور اس کے ساتھ قربت پیدا کریں۔

ایسا اس لئے ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کر دے، تا کہ خدا اس سے خوش ہو جائے: اس لئے خدا مجھ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ میں نے اپنی جان قربان کر دی ہے۔۔۔ کوئی بھی آدمی ہماری جیسی عظمت حاصل نہیں کر سکتا ہے جبکہ میں نے خود اپنی جان قربان کی ہے" (بحوالہ John 10:17,18)۔ خدا یسوع کی فرمان برداری سے اس قدر خوش تھا کہ اس وقت اس صورتحال کو نہیں سمجھا جاتا اگر یسوع خود خدا ہوتا، کیونکہ وہ گناہ گار انسانوں کی طرح انسانی شکل میں زندگی سے مبرا ہوتا۔ (بحوالہ ;Matt. 3:17 12:18; 17:5) بیٹے کی فرمانبرداری کے تعلق سے باپ کی خوشنودی کا یہ ریکارڈ اس کا ثبوت ہے کہ یسوع میں حکم عدولی کے امکانات موجود تھے، لیکن اس نے با ہوش و حواس فرمان برداری کا مظاہرہ کیا۔

نجات کیلئے یسوع کی خواہش

اس انسانی فطرت کے سبب، یسوع کو معمولی بیماریاں بھی ہوئی تھیں، اسے تھکان وغیرہ بھی محسوس ہوئی۔ ٹھیک اس طرح سے جس طرح ہمیں احساس ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ ہوتا کہ اگر وہ صلیب پر نہیں مرتا تو وہ دوسرے کسی طرح سے مر جاتا، یعنی کہ بوڑھا ہو کر۔ اس کی روشنی میں خدا کو موت سے اسے بچانے کی ضرورت پیش آئی۔ ان حالات کو بہتر طور سمجھتے ہوئے یسوع نے "دعائیں کیں اور اس (خدا) کے سامنے گریہ کرتے ہوئے التجا کی کہ اسے موت سے بچا لیا جائے، اور اس کی دعائیں سن لی گئیں" (بحوالہ Heb.5:7;A.V.mg)۔ یہ

حقیقت ہے کہ یسوع نے جب خدا سے التجا کی تھی کہ اسے موت سے بچایا لیا جائے اس وقت اس امکان کو بالکل خارج کر دیتی ہے کہ وہ خود خدا تھا۔ یسوع کی دوبارہ آمد، سے موت کا ''اس پر کوئی غلبہ نہیں رہ جاتا ہے'' (بحوالہ Rom. 6:9) یعنی کہ موت اس کیلئے بے معنی ہو جاتی ہے۔

زبور کی متعدد پیشگوئیاں یسوع کے تعلق سے ہیں: جہاں زبور کی کئی آیات verses کا نئے صحیفہ میں یسوع کے تعلق سے حوالہ دیا گیا ہے، اس لئے یہ مان لینا درست ہے کہ زبور میں دوسری آیات Verses بھی اس کے بارے میں ہوں گی۔ ایسے کئی مواقع پر اس کو یاد دلایا گیا ہے یسوع خدا کے ذریعے نجات کا طلبگار تھا:۔

Ps. 91:11,12 میں یسوع کے بارے میں Matt. 4:6 میں حوالہ کا تذکرہ کیا ہے۔ Ps. 1:16 کی یہ پیشگوئیاں ہیں کہ خدا نے کس طرح سے یسوع کو نجات عطا کی: ''طویل زندگی کے ذریعے (یعنی کہ ابدی زندگی) میں اسے ممکن کروں گا، اور میں اپنی نجات اسے بخش دوں گا''۔ Ps. 69:21 میں یسوع کو صلیب دینے جانے کا حوالہ دیا ہے (بحوالہ Matt. 27:34)؛ پورے زبور میں صلیب پر یسوع کے خیالات کا تذکرہ کیا گیا ہے؛ ''مجھے بچا، اے خدا۔۔۔میرے روح کو سکون دے، اور اسے اذیت سے بچا۔۔۔اپنی نجات کے ذریعے، اے خدا، مجھے اوپر اٹھا لے'' (بحوالہ Vs. 1,18,29)۔

Ps. 89 میں یسوع کی تثلیث کے متعلق خدا کے داؤد سے کیے گئے وعدوں کی کنٹری ہے۔ یسوع کے تعلق سے تثلیث Ps. 89:26 کی پیشگوئیاں ہیں: ''وہ میرے سامنے (خدا) روئے گا، تو میرا باپ ہے، میرے خدا، اور میری نجات کیلئے چٹان بن جائے گا۔

خدا سے نجات کیلئے یسوع کی دعائیں سنی گئیں تھیں؛ اسے اس لئے سنا گیا کیونکہ وہ نجی طور پر اس کی روحانی شخصیت تھا، اس لئے نہیں کہ تثلیث (بحوالہ Heb. 5:7) میں اس کا کوئی مقام ہے۔ اس طرح خدا نے یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اور لافانی حیثیت سے اس کو شان

بخشی جو نئے صحیفہ کا ایک اہم موضوع ہے:

''خدا نے۔۔۔یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اپنے مقصد سے اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک شہزادہ اور نجات دہندہ بنائے جانے کیلئے خدا کا شکریہ ادا کیا (بحوالہ Acts 5:30,31)۔

''خدا نے۔۔۔اپنے بیٹے یسوع کو شان وشوکت بخشی۔۔۔جسے خدا نے مردہ سے زندہ اٹھایا'' (بحوالہ Acts 3:13, 15)

اس یسوع کو خدا نے زندہ اٹھایا'' (بحوالہ Acts 2:24,32,33)۔

یسوع نے خود بھی ان تمام باتوں کا اعتراف کیا ہے جب اس نے خدا سے اسے شان و شوکت بخشنے کی درخواست کی (بحوالہ John 17:5 cp. 13:32; 8:54)۔

اگر یسوع خود خدا ہوتا تو، یہ تمام دلیلیں بے مقصد ہو جاتیں، یہ دیکھتے ہوئے کہ خدا کو کبھی موت نہیں ہے۔ یسوع کو اپنے بچاؤ کی ضرورت نہیں ہوتی اگر وہ خدا ہوتا۔ وہ خدا تھا جس نے یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اور یسوع نے خدا کی برتری کا اپنے ذریعے مظاہرہ کیا، اور خدا اور یسوع کے دو علیحدہ وجود کا بھی۔ کسی بھی طرح سے یسوع ''تنہا اور ابدی خدا (ساتھ) دو۔۔۔فطرتوں کے۔۔۔خدا کی فطرت اور انسانی فطرت کے ذریعے نہیں ہو سکتا ہے''، جیسا کہ انگلینڈ کے کلیسا کے آرٹیکل 39 میں پہلی بار تذکرہ کیا ہے۔ ان باتوں کے اصل معنی یہ ہیں کہ ایک مخلوق صرف ایک فطرت کی مالک ہو سکتی ہے۔ ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ثبوت بہت ہی درست ہیں کہ یسوع کی ہماری جیسی فطرت تھی۔

8.5 یسوع کے ساتھ خدا کا رشتہ

خدا نے یسوع کو دوبارہ کس طرح سے نمودار کیا جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو ہمیں یسوع اور خدا کے درمیان تعلقات پر سوچنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اگر وہ ''ایک ہی طرح کے ہوتے ۔۔۔ ایک طرح ابدی ہوتے''، جیسا کہ تثلیث کے عقیدے میں بتایا جاتا ہے، تو ہم ان کے رشتے کو بھی برابر سمجھتے۔ ہم نے واضح ثبوت سمجھ لیں ہے کہ معاملہ یہ نہیں ہے۔ خدا اور یسوع کے درمیان تعلقات بالکل اسی طرح کے ہیں جیسے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہوتے ہیں؛ ''ہر آدمی کا سربراہ یسوع ہے؛ اور عورت کا سربراہ آدمی ہے؛ اور یسوع کا سربراہ خدا ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 11:3)۔ جس طرح شوہر اپنی بیوی کا سربراہ ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح خدا یسوع کا سربراہ ہے، جبکہ ان کے مقاصد ایک ہی ہیں جیسا کہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ''یسوع خدا کا ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 3:23)، جیسا کہ بیوی اپنے شوہر کی ہوتی ہے۔

خدا جو باپ ہے اس کے باب میں اکثر کہا گیا ہے کہ وہ یسوع کا خدا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کو اس طرح پیش کیا ہے جیسے کہ ''لارڈ یسوع مسیح کا وہ خدا اور باپ'' (بحوالہ 1 Pet. 1:3; Eph. 1:17) یہاں تک کہ یسوع کو جنت میں جلی تک، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی ان کے تعلقات ہیں، جیسا کہ یہ یسوع کی فانی زندگی میں پیش آیا تھا۔ اگر اس تثلیث کے ماننے والوں میں بحث ہوئی ہے کہ یسوع نے زمین پر اپنی زندگی کے دوران خدا کے مقابلے میں یسوع نے بہت کم گفتگو کی ہے۔ نئے صحیفہ کے خطوط میں یسوع کو جنت میں اٹھائے جانے کے چند برسوں بعد یہ لکھا گیا ہے کہ ابھی تک خدا کے بارے میں کیا کہا جارہا ہے کہ وہ یسوع کا خدا اور باپ ہے۔ یسوع بھی تک اپنے خدا کو اپنے باپ کا رتبہ دے رہا ہے۔

نئے صحیفہ کی آخری کتاب (Revelation) میں جو یسوع کی شان وشوکت اور اوپر اٹھائے جانے کے کم از کم ۳۰ برسوں بعد تحریر میں یہ انکشاف ہوا تھا، جس میں اب بھی یہ تذکرہ

موجود ہے کہ خدا ''اس کا (یسوع کا) خدا اور باپ ہے'' (بحوالہ Rev. 1:6 R.V.)۔ اس کتاب میں یسوع کی واپسی اور اس کی شان وشوکت اپنے معتقدین کو پیغامات دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بولتا ہے ''میرے خدا کا گھر۔۔۔میرے خدا کا نام۔۔۔میرے خدا کا شہر'' (بحوالہ Rev. 3:12)۔یہ ثابت کرتا ہے کہ یسوع اب بھی اپنے باپ کے بارے میں سوچتا ہے کہ وہ اس کا خدا ہے۔اور پھر اس طرح سے وہ (یسوع) خدا نہیں ہے۔

اپنی فانی زندگی کے دوران، یسوع کے اپنے باپ کے ساتھ ایسے ہی تعلقات تھے، اس نے اس تعلق کے بارے میں اس طرح کیا ہے ''وہ میرا باپ ہے، اور تمہارا باپ؛ اور وہ میرا خدا ہے، اور تمہارا خدا'' (بحوالہ John 20:17)۔ صلیب پر یسوع نے اپنی آدمیت کا پورا مظاہرہ کیا: ''میرے خدا، میرے خدا، تو نے میرے بارے میں کیا سوچا ہے؟'' (بحوالہ Matt. 27:46)۔ اگر یہ الفاظ خود خدا بولتا تو انہیں سمجھنا ناممکن ہو جاتا۔یہ بالکل حقیقت ہے کہ یسوع نے خدا سے دعا کی تھی ''شدید گریہ اور آنسو بہاتے ہوئے'' جو ان کے درمیان تعلقات کی سچی نوعیت کا مظاہرہ کرتا ہے (بحوالہ Heb. 5:7; Luke 6:12)۔خدا خود اپنے لئے دعا نہیں کرسکتا۔یہاں تک کہ اب بھی، یسوع ہمارے لئے خدا سے دعا کرتا ہے (بحوالہ Rom. 8:26, 27 N.I.V. cp. 2 Cor. 3:18 R.V. mg.)۔

ہم اب یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ یسوع کے خدا کے ساتھ اس کی فانی زندگی کے دوران تعلقات بنیادی طور پر آج کے تعلقات سے مختلف نہیں تھے۔یسوع کا خدا کے ساتھ اس کے باپ اور اس کے خدا کا رشتہ تھا اور وہ اس سے دعا کرتا تھا۔وہی صورتحال آج بھی ہوگی، یسوع کی واپسی اور ابدی زندگی کے بعد۔زمین پر اپنی زندگی کے دوران، یسوع خدا کا فرماں بردار نوکر تھا (بحوالہ Acts 3:13,26 N.I.V.; Is. 42:1; 53:11)۔ایک نوکر اپنے مالک کی مرضی پوری کرتا ہے، اور وہ کسی بھی طرح سے اپنے مالک کے برابر نہیں ہوسکتا (بحوالہ John 13:16)۔یسوع نے یہ بتایا ہے کہ جو بھی اختیارات اس کے پاس ہیں خدا کی طرف سے ہیں، یہ سب اس کے اختیار میں نہیں ہے: ''میں خود سے کچھ بھی نہیں کرسکتا ہوں۔۔۔میں اس کی مرضی حاصل کرسکتا ہوں۔۔۔یہ مرضی باپ کی ہوگی جس نے مجھے بھیجا

ہے۔۔۔بیٹا اپنے طور پر کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے"(بحوالہ John 5:30,19)۔

مطالعہ ۸: سوالات

۱۔ کیا بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ خدا ایک تثلیث ہے؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۲۔ ان میں سے کون سے طریقے سے یسوع ہم سے مختلف ہے؟

اے) اس نے کبھی گناہ نہیں کیا

بی) وہ خدا کا اپنا بنایا ہوا بیٹا تھا

سی) وہ کبھی گناہ نہیں کر سکتا

ڈی) خدا نے اسے مجبور کیا کہ وہ سچا بنے

۳۔ ان میں سے کون سے طریقے سے یسوع خدا کی طرح نظر آتا ہے؟

اے) زمین پر اپنی زندگی کے دوران وہ خدا کی فطرت جیسا تھا

بی) خدا کی طرح ایک مکمل کردار کا مالک تھا

سی) وہ بھی اتنا ہی جانتا ہے جتنا خدا جانتا ہے

ڈی) وہ براہ راست خدا کے برابر تھا۔

۴۔ ان میں سے کون سے طریقے سے لگتا ہے کہ یسوع ہماری طرح سے تھا؟

اے) اس کے اندر ہمارے جیسی ترغیبات اور تجربات تھے۔

بی) اس نے گناہ کیا جب وہ ایک نوجوان لڑکا تھا

سی) اسے نجات کی ضرورت تھی

ڈی) اس میں انسانی فطرت تھی۔

۵۔ ان میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) یسوع ایک مکمل کردار اور مکمل فطرت کا تھا

بی)یسوع گناہ گار فطرت لیکن مکمل کردار کا مالک تھا

سی)یسوع خدا اور انسان دونوں تھا

ڈی)یسوع آدم کے گناہ سے قبل اس کی فطرت کا تھا۔

مطالعہ ۹: یسوع میں بپتسمہ

9.1 عیسائیت قبول کرنے کی بے پناہ اہمیت

ابتدائی مطالعوں میں کئی مرتبہ عیسائیت قبول کرنے کی بے پناہ اہمیت کا تذکرہ کیا ہے؛ گوسپل کے پیغامات قبول کرنے کا یہ پہلا مرحلہ ہے۔ Heb. 6:2 میں عیسائیت قبول کرنے کو سب سے زیادہ بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ہم نے اس پر غور کرنے کیلئے آخری مرحلہ کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ سچے دل سے عیسائیت کو اسی وقت قبول کیا جاسکتا ہے جب گوسپل پر مشتمل بنیادی حقائق کو سچے ڈھنگ سے سمجھ لیا جائے۔ہم نے اپنے مطالعہ کو مندرجہ ذیل باتوں کے ساتھ مکمل کردیا ہے؛اگر تم یسوع مسیح کے ذریعے بائبل کی پیشکش کو یعنی بڑی امیدوں کے ساتھ سچے دل کے ساتھ اس سے جڑ جانے کی تمنا رکھتے ہو تو اس کیلئے عیسائیت قبول کرنا یقینی طور پر بہت ضروری ہے۔

''یہودیوں کی نجات'' (بحوالہ John 4:22) ان معنوں میں ہے کہ نجات کیلئے ابراہیم اور اس کے بیج سے صرف وعدے کئے گئے تھے۔ہمیں یہ وعدے صرف اسی وقت ملیں گے جب ہم اس بیج میں شامل ہوجائیں اور ایسا صرف یسوع پر اعتقاد لانے سے ہی ممکن ہے (بحوالہ Gal. 3:22-29)۔

یسوع نے اسی لئے اپنی امت سے واضح طور پر کہا تھا: ''دنیا بھر میں جاؤ، اور گوسپل کی تعلیم عام کرو (جو ابراہیم سے کئے گئے وعدوں میں چھپی ہوئی ہے۔بحوالہ Gal. 3:8) ہر جاندار۔ جو اس پر اعتقاد لائے گا اور عیسائیت قبول کرے گا وہ محفوظ ہوجائے گا'' (بحوالہ Mark 16:16)۔اس الفاظ کے معنی ''اور'' یہ انکشاف کہ صرف گوسپل پر اعتقاد لانے سے ہم محفوظ نہیں ہوسکتے؛ عیسائیت کی زندگی میں صرف عیسائیت قبول کرنا اضافی مقصد نہیں ہے بلکہ نجات کا یہ اہم ترین ذریعہ ہے۔یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف عیسائیت قبول کرنے سے ہی ہم محفوظ ہوجائیں گے؛ اس کے ساتھ ہی زندگی بھر خدا کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔یسوع نے اس کی اس طرح سے سختی کے ساتھ تاکید کی تھی: سنو، سنو، میں تم سے یہ کہتا ہوں، اس کا اعتراف کرلو کہ آدمی پانی اور روح سے بنا ہے، اسکے علاوہ دوسرا کوئی خدا کی اقلیم

میں داخل نہیں ہوسکتا''(بحوالہ John 3:5)۔

اس پیدائش کوجس کا حوالہ پانی سے دیا گیا ہے(یونانی لفظ ہے)وہ ایسے فرد کیلئے ہے جو عیسائیت کے اتھاہ گہرائی والے پانی سے باہر آیا ہے؛ اس کے بعد، وہ ایک بار پھر روح سے پیدا ہوگا۔اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہنے والا ہے:''دوبارہ پیدا ہونا۔۔۔خدا کے کلام سے''(بحوالہ 1 Peter 1:23)۔یہ صرف روحانی دنیا کیلئے ہمارا مسلسل رابطہ کے ذریعے ہوسکتا ہے کیونکہ ہم روح کے ذریعے پیدا ہوئے (دیکھئے مطالعہ 2.2)۔

ہم نے یسوع پر عیسائیت قبول کرلی ہے''(بحوالہ Gal. 3:27)،اس کے نام سے(بحوالہ Acts 19:5; 8:16; Matt 28:19)۔ یہ نوٹ کرلو کہ ہم یسوع پر عیسائیت قبول کی ہے کسی انسانی ادارے یا عیسائیت کے دعویداروں (Christadelphians) کیلئے نہیں۔عیسائیت قبول کے بغیر ہم''یسوع'' کونہیں پاسکتے، اور اس لئے اس کے حفاظتی کاموں کا اثر ہمارے اوپر نہیں ہوگا(بحوالہ Acts 4:12)۔ پیٹر نے نوح کے وقت میں کشتی کی تشبیہ یسوح سے دی ہے، یہ بتاتے ہوئے کہ کشتی نے نوح اور اس کے خاندان کو اس قہر سے بچایا جو گناہ گاروں پر ٹوٹا تھا، اس طرح یسوع پر اعتقاد اور عیسائیت کی قبولی ابدی موت سے اس کی امت کو بچائے گی (بحوالہ 1 Peter 3:21)۔نوح کا اپنی کشتی پر سوار ہونا ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسا کہ ہم عیسائیت قبول کرتے ہوئے یسوع کو اپنا لیتے ہیں۔کشتی کے باہر ہر جاندار سیلاب میں ختم ہوگیا تھا؛ اس طرح کشتی کے قریب کھڑا رہنا یا صرف نوح کا دوست بنا ہی کافی نہیں ہے اور نہ ہی نجات کیلئے واحد ذریعہ ہے، اور کبھی تھا، وہ یہ کہ یسوع رکشتی میں موجود ہونا۔یہ ایسا ثبوت ہے کہ دوسری بار آئے گا، جو سیلاب ہوگا(بحوالہ Luke 17:26,27)، اور یہ ہم پر آنے والا ہے۔اس لئے عیسائیت قبول کرکے یسوع رکشتی میں اس وقت داخل ہونا بہت ضروری ہے،وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو باتوں سے نہیں سمجھایا جاسکتا؛ بلکہ نوح کے زمانے میں جس طرح بائبل کے طریقے سے لوگ کشتی میں سوار ہوئے وہ بہت اہم ہے۔

ابتدائی عیسائیوں نے یسوع کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گوسپل کی تعلیم عام کرنے اور

لوگوں کو عیسائیت کی طرف راغب کرنے کیلئے دنیا بھر کا سفر کیا؛ Acts کی کتابیں اس کا ریکارڈ ہیں۔ عیسائیت قبول کرنے کا اہم ترین ثبوت اس طرح سے مل سکتا ہے کہ گوسپل کو قبول کرنے کے بعد (جیسا کہ تذکرہ ہے Acts 8:12, 36-39; 9:18;10:47; 16:15) کس طرح سے لوگوں نے فوراً ہی عیسائیت قبول کر لی تھی۔ یہ باتیں اس لئے بھی سمجھ میں آسکتی ہیں جب ہم یہ اعتراف کریں کہ عیسائیت قبول کئے بغیر گوسپل کا ہمارا مطالعہ لایقینی ہے؛ اس لئے نجات تک پہنچنے کے لئے عیسائیت قبول کرنے کے راستے کو اپنانا نہایت ضروری ہے۔ چند معاملات میں تحریک شدہ ریکارڈ روشنی ڈالتے ہیں کہ انسانی دشواریوں اور اس کی ادائیگی میں سخت دشواریاں ہونے کے باوجود یہ اہم ترین بات ہے کہ لوگوں نے خدا کی مدد سے ان تمام حالات پر قابو پالیا۔

فلپی (Philippi) میں جیل کا نگراں اپنی زندگی کے سب سے زیادہ خطرناک بحران میں پھنس گیا تھا کیونکہ ایک زبردست زلزلے میں اس کے جیل کی زبردست سیکیوریٹی ختم ہوگئی۔ قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ ایسے حالات تھے جن سے اس کی زندگی کو زبردست خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ لیکن اس کے بعد گوسپل پر اس کا یقین اسقدر پختہ ہوگیا کہ "اسی رات اس نے عیسائیت قبول کر لی۔۔۔۔ اور عیسائی بن گیا" (بحوالہ Acts 16:33۔ اگر کوئی شخص عیسائیت قبول کرنے میں کوئی بہانہ بناتا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ یونان میں ۲۰۰۰ سال قبل بھیانک ترین زلزلہ آیا تھا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دیوانے قیدیوں کی ایک بڑی تعداد جیل توڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی فرائض کی انجام دہی میں لاپرواہی کے نتیجے میں اسے موت کی سزا دیئے جانے کا امکان تھا، اس وقت اسے یہ احساس ہوا کہ اسے اپنی زندگی کا سب سے اہم ترین کام انجام دینا تھا اور وہ اس کا ابدی سکون تھا۔ اس طرح اس کی دنیا میں آئے ہوئے مسائل پر اس نے قابو پالیا (یعنی کہ زلزلے پر)، اس کے بعد روزگار اور شدید ذہنی کشیدگی نے اسے گھیر لیا۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ اسے عیسائیت قبول کرلینا چاہئے۔ ایسے بہت سے لوگ جو عیسائیت قبول کرنے میں پس و پیش کر رہے ہیں وہ اس آدمی سے ضرور تحریک حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ آدمی عقیدہ پر اس قدر عمل پیرا ہوگا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے گوسپل کے بارے میں پوری معلومات تھی، ان حالات سے یہ

احساس ہوتا ہے کہ سچا عقیدہ صرف خدا کی باتیں سننے سے آتا ہے(بحوالہ Rom. 10:17 cp. Acts 17:11)۔

Acts 8:26-40 میں یہ تفصیل ملتی ہے کہ کس طرح سے ایک ایتھوپیائی افسر صحرا میں اپنی رتھ پر سوار اپنی بائبل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس کی ملاقات فلپ سے ہوگئی، جس نے اسے گوسپل کی مکمل وضاحت کی، جس میں عیسائیت قبول کرنے کی تمام ضروریات شامل تھیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ بغیر پانی کے صحرا میں خدا کے احکامات مانتے ہوئے عیسائیت قبول کرنا ناممکن سا محسوس ہو رہا تھا۔ خدا اس وقت تک اپنا حکم ان لوگوں کیلئے جاری نہیں کرے گا جن کے بارے میں اسے معلوم ہے کہ وہ اس کا حکم نہیں مانیں گے۔ ''جب وہ اپنی راہ اختیار کر لیتے ہیں، تو وہ اسے خاص پانی میں آجاتے ہیں''، یعنی کہ نخلستان میں، جہاں عیسائیت قبول کرنا آسان ہوتا ہے (بحوالہ Acts 8:36)۔ یہ واقعہ ان بے بنیاد تجاویز کا جوابات ہیں کہ عیسائیت صرف ایسی جگہ قبول کی جاسکتی ہے جہاں پرسکون ماحول ہو اور آسانی کے ساتھ پانی دستیاب ہو۔ خدا ہمیشہ ہی اسے آسان اور سچے راستے ہموار کرتا ہے جہاں اس کے احکامات آسانی کے ساتھ قبول کیے جاسکیں۔

راہب پال کو یسوع کی طرف سے کچھ ایسے ڈرامائی مناظر دیکھنے کو ملے کہ اس کا ضمیر زندہ ہوگیا اور جس قدر جلد ممکن ہوسکا وہ ''آگے بڑھا۔۔۔ اور عیسائیت قبول کر لی'' (بحوالہ Acts 9:18)۔ اس وقت اسے یہ احساس ورغلا رہا تھا کہ وہ عیسائیت قبول کرنے کے معاملے کو کچھ وقفے کیلئے ٹال دے کیونکہ وہ یہودیت میں اپنی اہم پوزیشن اور شاندار کیریر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لیکن ۔۔۔ دنیا کے اس ابھرتے ہوئے ستارے نے عیسائیت قبول کرنے کے لئے درست اور فوری فیصلہ کیا اور کھلے عام اپنی سابقہ زندگی کے طرز کو ترک کرنے کا اعلان کیا۔ بعد میں وہ عیسائی بننے کے سلسلے میں اپنے فیصلے پر تشویش کر رہا تھا: ''مجھے ایسا کرنے سے کیا فائدہ ہوا، یسوع کے اعتقاد پر مجھے نقصان ہو۔۔۔ میں اپنی تمام چیزیں گنوا بیٹھا (یعنی کہ وہ چیزیں جس میں وہ اپنا ''نفع'' سمجھتا تھا۔ اور جب میں نے شمار کیا تو سب کو بھلا دیا کیونکہ میں یسوع کو جیت سکتا تھا۔ سابقہ چیزوں کو بھلاتے ہوئے (وہ چیزیں جو اس کی

ساتھ یہودیت کی زندگی سے منسلک تھیں) ان چیزوں تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے جو سامنے ہیں، میں انعام حاصل کرنے کی طرف بڑھ چکا تھا (بحوالہ Phil. 3:7,813,14)۔

یہ ایک ایسے اتھلیٹ کی زبان ہے جو ریکارڈ توڑنا چاہتا ہے۔ ایسی ذہنی اور جسمانی یکسوئیت ہماری زندگی میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عیسائیت قبول کرنا خدا کی اقلیم کی طرف دوڑ کا آغاز ہے؛ یہ صرف کلیساؤں اور عقیدوں کو تبدیل کرنے کی پیشگی نہیں ہے، نہ ہی پرسکون زندگی میں داخلے کا آسان راستہ ہے جیسا کہ عیسائیوں کے دعوے داروں نے غیر واضح طور پر اس سے متعلق کچھ بیانات دیئے تھے عیسائیت یسوع کو صلیب دیئے جانے سے دوبارہ حاضری تک (بحوالہ Rom. 6:3-5) اور روزمرہ کے معروف ترین زندگی میں ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔

ایک تھکے ہوئے، لیکن روحانی طور پر کامیاب معمر شخص، پال یہ یاد دلا سکتا ہے: ''میں آسمانی نظریے سے منحرف نہیں تھا'' (بحوالہ Acts 26:19)۔ یہ جس طرح پال کیلئے سچ ہے تو ان تمام لوگوں کیلئے سچ ہے جو سچے ڈھنگ سے عیسائی بن چکے ہیں: عیسائیت قبول کرنا ایک ایسا فیصلہ ہے جس پر کوئی افسوس نہیں کرسکتا۔ زندگی بھر ہم کو یہ احساس رہے گا کہ ہم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ انسانی فیصلوں میں سے چند فیصلے ایسے بڑے ہیں جو ہمیشہ بہتر ہوتے ہیں۔ اس سوال کا سنجیدگی سے جواب دیا جاسکتا ہے! ''میں نے کیوں نہ عیسائیت قبول کی؟''

9.2 ہم عیسائیت کس طرح قبول کر سکتے ہیں؟

بڑے پیمانے پر یہ نظریہ قائم ہے کہ عیسائی بننے کیلئے، خاص طور پر بچوں کیلئے، ان کی پیشانی پر پانی چھڑکا جاتا ہے (یعنی کہ عیسائی بنانے کیلئے)۔ عیسائیت قبول کرنے کیلئے بائبل کی ضروریات کے یہ بالکل متضاد ہے۔

یونانی لفظ باپتیزو، (Baptzo) جس کا انگریزی بائبل میں باپٹائز (عیسائی بنا) ترجمہ ہوا ہے، اس کے معنی پانی چھڑکنے کے نہیں ہیں؛ اس کے معنی ہیں کہ رقیق میں مکمل طور پر غوطہ اور صفائی ہے (رابرٹ ینگ اور جیمس اسٹرانگ کی کتاب میں تفصیلات دیکھئے)۔ یہ لفظ یونانی زبان میں اس طرح استعمال ہوا تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جہاز غرق ہو رہا ہے اور اسی طرح "عیسائی بنا جاتا ہے، (یعنی کہ غرق ہوکر) پانی میں غرقابی کے بعد۔ اس کا حوالہ یوں بھی دیا گیا ہے کہ کپڑے کا ایک ٹکڑا جس طرح ایک رنگ سے دوسرے رنگ میں رنگ کر تبدیل کیا جاتا ہے۔ یا پھر رنگ میں اس کپڑے کو ڈبویا جاتا ہے کسی کپڑے کا رنگ تبدیل کرنے کیلئے یہ ثبوت ہے کہ اس پر رنگ چھڑکنے کے بجائے اسے رقیق میں پوری طرح سے ڈبو دیا جاتا ہے۔ اس طرح عیسائی بننے کی اصل صورت پوری طرح سے رقیق میں غرقابی ہے جس کی وضاحت مندرجہ ذیل آیات (verses) سے ہو سکتی ہے:۔

۔"جان بھی سالم کے سامنے اینون میں اسی طرح عیسائی بنا تھا، کیونکہ وہاں بہت پانی تھا: اور وہ لوگ اور دوسرے عیسائی بن گئے" (بحوالہ John 3:23)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی بننے کیلئے "بہت زیادہ پانی" کی ضرورت پیش آتی ہے:۔ اگر یہ پانی کے چند قطرے چھڑکنے سے ممکن ہوتا تو، سیکڑوں لوگوں کیلئے صرف ایک بالٹی پانی کافی ہوتا۔ عیسائی بننے کیلئے دریائے اردن کے ساحلوں پر لوگ آئے، جبکہ ایسا نہیں ہوا کہ جان ایک بوتل پانی لیکر ان کے اطراف چکر کاٹتا رہا۔

یسوع کو بھی، دریائے اردن میں جان نے عیسائی بنایا: "یسوع جس وقت عیسائی بنا، وہ

پانی میں اتر گیا'' (بحوالہ Matt. 3:13-16)۔ اس کی عیسائیت غوطہ زنی کے ذریعے بالکل واضح تھی۔ وہ ''اوپر آیا۔۔۔پانی سے باہر'' عیسائیت قبول کرنے کے بعد۔ یسوع کے ذریعے عیسائیت قبول کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس طرح ایک مثال قائم کی جائے، تاکہ کوئی بھی یسوع کی امت بننے کا اس وقت تک دعویٰ نہ کر سکے جبتک کہ غوطہ زنی کے ذریعے عیسائیت قبول کرنے کے ان کے طریقے پر نہ چلے۔

یہی طرز استعمال کرتے ہوئے، فلپ اور ایتھوپیائی افسر ''دونوں پانی میں اتر گئے اور اس نے اسے عیسائی بنا دیا۔ اور وہ لوگ پانی سے باہر آئے۔۔۔'' (بحوالہ Acts 8:38, 39۔ یاد رکھو کہ نخلستان دیکھنے کے بعد اس افسر نے عیسائی بننے کیلئے کہا: ''دیکھو، یہاں پانی ہے پھر مجھے عیسائی بننے سے کیا چیز روک رہی ہے؟'' (بحوالہ Acts 8:36)۔ یہ تقریباً یقینی ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے ساتھ تھوڑا بہت پانی لئے بغیر سفر نہیں کر سکتا، یعنی کم از کم ایک بوتل پانی۔ اگر پانی چھڑکنے سے عیسائی بنا جا سکتا تو یہ کام نخلستان کے بغیر بھی انجام دیا جا سکتا تھا۔

عیسائیت قبول کرنا مکمل تدفین کے مانند ہے (بحوالہ Col. 2:12) اس کے مطلب ہیں مکمل طور پر سما جانا۔

عیسائیت قبول کرنے کو گناہوں سے پاک ہونا' قرار دیا جاتا ہے (بحوالہ Acts 22:16۔ سچے ڈھنگ سے تبدیلیٔ مذہب ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح کے آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے: Rev. 1:5; Titus 3:5; 2 Peter 2:22; Heb. 10:22 وغیرہ پانی سے دُھلائی کا لفظ عیسائیت قبول کرنے کیلئے زیادہ موزوں ہے بہ نسبت غوطہ زنی سے چھڑکاؤ تک۔

پرانے صحیفہ میں ایسے کتنے اشارے ملے ہیں جو پانی سے پاکیزگی کے ذریعے خدا کو یاد کرنے کیلئے قابل قبول ہیں۔

راہب کو سروس کیلئے (بحوالہ Lev.8:6; Ex. 40:32) خدا کے نزدیک آنے

سے قبل غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جسے پاکیزگی کہا جاتا ہے۔ اسرائیلیوں کو خود کو پانی سے پاک کرنا پڑتا تھا تا کہ وہ چند ناپاکیوں (یعنی Deut. 23:11) سے پاک ہو جائیں، جو گناہ کے ذریعے پیدا ہو گئی تھیں۔

نامان نامی ایک شخص (Naaman) جنائل کا کوڑھی تھا جس نے اسرائیل کے خدا کے ذریعے صحت یاب ہونے کی دعا کی۔ وہ اس قدر بیمار آدمی تھا کہ، گناہ کے سبب وہ زندہ درگور نظر آرہا تھا۔ اس کا علاج دریائے اردن میں غوطہ زنی کے ذریعے کیا گیا تھا۔ ابتداء میں یہ آسان کام اس کے ذہن کو قبول نہیں ہو رہا تھا، وہ سوچ رہا تھا کہ خدا اس پر کوئی ڈرامائی کام کرے گا، یا خود بخود اسے ایک بڑے اور مشہور دریا، یعنی اپانا میں غوطہ دے گا۔ اسی طرح سے، ہمارے لئے یہ یقین کرنا سخت دشوار کن ہے کہ اس جیسا آسان کام خود بخود ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ جبکہ یہ سوچنا دل کو بہت بھلا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے کام اور ایک بڑے مشہور دریا (دریائے اپانا cp.) سے منسلک عوامی رابطہ ہمیں بچا سکتا ہے، لیکن اسرائیل کی سچی امید کے ساتھ منسلک ہونے کا اقدام بیکار ہے۔ اردن کے دریا میں غوطہ لگانے کے بعد نامان کا جسم ''ایک بچے کے جسم کے مانند بے داغ ہو گیا اور پاک ہو گیا'' (بحوالہ 2 Kings 5:9-14)۔

اب اس میں کسی قسم کے شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ''عیسائی'' گوسپل کی بنیادی باتیں سمجھنے کے بعد پانی میں مکمل غوطہ خوری ہے۔ عیسائی بننے کیلئے بائبل کے اس طریقے کو اس شخص کے مقام کا کوئی حوالہ نہیں دیا جا سکتا جس نے جسمانی طور پر اصل میں عیسائیت قبول کی ہے۔ عیسائی بننے کے مطلب ہیں کہ گوسپل پر یقین کے بعد غوطہ خوری ہو، کسی کیلئے عیسائی بننے کیلئے تھیوری کے طور پر یقین قطعی ممکن ہے۔ اس کے باوجود کہ، چونکہ عیسائیت قبول کرنا صرف سچے عقیدوں کے ذریعے ہی عیسائی بنتا ہے جو کوئی بھی غوطہ زنی کے وقت حاصل کر سکتا ہے، اس لئے یقینی طور پر یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ سچے عقیدے کے کسی دوسرے شخص کے ذریعے ہی عیسائی بنا جائے، جو اسے غوطہ لگوانے سے قبل اس کی معلومات کی تمام سطح کا جائزہ لے۔

اس لئے عیسائیت کی تبلیغ کرنے والوں میں یہ روایت ہے کہ عیسائی بننے والے شخص سے اس کی غوطہ زنی سے قبل گہرائی کے ساتھ سوال و جواب کیے جاتے ہیں۔ سوالات کی ایک فہرست جو اس کتاب میں ہر مطالعہ کے اختتام پر موجود ہے اس قسم کے سوال و جواب کی بنیاد ہو سکتی ہے۔ عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے صرف ایک شخص کو عیسائی بنانے کیلئے ہزاروں میل کا سفر طے کرتے ہیں؛ یہی ایک عجوبہ ہے کہ صرف ایک شخص ابدی زندگی کی سچی امیدوں میں داخل ہو رہا ہے، اور یہ کہ ہمیں تبدیلئی مذہب کرنے والوں کی تعداد سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہمارا اہم مقصد تعداد کے بجائے کوالٹی ہے۔

9.3 عیسائیت کے معنی

غوطہ خوری کے ذریعے عیسائی بننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پانی کے اندر جانے کی تشبیہ ہمارے قبر کے اندر جانے کے مانند ہے۔خود کو یسوع کی موت سے منسلک کرنا ہے اور ہماری 'موت' کو گناہ اور عدم معلومات سابقہ زندگی کے خاتمہ سے تعبیر کرتا ہے۔پانی سے باہر آنے کو یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے،اس کی واپسی پر دوبارہ نمودار ہونے سے ابدی زندگی سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے،اور اب ایک نئی زندگی جینے کے برابر ہے،یسوع کی موت اور دوبارہ زندہ ہونے کی حقیقت سے حاصل کرنے والی یسوع کی فتح گناہ پر روحانی فتح ہے

''ہم میں بہت سارے جو یسوع مسیح کے مذہب پر ایمان لائے وہ اس کی موت کے ساتھ مرے۔اس طرح ہم عیسائی بن کر مرنے کے بعد اس کے ساتھ دفن ہوئے: ٹھیک اس طرح جیسے یسوع اپنے باپ کی شان کے ذریعے مردہ سے زندہ ہوگا،ٹھیک اسی طرح ہم بھی چل سکیں گے (یعنی دن بدن زندہ ہونگے) اپنی نئی زندگی کے دنوں میں اگر ہماری موت کو اس کی موت (عیسائیت کی قبولی) کی طرح سمجھا گیا تو ہم بھی اس کے دوبارہ زندہ ہونے کی طرح دوبارہ زندہ ہوں گے'' (بحوالہ Rom. 6:3-5)۔

چونکہ یسوع کی موت اور اس کی واپسی سے ہی نجات ممکن ہوسکتی ہے،اس لئے اگر ہمیں محفوظ ہونا ہے تو ہمیں خود کو ان چیزوں سے منسلک کرنا پڑے گا۔یسوع کے ساتھ نشانی کے طور پر موت اور دوبارہ حیات،جو عیسائیت کی بخشش ہے،اس کام کے کرنے کا واحد راستہ ہے۔ اس لئے یہ نوٹ کرنا چاہئے کہ پانی چھڑکنے سے یہ نشانی پوری نہیں ہوگی عیسائیت قبول کرنے کے وقت، ''ہمارے بوڑھے آدمی (طرز زندگی) کو صلیب دی جائے گی'' یسوع کے ساتھ (بحوالہ Rom. 6:6)؛خدا نے ''جلدی سے یسوع کے ساتھ یہ کام کردیا'' یعنی عیسائی بنادیا (بحوالہ Eph. 2:5)۔اس کے باوجود چونکہ ہمارے اندر عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہی انسانی فطرت موجود ہے،اور جسمانی طرز زندگی اپنا سر اٹھائے گی۔اپنے جسم کو صلیب دینے کا

کام جاری رہے گا جو عیسائیت قبول کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس لئے یسوع نے اپنے معتقدین سے کہا ہے کہ روزآنہ اس کی صلیب اٹھائیں اور اس کی باتوں کو پورا کریں کیونکہ یہی سکون کی طرف بڑھنے کا سلسلہ ہے (بحوالہ Luke 9:23;14:27)۔ یسوع کے ساتھ سچے دل سے صلیب قبول کرنے کی زندگی اسقدر آسان نہیں ہے، بلکہ اس کے دوبارہ نمودار ہونے سے جڑے رہنے میں ناقابل بیان خوشی بھی حاصل ہوتی ہے۔

یسوع ''اصلیب کے خون کے ذریعے امن لایا'' (بحوالہ Col. 1:20) ''جو خدا کا امن تھا، جو ہر امتحان سے گزر گیا'' (بحوالہ Phil. 4:7)۔ اس تعلق سے یسوع نے وعدہ کیا تھا، ''تمہارے پاس سکون چھوڑے جا رہا ہوں، میرا سکون میں نے تمہیں دے دیا: اس طرح نہیں کہ دنیا وی (سکون) بلکہ میں نے خود کو تمہارے حوالے کردیا'' (بحوالہ John 14:27)۔ یہ سکون اور روحانی خوشی اس تکلیف سے زیادہ متوازی ہے جو ہمیں صلیب دیئے گئے یسوع کے ساتھ کھلے عام جوڑنے کے بعد ملتی ہے: ''چونکہ یسوع کی تکلیف ہم محسوس کرتے ہیں اسلئے ہماری پریشانیاں بھی یسوع کیلئے باعث تشویش ہونگی'' (بحوالہ 2 Cor. 1:5)۔

ہمیں اس کی بھی آزادی میسر ہے کہ ہم کو جب یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری فطرت حقیقت میں مردہ ہو چکی ہے اور ہمارے ہر قسم کے امتحان کے بعد یسوع اب ہمارے پاس ہر وقت موجود ہے۔ عظیم راہب پال نے جدوجہد کی اپنی طویل زندگی کے تجربات کی روشنی میں بتایا: ''میں یسوع کے ساتھ صلیب پر چڑھ گیا، اور پھر زندہ نہیں ہوا؛ اور میں اب خود میں موجود نہیں ہوں بلکہ یسوع مجھ میں موجود ہے: اور وہ زندگی جو ایک انسانی جسم کی شکل میں جی رہا ہوں، وہ خدا کے بیٹے کے عقیدے کی زندگی ہے'' (بحوالہ Gal. 2:20)۔

عیسائیت اب ہمارے اندر محفوظ ہے ـــــ یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کے اعتقاد کے ساتھ'' (بحوالہ 1 Peter 3:21) کیونکہ ابدی زندگی کیلئے یسوع کی دوبارہ واپسی کے ساتھ ہمارا جڑ جانا اس کی واپسی پر ہمیں اس کے قریب کرے گا۔ یہ صرف اس کی واپسی میں حصہ

داری کا نتیجہ ہے، اورتب، ہم قطعی طور پر محفوظ ہو نگے۔ یسوع نے یہ باتیں بہت آسان طریقے سے بتائی ہیں: ''چونکہ میں زندہ ہوں، اس لئے تم بھی زندہ رہو گے'' (بحوالہ John 14:19۔ پال اسی طرح کہتا ہے: ''ہم نے خدا کو اس کے بیٹے کی موت کے ذریعے دوبارہ منا لیا ہے۔۔۔ ہم اس کی زندگی کے ذریعے محفوظ ہو جائیں گے'' (دوبارہ واپسی؛ بحوالہ Rom. 5:10)۔

بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ عیسائیت اور اس کے بعد شروع ہونے والی ہماری زندگی میں یسوع کی موت اور اس کی واپسی کے ساتھ خود کو جوڑ اپنے سے ہی اس کی شاندار واپسی میں ہماری بھی شرکت کا حصہ ہوگا:۔

''اگر ہم مرتے ہیں (یسوع) کے ساتھ، تو ہم اس کے ساتھ زندہ بھی ہوں گے؛ اگر ہم تکالیف اٹھاتے ہیں تو ہم اس کے ساتھ آرام بھی پاسکیں گے'' (بحوالہ 2 Tim. 2:11,12)۔

''جسم میں مرتے ہوئے لارڈ یسوع کو ہمیشہ محسوس کرتے رہنے سے یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم میں کروٹیں لے سکتی ہے۔۔۔ اور یہ سمجھ لو کہ جس نے لارڈ یسوع کو زندہ کیا وہ یسوع کے ذریعے ہم کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا'' (بحوالہ 2 Cor. 4:10,11,14)۔

پال ''تکالیف کا (یسوع) احساس کرتا ہے، جو اس نے (زندگی کے تلخ تجربات سے حاصل کیا تھا) اس کی موت میں اس کا احساس کرتا ہے؛ کاش میں کسی بھی طرح سے ابدی زندگی میں دوبارہ شامل ہو سکتا جیسا کہ یسوع نے کیا تھا (بحوالہ Phil. 3:10,11 cp. Gal 6:14)۔

9.4 عیسائیت اور نجات

یسوع کی موت کے ساتھ عیسائیت ہمارے ساتھ جڑی ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف عیسائی بننے کے بعد ہی ہماری معافی ہے۔ہم عیسائیت میں (یسوع کے ساتھ) مکمل طور پر سما گئے ہیں، جہاں تم بھی دوبارہ باہر آؤ گے۔۔۔خدا کے کرشمے سے، جس نے اسے مردہ سے زندہ کیا۔تم جو اپنے گناہوں کے سبب مردہ ہو چکے ہو۔۔۔وہ جلد ہی تمہیں اس کے ساتھ ملا دے گا، تمہاری تمام گناہوں کو معاف کرتے ہوئے" (بحوالہ Col. 2:12,13)۔ ہم "لارڈ یسوع کے نام پر۔۔۔پاک کیے جا چکے ہیں" (بحوالہ 1 Cor. 6:11)۔ یعنی یسوع کے نام پر عیسائیت قبول کرنے سے ہمارے گناہ دُھل گئے ہیں۔اس کو Num. 19:13 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ پاکیزگی کے بغیر ہیں انہیں مرنا ہے۔ہم نے مطالعہ 10.2 میں یہ بتایا ہے کہ عیسائی بننے سے کس طرح گناہ دُھل جاتے ہیں (بحوالہ cp. Acts 22:16)۔ معتقدین وہ ہیں جن کے گناہ یسوع کے خون میں دُھل گئے ہیں اس کا حوالہ اس طرح دیا گیا ہے کہ ان کے گناہ عیسائی بننے سے دھلے ہیں (بحوالہ Rev. 1:5; 7:14; Titus 3:5[N.I.V] اس بارے میں اس طرح سے بتایا ہے کہ "دوبارہ زندگی کی پاکیزگی" کا حوالہ عیسائی بنتے وقت ہمارے "پانی سے دوبارہ باہر آنے" سے دیا گیا (بحوالہ John 3:5)۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس سوال کیلئے "ہم کیا کریں" (محفوظ ہونے کیلئے) پیٹر کا جواب تھا، تبدیلی، اور گناہوں کے خاتمے کیلئے یسوع مسیح کے نام پر تم میں سے ہر کوئی عیسائی بن جائے؛ (بحوالہ Acts 2:37, 38)۔ یسوع کے نام پر گناہوں کی معافی کیلئے عیسائی بننا، جس کے بغیر گناہ کی صفائی نہیں ہے، اور جس نے عیسائیت قبول نہیں کیا ہے اسے اس کے گناہ کی سزا۔موت ملے گی (بحوالہ Rom. 6:23)۔یسوع کے نام کے بغیر کوئی نجات نہیں ہے (بحوالہ Acts 4:12)، اور ہم صرف عیسائی بن کر ہی اس کے نام میں شامل ہو سکتے ہیں۔اس حقیقت کا مطلب یہ ہے کہ غیر عیسائی

مذاہب کسی طرح سے نجات نہیں دلا سکتے ہیں۔بائبل پر سچا یقین رکھنے والا کوئی بھی یہ قبول نہیں کرسکتا کہ یہ مذاہب ایسا کرسکتے ہیں؛حقیقت یہ ہے کہ کیتھولک ازم اور اس سے مسلک دوسری تحریک ہی ایسا کرسکتی ہے، اور مقدس کتابوں کے سلسلے میں یہ دوسرے مذاہب کا افسوسناک رویہ ہے۔

ابدی زندگی کیلئے یسوع کی دوبارہ آمد گناہ پر اس کی شاندار کامیابی کی نشانی ہے عیسائیت قبول کرکے ہم خود کو اس کے ساتھ جوڑ لیتے ہیں، اور اس لئے ہمارے باب میں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم یسوع کے ساتھ دوبارہ زندہ ہوئے ہیں اور گناہ کے اثرات ہم پر سے ختم ہو گئے کیونکہ اس پر اس کے اثرات باقی نہیں تھے۔عیسائی بنتے ہوئے ہم ''گناہ سے آزاد ہو گئے۔۔۔۔ گناہ اب تم پر حاوی نہیں ہوگا'' عیسائی بننے کے بعد (بحوالہ Rom. 6:18,14)۔اس کے باوجود،عیسائی بننے کے بعد بھی ہم گناہ کرتے ہیں (بحوالہ 1 John 1:8, 9)؛ کیونکہ اگر ہم عیسائیت سے علیحدہ ہو جاتے ہیں تو گناہ اس وقت ایسی پوزیشن میں ہوتا ہے کہ وہ ہم پر حاوی ہو جاتا ہے۔ہم اس طرح سے اس وقت یسوع کی موت اور اس کی اذیتوں میں ساجھے داری کررہے ہیں، اور اس طرح سے عیسائیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم یسوع کی دوبارہ واپسی سے کس طرح جڑ گئے ہیں، جو ہم اس کی واپسی کے بعد اس کی ساجھے داری کی امید کرتے ہیں۔

ہم صرف چند حالات میں ہی گناہ سے آزاد ہیں۔''وہ انسان جو ایمان لایا اور عیسائی بنا وہی محفوظ ہے'' (بحوالہ Mark 16:16) یہ سب یسوع کی دوبارہ آمد پر ممکن ہے۔اس کے برعکس صرف عیسائی بننے کے بعد براہ راست نجات نہیں ملتی،لیکن تمہارے اعمالوں کے حساب کے دن (بحوالہ 1 Cor. 3:15)۔یقینی طور پر اگر ہم نے عیسائی بنتے وقت نجات حاصل کرلی ہے تو،حشر کے عقیدے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی ہم مریں گے۔''وہ جو ہمیشہ رہنے والا ہے محفوظ رہے گا'' (بحوالہ Matt. 10:22)۔

یہاں تک کہ عیسائی بننے کے بعد، پال (اور تمام عیسائی) نجات پر یقین کرنے لگے (بحوالہ Phil. 3:10-13; 1 Cor. 9:27)؛اس نے ابدی زندگی کی امید کی بات کہی

(بحوالہ Titus 1:2; 3:7; 1 Thess. 5:8; Rom. 8:24) اور ہمارے ''نجات کے بعد'' کے بارے میں بتایا'' (بحوالہ Heb. 1:14)۔ یوم حشر پر، سچے لوگ ابدی زندگی میں داخل ہونگے، (بحوالہ Matt. 25:46)۔ پال کی شاندار، تحقیق شدہ منطق کا مظاہرہ Rom. 13:11 میں ہوتا ہے۔ وہ دلیل پیش کرتا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم یہ سمجھ سکیں گے کہ ہماری زندگی کا ہر دن یسوع کی دوبارہ واپسی کے قریب تر ہوتا جارہا ہے، اس لئے ہمیں خوش ہوجانا چاہئے کہ ''اب ہمارے یقین سے زیادہ قریب تر ہماری نجات آچکی ہے''۔ ہماری نجات اس کے باوجود اس وقت ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ نجات کی بھی شرط ہے: ہم اس وقت ہی محفوظ ہیں اگر ہم سچا عقیدہ رکھتے ہیں (بحوالہ Heb. 3:12-14)، اگر ہم بنیادی عقیدہ رکھتے ہیں جو گوسپل پر مبنی ہے (بحوالہ 1 Tim. 4:16; 1 Cor. 15:1,2)، اور ہم یہ سب کام کرتے ہیں جن پر یہ عظیم ترین امیدیں منحصر ہیں (بحوالہ 2 Peter 1:10)۔

یونانی لفظ کا ترجمہ ''محفوظ'' (Saved) سے ہوا ہے جس کا کئی مرتبہ موجودہ زمانے میں استعمال ہوا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نجات کا سلسلہ جاری ہے جو ہمارے اندر پیدا ہورہا ہے اور یہ صرف گوسپل پر ہمارے مسلسل اعتقاد کا نتیجہ ہے۔ اس طرح عقیدت مندوں کے بارے میں کیا گیا ہے کہ گوسپل کو ان کے ذریعے قبول کرنے سے ہی وہ ''محفوظ ہورہے ہیں'' (بحوالہ 1 Cor. 1:18 R.S.V.)؛ دوسری مثال اس کی ہمیں (بحوالہ Acts 2:47 اور 2 Cor. 2:15) میں ملے گی۔ یہ یونانی لفظ ''محفوظ'' (Saved) صرف ماضی کے زمانے کیلئے استعمال کیا گیا ہے جو عظیم نجات سے متعلق جسے یسوع نے صلیب پر ممکن بنادیا ہے، اور عیسائیت قبول کرکے ہی ہم اس سے منسلک ہوسکتے ہیں (بحوالہ 2 Tim. 1:9; Titus 3:5)۔

یہ تمام باتیں اصل اسرائیل سے خدا کے معاملات کے ذریعے علیحدہ رکھی گئی ہیں، جو روحانی اسرائیل کے ساتھ اس کے (خدا کے) تعلقات کی بنیاد ظاہر کرتی ہیں، یعنی کہ معتقدین کے ساتھ اس کے تعلقات۔ اسرائیل مصر سے نکل گئے تھے جو دنیا میں انسان پرستی اور جھوٹے مذہب کی نمائندگی کررہا تھا جس سے ہم عیسائی بننے سے قبل جڑے ہوئے تھے۔ یہ لوگ بحر احمر

سے گذرے اور سینائی کے ویرانوں میں سفر کیا، جس زمین کا خدا نے وعدہ کیا تھا، ''جہاں انہوں نے مکمل طور پر خدا کی اقلیم قائم کردی۔ بحر احمر سے ان کے گذرنے کو ہم خاص طرز پر عیسائیت قبول کرنا کہتے ہیں (بحوالہ 1 Cor. 10:1,2)؛ صحرا میں بھٹکنے کو ہم موجودہ زندگی سے تعبیر کرتے ہیں، اور کینان کو ہم خدا کی اقلیم مانتے ہیں۔ Jude v. 5 یہ بتاتا ہے کہ ریگستان میں بھٹکتے ہوئے ان میں سے کتنے لوگ مر گئے تھے: ''لارڈ مصر کی زمین سے لوگوں کو بچا رہا تھا، اور بعد میں جو ایمان نہیں لائے انہیں تباہ کردیا''۔ اس طرح اسرائیل کو مصر سے 'محفوظ' کیا گیا، ٹھیک اسی طرح جو عیسائیت قبول کر چکے ہیں گناہ سے 'محفوظ' کردیئے گئے ہیں اگر ان اسرائیلیوں میں سے کسی ایک سے پوچھا جائے کہ ''کیا تم محفوظ ہو؟'' ان کا جواب ہوگا ''ہاں'' اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ خود بخود محفوظ ہوئے۔

اس طرح سے وہ اسرئیلی جو اپنے دلوں سے مصر کی طرف راغب ہوگئے (بحوالہ Acts 7:39) اور مادی زندگی اور جھوٹے عقیدے کی طرف واپس لوٹ آئے، تو اس طرح جو عیسائیت قبول کرکے گناہ سے 'محفوظ' کردیئے گئے تھے وہ ان نعمتوں سے محروم ہوگئے تھے جو ان کے پاس تھیں۔ ہمارا بھی انجام یہ ہوسکتا ہے ٹھیک اسی طرح سے جیسا روحانی اسرائیل (عقیدت مندوں) کے ساتھ ریگستان میں پیش آنے والے حالات کو 1 Cor. 10:1-12, Heb. 4:1,2 and Rom. 11:17-21 میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی مثالیں الہامی کتابوں میں موجود ہیں کہ جو عیسائیت قبول کرنے کے بعد گناہ سے ایک بار 'محفوظ' کردیئے گئے تھے، جو بعد میں ایسے حالات میں آگئے۔ اس کے معنی یہ ہوئے ہیں کہ یسوع کی واپسی پر ان کو سزا ملے گی (e.g. Heb. 3:12-14; 6:4-6; 10:20-29)۔ حاسد تبلیغ کاروں کی جانب سے ''ایک بار محفوظ ہمیشہ کیلئے محفوظ' کا عقیدہ ان حالات میں ظاہر ہوگیا کہ اس کا یہی انجام ہونا ہے۔ جو مکمل طور پر مادی دنیا سے جڑے رہنے کا انجام ہے۔

جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے عیسائیت قبول کرنے کے ذریعے ہم کس حد تک ''محفوظ' ہیں اس کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ قدم اس

لئے نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ یہ ہمیں نجات کا موقع ہے۔ بلکہ عیسائیت قبول کئے بغیر یہ اپنے امکانات ہیں جن پر غور ہونا چاہیے۔ عیسائیت قبول کرتے ہوئے یسوع کو اپنا لینا ہی ہمارے تحفظ کا راستہ ہے؛ ہمیں اس سے ہی ایسی یقینی امید ملتی ہے کہ جس طرح ہم پانی سے باہر آئے ہیں اسی طرح یسوع پر عقیدہ رکھتے ہیں تو ہم خدا کی اقلیم کا حصہ ہونگے۔ کسی بھی مرحلے میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہمیں ایسا سچا یقین ہونا چاہیے کہ یسوع کی واپسی کے بعد ہم کو اس کی اقلیم میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں خود بخود اس پر مکمل یقین نہیں ہونا چاہیے کیونکہ دوسرے دن ہی ہمارا یہ یقین ٹوٹ سکتا ہے؛ کیونکہ ہم اس زندگی میں ہمارا روحانی مستقبل قطعی نہیں جانتے۔

ہمیں اپنے ضمیر کو زندہ رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہیے جو عیسائیت قبول کرتے وقت خدا کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ عیسائیت قبول کرنا "ایک زندہ ضمیر کا عہد ہے" (بحوالہ 1 Pet. 3:21, Greek)؛ عیسائیت قبول کرنے والا اس کا عہد (وعدہ) کرتا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے ضمیر کو ہمیشہ صاف رکھے گا۔

عیسائی بننا اسقدر اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ہمیں یسوع سے ملی ہوئی نجات کی عظیم ترین راہ پر چلنے کی توفیق دیتا ہے، اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے کہ ہم اپنی حرکت یا کام سے ایسے تاثرات قائم نہ کریں کہ جس سے ظاہر ہو کہ ہمارے لئے صرف عیسائی بننا ہی تحفظ کی ضمانت ہے۔ اس سے قبل ہم نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یسوع کو صلیب دیئے جانے کی باتوں پر عمل زندگی میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے: "پانی یا روح سے پیدا ہونے والا آدمی ہی صرف خدا کی اقلیم میں جائے گا دوسرا کوئی نہیں" (بحوالہ John 3:5)۔ اس کا 1 Peter 1:23 سے موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ روح کے ذریعے پیدائش جو عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہوئی ہے اس کا حوالہ روح/دنیا کے ذریعے ہماری جاری نسل کے سامنے ضرور پیش کرنا چاہیے۔ نجات صرف عیسائی بننے میں نہیں ہے؛ یہ نتیجہ ہے مہربانیوں کا (بحوالہ Eph. 2:8)، عقیدے کا (بحوالہ Rom. 1:5)، اور امید کا (بحوالہ Rom. 8:24)، دوسری چیزوں کے ساتھ۔ اکثر یہ باتیں سننے میں آتی ہیں کہ صرف عقیدہ سے نجات ہے اور اس کے بعد ایک

''کام'' جیسے عیسائی بنا ہی کافی ہے۔ اس کے باوجود، James 2:17-24 نے یہ وضاحت کی ہے کہ ایسی عذرداریاں عقیدہ اور کاموں میں غلط قسم کے اختلابات پیدا کرتی ہیں؛ ایک سچا عقیدہ جو صرف گوسپل میں موجود ہے، جس میں سچے کام کرنے کی باتیں بتائی گئی ہیں جس کا نتیجہ عیسائیت قبول کرنے میں ہے۔ ''ایک آدمی کی شناخت اس کے کام سے ہوتی ہے، اس کی شناخت صرف اس کا عقیدہ نہیں ہوتی'' (بحوالہ James 2:24)۔ عیسائیت قبول کرنے کے متعدد معاملات میں عقیدت مند یہ سوال کرتا ہے کہ محفوظ رہنے کیلئے اسے ''کیا کرنا چاہئے''؛ اس کا جواب ہمیشہ عیسائیت قبول کرنے میں مضمر ہے (بحوالہ Acts 2:37; 9:6; 10:6; 16:30)۔ عیسائیت قبول کرنے پر عمل کرتے ہوئے ضروری ہدایت یہ دی گئی ہے کہ نجات کے لئے گوسپل پر ہمارا عقیدہ پختہ ہونا چاہئے۔ ہمیں محفوظ رکھنے کا کام اس کے بعد خدا اور یسوع خود کرے گا، لیکن ہمیں ''وہ کام انجام دینا ہے'' جو اس عقیدے پر پورے اتریں (بحوالہ Acts 26:20 cp. Mark 16:15,16)۔

ہم نے پہلے ہی یہ ظاہر کیا ہے یسوع پر عقیدہ لانے کے بعد گناہوں سے ہماری پاکیزگی خدا کی جانب سے معاجی میں مضمر ہے۔ چند اقتباسات میں ہم نے عقیدے اور عمل کے ذریعے گناہوں سے پاکیزگی کا تذکرہ کیا ہے (بحوالہ Acts 22:16; Rev. 7:14; Jer 4:14; Is. 1:16؛ دوسرے معنوں میں خدا ہمارے گناہوں کو خود دھو دیتا ہے (بحوالہ Eze. 16:9; ps. 51:2,7; 1 Cor. 6:11)۔ یہ بات اس خوبصورتی کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ عیسائیت قبول کرتے ہوئے ہم اگر اپنا کام بخوبی انجام دیتے ہیں تو، خدا ہمارے گناہ خود دھودے گا۔ اس طرح خدا کے گوسپل کی نعمتوں کو حاصل کرنے کیلئے عیسائی بننے کے ''کام'' اور اقدام کی بہت اہمیت ہے (جو بغیر کسی بھید بھاؤ کے ہے) اور جنہیں اس کےکلام کے ذریعے ہمیں پیش کیا گیا ہے۔

عیسائی بنادرست ثابت نہیں ہوتا ہے۔

راہب جان نے لوگوں کوغوطہ لگایا، اور ان سے کہا کہ وہ توبہ کریں، اور یسوع کے تعلق سے چند باتیں بتائیں (بحوالہ Mark 1:4; Luke 1:77)۔اس کے باوجود، یہ نا کافی تھا۔ Acts 19:1-5 میں کہا گیا ہے کہ چند افراد جن کو جان نے عیسائی بنایا تھا انہیں دوبارہ عیسائی بنانا پڑا کیونکہ وہ عقیدہ کی چند باتوں کو بہتر طور پر جذب نہیں کر سکے تھے۔ان لوگوں کی طرح جنہیں جان نے عیسائی بنایا تھا، ہم یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ہمارے پہلے غوطہ سے ہم نے سچے دل سے توبہ کی اور ایک نئی زندگی کا آغاز کیا۔ہو سکتا ہے کہ یہ سچ ہو، لیکن اس سے "ایک (سچے) عیسائی بننے کے کام" کی ضرورت کو بے مقصد نہیں بناتا ہے۔ جو صرف واحد عقیدہ، کے تمام عناصر کو جذب کرنے کے بعد ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

مطالعہ ۹: سوالات

۱۔ کیا ہم عیسائیت قبول کیے بغیر محفوظ ہو سکتے ہیں؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۲۔ لفظ ''عیسائیت قبول کرنے'' کے کیا معنی ہیں؟

اے) عہد

بی) پانی کا چھڑکاؤ

سی) عقیدہ

ڈی) پانی میں ڈوبنا/غوطہ لگانا

۳۔ ہمیں عیسائیت کب قبول کرنا چاہئے؟

اے) انجیل کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد

بی) بحیثیت ایک چھوٹے لڑکے کے

سی) بائبل میں دلچسپی لینے کے بعد

ڈی) ہم جب کوئی کلیسا میں داخل ہونا چاہتے ہیں؟

۴۔ ہمیں کس چیز سے عیسائیت قبول کرنا چاہئے؟

اے) کلیسا جس نے ہمیں عیسائی بنایا

بی) خدا کی باتیں

سی) یسوع

ڈی) روح القدس

۵۔عیسائیت قبول کرنے کے بعد مندرجہ ذیل میں سے کیا ہوتا ہے؟

اے) ہم ابراہیم کے بیج کا حصہ بن جاتے ہیں

بی) ہم دوبارہ گناہ نہیں کرتے

سی) ہم یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتے ہیں

ڈی) ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۶۔کیا آپ عیسائیت قبول کرنا چاہتے ہیں؟

اے) ہاں

بی) نہیں

10۔ پریکٹیکل کرسچن لائف

10.1 بائبل مطالعہ

عیسائیت قبول کرنے کے بعد تقدس کو با معنی بنائیں اور ایسی زندگی کا آغاز کریں جو جسمانی نہ ہو بلکہ روحانی ہو (بحوالہ Rom. 6:22; 8:1; Gal. 5:16,25)۔ کیونکہ ہماری تمام حرکات اور سکنات خدا کی تابع ہے (بحوالہ John 15:7,8) اور ہماری رہنمائی ہمیشہ ہی مقدس روح کرتی ہے یعنی ہماری ہر حرکت پر اس کی نگاہ ہے۔ ہمیں اپنی پوری زندگی اس کے تابع ہو کر گزارنا ہے اس کیلئے بائبل کا مطالعہ اور اسے بہتر طور پر سمجھنا بہت ضروری ہے۔

اس کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچائے گا کہ کوئی بھی فرد عیسائیت قبول کرنے کی ضرورت کو سمجھنے کیلئے مجبور ہو گا اور پھر اس پر عمل کرنے کیلئے وہ خود بخود تیار ہو جائے گا۔ ہماری حرکات و سکنات پر چونکہ خدا کی نظر ہے جو ہر قدم پر ہماری رہنمائی کر رہا ہے اور اسی سے ہمیں ہدایت ملے گی۔ خدا کی مرضی کو قبول کرنے کی طرف پہلا قدم عیسائیت ہے۔ گوسپل کے بنیادی ڈھانچہ اور بائبل میں یکسانیت سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جب ہم پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس وقت ہم مطالعہ تو ضرور کر سکتے ہیں لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا (دیکھئے Appendix 2) اس لئے الہامی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے قبل ہمیں مختصر عبادت کرنا ضروری ہے: "تو میری آنکھیں کھول دے، تا کہ میں تیرے قانون سے کرعجائب کا نظارہ کروں" (بحوالہ Ps.119:18)۔

آیات کا مطالعہ ہمارے روزمرہ کا معمول ہونا چاہئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارا انحصار اور روحانی ضرورت اس پر ہی مبنی ہے۔ ہماری خوراک سے زیادہ ضروری ان کا مطالعہ ہے مجھے روزمرہ کی غذا سے زیادہ تقویت ان آیات کے مطالعہ سے ملتی ہے' جاب کے یہی تاثرات ہیں (بحوالہ Job 23:12)۔ اسی طرح جیریمیا (Jeremiah) کا کہنا ہے: تیرے کلمات مجھے ملے اور میں نے انہیں جذب کر لیا: اور یہ تیرے کلمات کا ہی کرشمہ ہے کہ اس سے مجھے خوشی نصیب ہوئی اور میرا دل منور ہو گیا' (بحوالہ Jer. 15:16)۔ دن میں روزانہ بائبل کا مطالعہ روزمرہ زندگی کا معمول بنانا بہت اہم ہے۔ صبح نصف گھنٹے تک مسلسل بائبل کا مطالعہ

روحانی طاقت کے ساتھ دن کے بہترین آغاز کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہ اعتقاد یوم حشر میں دفاع کریگا۔ اس قسم کی عقیدہ پیدا کرنے والی عادتیں یوم حشر میں سونا سے زیادہ قیمتی ہوں گی۔

الہامی کتابوں کے ان حصوں کو صرف مطالعہ جو فطری طور پر ہمیں راغب کرتا ہے اس سے احتراز کرنے کیلئے ابتدائی عیسائیت کے مبلغین نے مطالعہ کا ایک پروگرام تیار کیا تھا ''بائبل کا مطالعہ'' ("The Bible Companion") (جو اس کتاب کے پبلشر کے پاس دستیاب ہے)۔ اس میں ایسے کئی باب ہیں جو روزانہ پڑھے جاسکتے ہیں، جس کے نتیجے میں نیا صحیفہ سال میں دومرتبہ اور پرانا صحیفہ ایک مرتبہ پڑھا جاسکتا ہے۔ جب ہم دن بدن ہر باب کا مطالعہ کرتے جاتے ہیں تو ہمیں اس خیال سے ہمت ملتی ہے کہ دوسرے ہزاروں معتقدین اسی باب کا مطالعہ کررہے ہوں گے۔ ہم جب کبھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو، فوراً ہی ہم ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہے؛ وہ ابواب جن کا حال ہی میں ہم نے مطالعہ کیا ہے اس وقت ہماری گفتگو کا بنیادی موضوع ہونا چاہئے۔

ذریعے جو اس کی روح مرضی ظاہر کرتی ہے ہمارے اندر داخل ہو جائیگی۔ اس طرح سے بائبل کا ہمارا مطالعہ ہمیں دعا کرنے کا طریقہ بتاتا ہے، اس طرح سے ہماری دعاؤں میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اس لئے "اگر۔۔۔ میری باتیں تم نے مانیں، تو تم سے پوچھا جائے گا کہ تیری کیا خواہش ہے، اور وہ خواہش تمہارے لئے پوری ہوگی" (بحوالہ John 15:7)۔

الہامی کتابوں میں برابر دعائیں کرنے کی متعدد مثالیں موجود ہیں (بحوالہ Ps. 119:164; Dan. 6:10)۔ صبح اور شام، ساتھ میں دن کے وقت شکریہ کی مختصر دعائیں دشواریوں کو کم سے کم کرنے کا ذریعہ سمجھی گئی ہیں۔ صبح اور شام، خدا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے دن کے اوقات میں مختصر دعا ہمارے روزمرہ کا کم سے کم معمول ہونا چاہئے۔

10.3 تبلیغ

خدا کی سچائی کو سمجھنے میں پیدا ہونے والے اختلافات میں سب سے بڑا اختلاف روحانی طور پر خودغرض بننا ہے۔ ہمیں خدا کے ساتھ اپنے نجی رشتے کے بارے میں اس قدر مطمئن ہونا چاہئے، جو بائبل کے ہمارے نجی مطالیہ اور روحانیت میں شامل ہو، ان چیزوں کو دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے سلسلے میں ہم اس کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ جن میں ہمارے ساتھی معتقدین اور ہمارے اطراف پھیلی ہوئی دنیا بھی شامل ہے۔ خدا کا کلام اور سچی کوپل جو اس میں نظر آتی ہے، تاریکی میں روشنی یا جلتے ہوئے چراغ کے مانند ہے (بحوالہ Ps. 119:105; Prov. 4:18)۔ یسوع نے بتایا ہے کہ دوسرا کوئی نہیں ہے جو ایک بالٹی کے اندر اس قسم کی روشنی پیدا کر سکے، لیکن وہ سر عام اس کی نمائش کرتا ہے (بحوالہ Matt. 5:15)۔ "تم دنیا کی روشنی ہو" کیونکہ تم نے یسوع کیلئے عیسائیت قبول کی ہے، "جو دنیا کی روشنی ہے" (بحوالہ Matt. 5:14; John 8:12)۔ ایک شہر جسے پہاڑوں پر بسایا گیا ہو اسے چھپایا نہیں جا سکتا"، یسوع نے اپنا کلام اس طرح جاری رکھا (بحوالہ Matt. 5:14)۔

اگر ہم حقیقی معنوں میں کوپل کے مطابق زندگی گذارتے ہیں جو ہم نے سمجھی ہے تو ہماری "پاکیزگی" ان لوگوں کے لئے نمونہ ہوگی جن کیساتھ ہم رہتے ہیں۔ ہم اس حقیقت کو نہیں چھپا سکیں گے کہ ہم اقلیم کی تمنا میں "تم سے جدا" ہیں، اور ان کے دنیاوی راستوں سے بھی" جدا ہیں۔

بڑے خوبصورت ڈھنگ سے ہماری سچائی کی معلومات کو ان لوگوں میں بانٹ سکتے ہیں جن سے ہم ملتے ہیں: گفتگو کے رخ کو روحانی باتوں کی طرف موڑنا، دوسرے کلیساؤں کے اراکین کے ساتھ عقیدے پر بحث، خیالات کو بانٹتے ہوئے، اور ہمارے ذریعے اخبارات میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات کی اشاعت، یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے ہماری روشنی میں اضافہ ہوگا۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہمیں یہ تمام کاموں کی ذمہ داری ہمارے معتقدین پر

چھوڑ دینا چاہئے؛ ہم میں سے ہر ایک کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے عہد قدیم کے عیسائی مبلغین منظم گروپ تھے، دوسرے گروپوں کے مقابلے میں جو بڑے پیانے پر تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ہم میں بھی ہر ایک اپنے طور پر کچھ نہ کچھ کرے، جو خود ہمارے اپنے اخراجات پر مبنی ہو۔

تبلیغ کا سب سے کامیاب طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد کا نہ صرف اپنے خاندان والوں کے سامنے تذکرہ کریں بلکہ ان کے ساتھ بھی اس کی باتیں کریں جو ہمارے بہت قریب ہیں۔ جن لوگوں کے دوست واحباب کا اس پر عقیدہ نہیں ہے ان کے سامنے عقائد واضح طور پر بیان کریں، اس طرح سے جب ایک بار ایسا کر دیا گیا ہو تو بار بار اس معاملہ کو نہ اٹھانا یا ان پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنا غلط ہے۔ کسی دباؤ میں آ کر تبدیلی مذہب خدا کو پسند نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ بغیر کسی حمایت کے لوگوں کے سامنے حقائق کو پیش کریں نتیجے کی توقع نہ کریں کیونکہ ان سچائیوں کو پیش کرنے کی ہم پر بڑی ذمہ داری ہے (بحوالہ Eze. 3:17-21)؛ اگر یسوع ہماری زندگی میں آ گیا تو "ایک وقت میں میدان میں دو افراد ہوں گے، ایک جسے قبول کر لیا جائے گا اور دوسرا وہاں سے روانہ ہو جائے گا" (بحوالہ Luke. 17:36) یقینی طور پر یہ تعجب کی بات ہوگی کہ ہم اپنے گھر والوں اور ساتھیوں میں یسوع کی آمد کے بارے میں نہ بتائیں کہ ان کی کب آمد ہوگی۔

10.4 کلیسا میں اوقات گزاری

اب تک اس مطالعہ میں ہم نے ہماری روحانی ذمہ داریوں کے بارے میں تذکرہ کیا ہے۔ اس کے باوجود، یہ ہمارا فرض ہے کہ جو ہماری امیدوں کے ساجھے دار ہیں ان کے ساتھ ملیں۔ ایک بار پھر یہ بات ایسی ہے کہ ایسا ہماری فطری خواہش ہونا چاہئے۔ ہم نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم خدا کی اقلیم کی طرف انجانے سفر پر نکل پڑتے ہیں یہی فطرت ہے کہ ہمیں ایسی خواہش ہونا چاہئے کہ اس سفر کے ساتھی مسافروں کے ساتھ ہم رابطہ قائم کریں۔ یسوع کی آمد کے آخری ایام میں ہم زندگی گزار رہے ہیں؛ بہت سارے الجھی ہوئی آزمائشوں پر قابو پانے کیلئے جو ان دنوں ہماری زندگی میں سے گزر رہی ہیں ہمیں اپنے ساتھیوں سے ایسے لوگوں کے ساتھ بانٹنا ہے جو اسی پوزیشن میں ہیں: ''اس مقصد کیلئے نہیں کہ ہم سب ایک جگہ اکٹھا ہو جائیں۔۔۔ بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے: اور اس سے زیادہ یہ ہے کہ جب آپ وہ دن (یسوع کی دوسری آمد) قریب آتے دیکھتے ہیں'' (بحوالہ Heb. 10:25 cp. Mal. 3:16)۔ معتقدین کو چاہئے وہ ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں چاہے وہ خطوط کے ذریعے ہو یا سفر کے ذریعے بائبل کے مطالعہ کو ایک دوسرے میں پھیلانے کی غرض سے ملاقات کریں، مواصلاتی سروس اور تبلیغ کی سرگرمیاں بھی شامل ہوں۔

ہم میں سے ہر ایک کو شخصی طور پر اقلیم کی عظیم امید کیلئے ایک دوسرے کو بنانا چاہئے۔ لفظ 'صوفی' کے معنی ہیں ''تارک الدنیا فرد'' اور ان کا حوالہ ان تمام سچے معتقدین کو دیا جا سکتا ہے جبکہ یہ حوالہ ماضی کے چند مشہور معتقدین سے نہیں دیا جا سکتا ہے۔ یونانی لفظ جس کا انگریزی بائبل میں 'چرچ' کا ترجمہ ہوا ہے وہ 'ایکلیشیا' (ecclesia) ہے جس کے معنی ''تارک الدنیا انسانوں کا اجتماع'' یعنی معتقدین کا اجتماع ہے۔ ''چرچ'' کا حوالہ معتقدین کے گروپ سے دیا گیا ہے جبکہ یہ انسانوں کے ذریعے بنائی جانے والی عمارت نہیں ہے جہاں وہ ملتے ہیں۔ اس لفظ کے استعمال میں پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے پرانے زمانے کے

عیسائی مبلغین نے 'چرچ' کا حوالہ 'ایکلیشیا' سے زیادہ ہے۔

جب کبھی بھی کسی خاص قصبہ یا علاقہ میں معتقدین کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی ہے، تو یہ منطقی بات ہے کہ وہ کوئی ملاقات کی جگہ مختص کر دیتے ہیں جہاں متواتر ملاقاتیں ہوا کریں۔ یہ مٹنگ کسی معتقد کے گھر یا کسی کرائے کے ہال میں معقد کی جانی چاہیے۔ قدیم زمانے کے معتقدین دنیا بھر کے کمیونٹی سنٹر، ہوٹل کانفرنس روم، خود بناتے ہوئے ہال یا پرائیوٹ گھروں میں اس قسم کی میٹنگس کیا کرتے تھے۔ کلیسا کی تیاری کا مقصد یہ ہے کہ مشترکہ طور پر بائبل کے مطالعہ کے ذریعے اس کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکے اور مشترکہ طور پر تبلیغ کے ذریعے دنیا بھر میں اس کی روشنی پھیلائی جا سکے۔ قدیم عیسائیت طرز کے کلیساؤں کا ایک خصوصی پروگرام اس طرح سے تیار کیا جانا چاہیے:

اتوار ۱۱ بجے دوپہر جام وصبو اور کھانے پینے کے لمحات

۶ بجے شام عوامی تبلیغ کی سرگرمی

بدھ ۸ بجے شام بائبل مطالعہ

ایکلیشیا یا کلیسا خدا کے خاندان کا ایک حصہ ہے۔ ایک قریبی تعلقات رکھنے والے طبقے کیلئے ہر ممبر کیلئے ضرورت ہے کہ وہ حساس ہو اور دوسرے کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ یسوع خود اس کیلئے سب سے بڑی مثال تھا۔ اس کی واضح روحانی برتری کے ثبوت کے باوجود، وہ "ہر ایک کے نوکر" کی طرح کام کرتا تھا، یہاں تک وہ اپنے معتقدین کے پیر تک دھلاتا تھا، یہ اس کی مثال ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں کون سب سے برتر ہے۔ یسوع نے ہم کو اس مثال کے ذریعے بڑا پیغام دیا ہے (بحوالہ John 13:14, 15; Matt. 20:25-28)۔

جو تعلیم کلیسا میں دی جائے اس کی بنیاد خدا کی باتوں پر ہو۔ جو لوگ کلیسا میں لوگوں سے خطاب کرتے ہیں، وہ خدا کے عکس کے مانند ہوتے ہیں، اور اس کی طرف سے بولتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی صفت تذکیر ہے، اس لئے خدا کی باتوں سے لوگوں کو تحریک دینے کا کام صرف

برادرس کو کرنا چاہئے۔ 1 Cor. 14:34 □ بالکل آسان نہیں ہوسکتا ہے: ''تمہاری عورتوں کو کلیساؤں میں خاموش رکھو: کیونکہ ان کو لوگوں کے سامنے بولنے کی اجازت نہیں ہے''۔ 1 Tim. 2:11-15 نے اس جواز کو جنت کے باغ کے حالات سے مشابہ کیا گیا ہے؛ کیونکہ حوا نے آدم کو گناہ کی ترغیب دی تھی، اس لئے عورتوں کو اب مردوں کو تعلیم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا نے حوا سے قبل آدم کی تخلیق کی جو اس بات کی نشانی ہے کہ ''عورت کا سربراہ مرد ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 11:3)، اور اس لئے آدمی کو چاہئے کہ عام باتوں کی روشنی میں، ''عورت کو چاہئے کہ وہ خاموشی کے ساتھ تمام موضوعات کو سمجھیں۔

لیکن نہ تو میں کسی عورت کو سمجھانے کی ضد کرتا ہوں اور نہ ہی اسے مرد پر اختیارات کی اجازت دیتا صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ خاموش رہے۔ کیونکہ آدم کی تخلیق پہلے ہوئی ہے، اس کے بعد حوا بنائی گئیں۔ اور آدم گناہ کیلئے نہیں اکسایا گیا تھا بلکہ گناہ کے دوران عورت کو اکسایا گیا تھا۔ اس کے باوجود اسے بچایا جائے گا (یونانی لفظ بذریعہ) بچوں کی پیدائش کے ذریعے، اگر اس کا عقیدہ پورے ایمان کے تعاون اور تقدس میں ہے (بحوالہ 1 Tim. 2:11-15)۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بائبل میں مرد اور عورت معتقدین کیلئے چند علیحدہ ذمہ داریاں پیش کی گئی ہیں۔ عورت چند معاملات جیسے ''شادی، بچوں کی پیدائش، گھر کی نگرانی'' میں افضلیت کی حامل ہے (بحوالہ 1 Tim. 5:14)، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت اپنے گھر میں اپنی روحانی طریقہ کار سے کام کرسکتی ہے۔ اس طرح سے کلیساؤں میں عوام رابطہ کا کام مرد پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ جنسی برابری کی انسانی تھیوری کا بالکل علیحدہ جواز ہے، جہاں ایک کامیاب کیریر کی حامل عورت ہر معاملے میں اپنے شوہر کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرے، جس میں گھر کے بجٹ سے لے کر کپڑوں وغیرہ کی پسند اور ناپسند بھی شامل ہے۔ بچوں کی پیدائش کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ چند دشواریاں حائل ہوئے ہیں، جس کیلئے ضروری ہوجاتا ہے کہ اس مادہ پرست اور خودغرض دنیا میں جذباتی قدروں کی سطح پر قرار رکھی جائے۔ سچے معتقدین اس دور کے اس معاملے کو درگزر کردیتے ہیں، جبکہ ہمیشہ ہی ایک توازن کی

ضرورت ہو۔

شوہر کو اپنی بیوی کا حاکم نہیں ہونا چاہئے، لیکن اس سے محبت کرے جیسا کہ یسوع ہم سے محبت کرتا ہے (بحوالہ Eph. 5:25)۔

''شوہروں، کو چاہئے کہ وہ ان کے ساتھ بڑی سمجھداری سے کام لیں (یعنی کہ بیوی کے ساتھ، خدا کی باتوں پر اپنی معلومات کے مطابق بڑے حساس طریقے سے سلوک کریں)، بیوی کو عزت بخشیں جیسا کہ کمزور کشتی کے ساتھ رویہ اپنایا جاتا ہے اور ٹھیک اسی طرح جیسے وہ زندگی کی نعمتوں کے مشترکہ وارث ہوں'' (بحوالہ 1 Peter 3:7)۔

روحانی طریقے کار کے مطابق، یسوع پر اعتماد لانے سے مرد اور عورت یکساں ہو جاتے ہیں (بحوالہ Gal. 3:27, 28 cp. 1 Cor. 11:11)۔ اس کے باوجود، اس سے واضح اصول متاثر نہیں ہوتے ہیں کہ مرد عورت کا سربراہ ہے، (بحوالہ 1 Cor. 11:3) خاص طور پر گھر اور کلیساؤں میں پریکٹیکل اور روحانی معاملات میں۔

اس اصول کو تسلیم کرنے کی غرض سے، خاتون معتقد کو چاہئے کہ جب کوئی برادر خدا کی باتیں بتا رہا ہو تو وہ اپنے سر کو ڈھانپ لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسا کی میٹنگوں کے دوران کوئی ٹوپی یا اسکارف سر پر رکھنا چاہئے۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کیلئے احساس کیلئے ان کے سروں پر پہنے جانی والی ٹوپی اور اسکارف میں فرق ہونا چاہئے (بحوالہ 1 Cor. 11:14, 15)۔ ''ہر وہ عورت جو اپنا سر بغیر ڈھانپے ہوئے دعا کرتی ہے اپنے سر کا احترام نہیں کر رہی ہے (یعنی کہ اپنے شوہر کا V.3)؛ یہ اصول ہر عورت کیلئے چاہئے وہ اپنا سر ہی کیوں نہ منڈائے ہوئے ہو۔ اس کے باوجود اگر کوئی عورت اپنا سر نہیں ڈھانپے ہوئے ہے، چاہے وہ مونڈی ہوئی کیوں نہ ہو؛ لیکن چونکہ عورت کو سر منڈانا یا مونڈنا شرم کی بات ہے، پھر اسے اپنا سر ڈھانپنا چاہئے۔ اس لئے ہر عورت کو سر ڈھانپنا ضروری ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اپنے شوہر کے اختیار میں ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 11:5,6,10 A.V. mg.)۔

10.5 جام وصبو اور کھانے پینے کے لئے فرصت

دعاؤں اور بائبل کے مطالعہ کے دوران، کھانے پینے اور یسوع کی قربانی کی یاد میں جام لینا اس کے حکم کی اہم تکمیل ہے۔ ''یہ کام میری یاد میں کرو'' یسوع نے حکم دیا (بحوالہ Luke 22:19)۔ یہ اس کی خواہش تھی کہ اس کے ماننے والے اس کی دوبارہ آمد تک یہ کام کرتے رہیں، اور اس کی دوبارہ آمد پر وہ جو ہمارے ساتھ کھائے گا اور جام نوش کرے گا (بحوالہ 1 Cor. 11:26; Luke 22:16-18)۔

کھانا یا روٹی کا مشابہ یسوع کے جسم سے کیا گیا ہے جس نے صلیب پر اس کی پیشکش کردی تھی۔ اور جام اس کا خون ہے (بحوالہ 1 Cor. 11:23-27)۔ ابتدائی معتقدین اس سروس کا سلسلہ برقرار رکھے ہوئے تھے (بحوالہ Acts 2:42,46)۔ خاص طور پر کم از کم ہفتہ میں ایک بار (بحوالہ Acts 20:7)۔ اگر ہم حقیقت میں یسوع سے عقیدت رکھتے ہیں، تو ہم اس کے حکم کو مانیں گے (بحوالہ John 15:11-14)۔ اگر اس کے ساتھ ہمارا سچا نجی رشتہ ہے، تو ہمارے اندر یہ خواہش ہوگی کہ اس کی قربانی کو یاد رکھیں جیسا کہ اس کی خواہش تھی، اور اس کے بعد اس کے ذریعے عظیم نجات کی ہولی کو یاد رکھنے کیلئے اپنے حوصلوں کو بڑھائیں۔ صلیب پر اس کی تکالیف کے دنوں کو یاد کرنے سے ہماری تکالیف کم ہوجائیں گی اور ایسا اس وقت ہوگا جب ہمارے کارڈ کی تکالیف کو ہم یاد کریں گے۔

روٹی توڑنا یا جام وصبو لینا ایک اس کی یاد کو تازہ کرنے کی بنیادی باتیں ہیں؛ اس کام سے کوئی معجزاتی بات پیدا نہیں ہوگی۔ یہ موسیٰ کے قانون کے دور کے جشن کے برابر ہے (بحوالہ Luke 22:15; 1 Cor. 5:7,8)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مصر سے جاری کی گئی عظیم باتوں کو یاد کرنا ہے جسے خدا نے بحر احمر پر موسیٰ کے ذریعے کھلوایا تھا۔ روٹی توڑنے کی سروس ہمیں یسوع کے ذریعے گناہ سے ہماری نجات کی طرف لے جاتی ہے، جو صرف صلیب پر ممکن کیا گیا اور عیسائیت قبول کرکے ہم اس کیجوڑ دیئے گئے۔ ان احکامات کا مقصد یہ ہے کہ ہم وہ کر سکتے ہیں جو فطری طور پر ہم کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ہم کھاتے ہیں اور جام نوش کرتے ہیں تو ہم یسوع کو اپنے لئے محبت پر رضامند کرتے ہیں، اور یقینی طور پر یہ تمام باتیں ہماری نجات کیلئے ہیں، اور پھر ایک بات بالکل حقیقی نظر آنے لگتی ہیں۔ روٹی توڑنے کی سروس ہفتہ میں ایک بار منعقد کرنا صحت مند روحانی صورتحال کی ایک نشانی ہے۔ اگر کوئی شخص اس عقیدہ کے ماننے والوں کے ساتھ استیضیافت کرنے کا اہل نہیں ہے تو، وہ تنہا اس کا اہتمام کرسکتا ہے۔ اس حکم کو ماننے سے روکنے کیلئے کسی بھی قسم کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اس سروس کیلئے کھانے اور جام کی فراہمی پر ممکن کوشش کی جائے، یہاں تک کہ سخت ترین حالات میں ہمیں اس سروس کے ذریعے یسوع کو یاد کرنے سے باز نہیں رہنا چاہیے جو ہمارے لئے بہترین طریقہ ہوسکتا ہے یسوع استعمال کرتا تھا "انگور کی شراب" (بحوالہ Luke 22:18)، اور ہمیں چاہیے کہ ہم سرخ انگور کی شراب استعمال کریں۔

یسوع کی تکالیف اور اس کی قربانی کی نشانی کو یاد کرنا کسی مرد یا عورت کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے اس پر پوری توجہ کے ساتھ عمل نہ کرنا جیسا کہ وہ کرتے ہیں کوئی مذہبی خلاف ورزی نہیں ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ "اکثر جب تم یہ روٹی کھاتے ہو، اور یہ پیالہ پیتے ہو تو تم لارڈ کی موت کو یاد کرتے ہو۔۔۔ جہاں کہیں بھی جو کوئی اس روٹی کو کھائے گا اور لارڈ کے اس پیالے کو پیئے گا، تو کوئی وجہ نہیں کہ، وہ لارڈ کے جسم اور خون کا تصور ہوگا" (بحوالہ 1 Cor. 11:26,27)۔ کھانے اور جام وصبو کا اہتمام ایسی جگہ اور ایسے وقت میں کیا جائے جہاں خیالات کو بانٹنے میں نہ تو کوئی رکاوٹ ہو اور کوئی دشواری۔ اس طرح سے اس کا اہتمام بالکل صبح یا پھر رات کو دیر سے خواب گاہ یا دوسرے کسی معقول مقام پر کیا جائے۔ ہم اس سلسلے میں مزید مشورہ دیں گے کہ، ایک آدمی کو اپنا جائزہ لینا چاہیے، اور اس طرح سے (ایمانداری کے ساتھ محاسبہ کیا جائے) وہ اس روٹی کو کھائے، اور اس پیالے کو پیئے" (بحوالہ 1 Cor. 11:28)۔ ہمیں یسوع کی قربانی کی طرف اپنے ذہن کو مرکوز کردینا چاہیے، اور یہ اس کی نشانی کو یاد کرنے سے مکمل کرنا چاہیے۔ یہ کام اس طرح صحیح ڈھنگ سے کرنے سے ہم یسوع کیلئے اپنے ضمیر کی آواز بھی سن سکیں گے۔

روٹی توڑنے کی سروس کو مندرجہ ذیل طریقے سے صحیح ڈھنگ سے ادا کیا جا سکتا ہے:۔

۱۔دعا۔میٹنگ میں خدا کی نعمتوں کیلئے فریاد کرنا؛اس کی دین کیلئے اس کے ذریعے ہماری آنکھیں کھولنے کی دعا؛دوسرے معتقدین کی ضروریات کو یاد رکھنا،اس کی محبت کیلئے اس کی تعریف کرنا،خاص طور پر جیسا کہ یسوع مسیح میں ظاہر کیا گیا ہے۔اور پھر دوسرے کسی معاملے کیلئے دعا کرنا۔

۲۔بائبل کے کتابوں، میں جس طرح ظاہر کیا گیا ہے اس کے مطابق دن میں بائبل کا مطالعہ۔

۳۔ان سے سیکھے ہوئے اسباق کو یاد کرنا، با آواز ساتھ پڑھنا۔بائبل کے مطالعہ کے وقت ان باب کو پڑھنے سے ہماری سروس کا مقصد یوں ہوتا ہے۔یعنی یسوع کو یاد کرنے کا مقصد۔

۴۔ 1 Cor. 11:23-29 کا مطالعہ

۵۔اپنے محاسبے کے دوران خاموشی کا لمحہ

۶۔روٹی کیلئے دعا

۷۔روٹی توڑنا اور اس کا ایک ٹکڑا کھانا

۸۔جام کیلئے دعا

۹۔جام کا ایک گھونٹ لینا

۱۰۔اختیاری دعا۔

اس پوری سروس کی تکمیل میں ایک گھنٹہ سے کچھ زائد وقفہ لگنا چاہئے۔

10.6 شادی

ہم اس پیشکش کا آغاز اس غور کے ساتھ کرتے ہیں کہ عیسائیت قبول کرنے کے وقت جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ اس سلسلے میں ایسے گئی اقتباسات ہیں۔ یسوع، پال اور دوسروں کی مثالوں کے جیسے جوڑے بنائیں جو ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کرتا ہے جو کنوارے ہیں اور کم از کم غیر شادی شدہ رہنے کے بارے میں سوچتے ہیں تا کہ لارڈ کے کام کی تکمیل کیلئے خود کو وقف کرسکیں (بحوالہ 1 Cor. 7:7-9, 32-38 cp. 2 Tim. 2:4; Matt. 19:11,12,29; Ecc. 9:9)۔ ''لیکن اگر تو شادی کرتا ہے، تو گناہ نہیں کرتا ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 7:28)۔ زیادہ تر راہب شادی شدہ تھے (بحوالہ 1 Cor. 9:5) اور شادی جو خدا کی مرضی ہے جس سے بہت ساری جسمانی اور روحانی فوائد پہنچاتی ہے۔ ''شادی ہر معاملہ میں قابل احترام ہے، اور (استعمال) بستر بے داغ رہتا ہے'' (بحوالہ Heb. 13:4)۔ ''یہ اچھا نہیں ہے کہ۔۔۔ آدمی تنہا رہے''، جبتک کہ وہ اعلیٰ سطح کے روحانی کاموں کیلئے خود کو وقف نہ کردے، اور اس لئے خدا نے شادی مقرر کی ہے (بحوالہ Gen. 2:18-24)۔ اس لئے اگر کسی کو بیوی ملتی ہے، تو ایک اچھی چیز ملتی ہے، اور اسے خدا کی مرضی حاصل ہوتی ہے۔۔۔ ایک فرمابردار بیوی لارڈ کی طرف سے ہی ملتی ہے'' (بحوالہ Prov. 18:22; 19:14)۔

ان آیات (verses) کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے بغیر جنسی خواہشات کی تکمیل ممنوع ہے۔ زنا (غیر شادی شدہ افراد کے درمیان جنسی تعلقات) کے خلاف وارننگ، جنسی بے راہ روی (شادی شدہ افراد جو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کریں) اور کسی قسم کی غیر اخلاقی حرکت کے خلاف تذکرہ پورے نئے صحیفہ میں موجود ہے؛ ایسی باتوں کا ہر اقتباس میں تذکرہ ہے۔ ان میں سے چند کا حوالہ اس طرح ہے: Acts 15:20; Rom. 1:29; 1 Cor. 6:9-18; 10:8; 2 Cor. 12:21; Gal. 5:19; Eph. 5:3; Col. 3:5; 1Thess. 4:3; Jude 7; 1 Peter 4:3; Rev. 2:21.

Gen. 2:24 کے بنیادی اصول میں اغلام یا اس قسم کے گناہ کے سلسلے میں تذکرہ کیا گیا ہے، یہ خدا کی مرضی ہے کہ مرد اور عورتیں ایک دوسرے سے شادی کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلقات برقرار رکھیں۔ خدا نے حوا کو آدم کی مدد کیلئے پیدا کیا، جبکہ اس کام کیلئے دوسرے مرد کو پیدا نہیں کیا۔ مردوں کے درمیان جنسی تعلقات کی بائبل میں بار بار مذمت کی گئی ہے۔ یہ گناہوں میں سے ایک ایسا گناہ ہے جس کے سبب اہل لوط تباہ کردیئے گئے تھے (بحوالہ Gen. Chs. 18,19)؛ راہب پال نے یہ بالکل واضح کردے ہے کہ اس قسم کی حرکتوں میں ملوث ہونے سے خدا کا قہر نازل ہوگا، اور اس کی اقلیم سے خارج کردے جائے گا (بحوالہ Rom. 1:18-32; 1 Cor. 6:9,10)۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے معاملات میں ایک بار ملوث ہوجایا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم یہ سوچیں کہ خدا اب ہماری مدد نہیں کرے گا۔ خدا معاف کرنے والا ہے، خدا کی طرف سے معافی ہے، جو لوگوں کو اس کی معافی کا تجربہ ہے انہیں اس کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں (بحوالہ Ps. 130:4)۔ کورنتھ کے کلیسا میں اس قسم کے گناہ گار منچلوں کی بڑی تعداد تھی؛ "ہوسکتا ہے کہ ان جیسوں میں سے آپ بھی ہوں؛ لیکن تمہارے گناہ (عیسائیت قبول کرکے) معاف ہوچکے ہیں، لیکن تم پاک ہوچکے ہو، لیکن بحق بنادیئے گئے (عیسائی بنائے جانے کے ذریعے) جو لارڈ یسوع کے نام سے ہوے" (بحوالہ 1 Cor. 6:9-11)۔

10.7 فیلوشپ

یونانی الفاظ میں 'فیلوشپ' اور 'ساتھیوں' کا تجربہ بنیادی طور پر اس طرح ہوا ہے کہ جن میں کچھ باتیں مشترکہ ہوں: مشترکہ۔ اتحاد، "ساتھیوں] کا رابطہ "ایک دوسرے سے رابطہ" کا مطلب ہے۔ خدا کے طریقہ کار کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے، ہم کو اس کے ساتھ رابطہ کا اعزاز حاصل ہوتا ہے اور ان تمام لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم ہوتا ہے جو یسوع میں 'اعتقاد کے ذریعے اپنے ہی کام کررہے ہیں۔ ہمارے دوسرے ساتھیوں پر ہماری ذمہ داریوں کو نظر انداز کردینا ہمارے لئے بہت آسان ہے: "دوسروں کیلئے نیکی کرنا اور ان سے رابطہ کرنا (یعنی کہ فیلوشپ) نہیں بھولنا چاہئے" (بحوالہ Heb. 13:16)۔ Phil. 1:5□ نے ہمارے "گوسپل میں فیلوشپ" کے تعلق سے تذکرہ کیا ہے: ہماری فیلوشپ کی بنیاد ہمارا عقیدہ ہے جو سچے گوسپل پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے فیلوشپ سے سچے معتقدین لطف اندوز ہوتے ہیں جو کسی دوسرے اداروں یا کلیسا سے کہیں زیادہ دلچسپی کی بات ہے۔ اس فیلوشپ کی ہی وجہ سے وہ لوگ ایک دوسرے کا ساتھ دینے کیلئے دوردراز سفر کرتے ہیں اور دوردراز علاقوں کے معتقدین سے ملاقات کرتے ہیں اور انہیں ڈاک اور ٹیلی فون کے ذریعے رابطہ کا جہاں ممکن ہو بہتر استعمال کرنا چاہئے۔ پال نے "روح کی فیلوشپ" کا تذکرہ کیا ہے (بحوالہ Phil 2:1)، یعنی کہ ایسی فیلوشپ جس کی بنیاد ہمارے لئے روح/خدا کی مرضی کے ساتھ مشترکہ ہو، جیسا کہ اس کی روح/دنیا میں انکشاف کیا گیا ہے۔

ہماری فیلوشپ کا تجربہ روٹی توڑنے اور جام نوشی کی سروس کے دوران ہوسکتا ہے۔ ابتدائی معتقدین "راہبوں کے عقیدے اور فیلوشپ پر عمل کرتے تھے (دوران) روٹی توڑتے وقت، اور دعاؤں میں۔۔۔ ہماری امید مرکزی طرز کی نمائندگی کرتی ہے، ایک ساتھ ایک دوسرے کا ساتھ دینا 'دل کی تنہائیوں' کے ساتھ ایک دوسرے کو باندھ دیتا ہے (بحوالہ Acts 2:42,46)۔ "نعمتوں کا پیالہ جو ہمیں عطا کیا گیا ہے، یسوع کے خون کی (ساجھے داری) مشترکہ ساجھے داری نہیں ہے؟ روٹی جو ہم توڑتے ہیں، یسوع کے جسم کی ساجھے داری نہیں

ہے؟ چونکہ ہم بہت سارے ہیں اور روٹی یک، اور ایک جسم؛ اور ہم سب کا ایک ہی مقصد ہے (بحوالہ 1 Cor. 10:16,17) کہ یسوع کی قربانی اور اس کے کام کی ان تمام چیزوں میں سے جس سے اس کو فائدہ ہوا ہے ہمیں حصہ ملے، اس کے حقدار وہ لوگ ہیں جو "ایک روٹی کے حصہ دار میں"۔ صرف وہ لوگ جو سچائی کے ساتھ یسوع پر اعتقاد لائے، اس پوزیشن میں ہیں، اور یہ ان نشانیوں کا مذاق ہوگا جب ایسی پوزیشن سے ہٹ کر کوئی اس کا ساجھے دار بنے۔

ہمارے فیلوشپ خدا "یسوع کے ساتھ اور دوسرے معتقدین کے ساتھ صرف ہمارے مشترکہ عقیدے کی سچائی پر منحصر نہیں ہے جن میں ایک عقیدہ" ہے۔ ہماری طرز زندگی کا انحصار اصولوں پر ہونا چاہئے جن کا ان اصولوں میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ "خدا روشنی ہے، اور اس کے اندر بالکل کوئی تاریکی نہیں ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہماری فیلوشپ ہے، اور تاریکی میں جاتے ہیں، تو ہم جھوٹ بولتے ہیں، اور سچ قطعی نہیں بولتے؛ لیکن اگر ہم روشنی میں داخل ہوتے ہیں، جیسا کہ وہ روشنی میں ہے، تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ، اور اس کے بیٹے یسوع کے خون کے ساتھ فیلوشپ بہاتے ہیں جو ہمارے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے" (بحوالہ 1 John 1:5-7)۔

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فیلوشپ اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب کوئی معتقد عقیدہ ختم کرنے لگتا ہے، یا اپنے طور پر زندگی جینا شروع کرتا ہے، جو بائبل کی تعلیمات کی بالکل واضح مخالفت ہے: "تاریکی کے بے مقصد کاموں کے ساتھ کوئی رابطہ نہ رکھنا بلکہ ان کو دوبارہ ظاہر کرنا بہتر ہے (بحوالہ Eph. 5:11)۔ لوگوں کا ساتھ حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے ٹھیک اسی طرح جس طرح سے کوئی چرواہا اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ کو تلاش کرتا ہے (بحوالہ Luke 15:1-7)۔

فیلوشپ کے تعلق سے واضح اقتباسات میں سے ایک 2 Cor. 6:14-18 میں ملا ہے: "غیر معتقدین کے ساتھ اتحاد کیلئے نابرابری ظاہر نہ کرو: اس کے لئے فیلوشپ غیر سچے لوگوں کے ساتھ بھی سچائی کے ساتھ ہے؟ اور یہ ساتھ تاریکی میں روشنی کے برابر ہے۔۔۔ اس لئے

ان لوگوں میں سے باہر آجاؤ، اور خود کو علحدہ کرلو، لارڈ کا کہنا ہے۔۔۔ اور پھر میں تم سے ملوں گا، اور تمہارا باپ بن جاؤں گا، اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو گے، یہ باتیں عظیم لارڈ نے کہی ہیں''۔

ہم نے ظاہر کیا ہے کہ خدا کی بات روشنی ہے۔ ان آیات (verses) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ہم ایسے کلیساؤں سے کیوں نہ منسلک رہیں جو چھوٹے عقیدوں کو تعلیم دیتے ہیں؛ ہمیں ایسے لوگوں سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہئے جو سچائی نہیں جانتے ہیں، اور ہمیں چاہئے کہ دنیا کے طرز کو ترک کردیں۔ دنیا سے ہماری علحدگی کی مناسبت سے ہم خدا کے بہت ہی قریبی بیٹے اور بیٹیاں بننے کا اعزاز حاصل کرتے ہیں، جو دنیا بھر کے دوسرے خاندانوں کا ایک حصہ ہیں جن کے اسی قسم کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات ہیں۔ ہمارے بھائی اور بہنیں۔ دنیا میں واحد ''ایک ڈھانچہ، یعنی کہ ایک سچا کلیسا (بحوالہ Eph. 1:23)، جس کا انحصار ان پر ہے جو ایک امید۔ ایک خدا، ایک عیسائیت اور ''ایک عقیدے'' کے حامل ہیں، یعنی کہ عقیدوں کا ایک سچا ڈھانچہ جو ایک عقیدے پر مبنی ہے (بحوالہ Eph. 4:4-6)۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ''ایک ڈھانچہ'' اور ساتھ ہی دوسرے مذہبی اداروں کے ساتھ جن کا سچا عقیدہ نہیں ہے فیلوشپ کا ایک حصہ بنا جائے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ روشنی کا تاریکی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اس لئے اگر ہم تاریکی کا ساتھ پسند کرتے ہیں تو ہم خود کو تاریکی کا ایک حصہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

اگر آپ ان مطالعوں کو بہتر ڈھنگ سے غور کرتے ہیں تو، یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اس وقت سے کسی بھی قیمت میں خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات میں کوئی نیم پوزیشن نہیں رہتا ہے۔ اس وقت ہم اگر عیسائیت کے ذریعے یسوع کے ساتھ ہوں، یا اس سے باہر ہوں۔ اس وقت ہم سچے عقیدہ کو سمجھنے کی بنیاد پر اس کی روشنی میں ہوں اور اس کی پریکٹیکل فرماں برداری کررہے ہوں، یا تاریکی میں ہوں۔ اس صورت میں کوئی بھی فرد واحد دو کیمپ میں بیک وقت قدم نہیں رکھ سکتا۔

ان چیزوں کے سلسلے میں ہماری معلومات سے خدا کیلئے ہماری ذمہ داری کی ایک سطح مقرر

ہو جاتی ہے۔ اب ہم ایک عام آدمی کی طرح سڑکوں پر نہیں چلتے ہیں، یا پھر روزمرہ کی زندگی نہیں گزارتے ہیں، جیسا کہ دنیا کے اوسط آدمی زندگی گزارتے ہیں۔ خدا بہت ہی غور کے ساتھ ہمارے جوابی اقدام کو دیکھ رہا ہے۔ وہ (خدا)، لارڈ یسوع اور تمام سچے معتقدین تمہیں فیصلے کرنے کیلئے ضرور رہنمائی کرینگے۔ لیکن جس قدر خدا، یسوع اور خود ہم اپنے لئے بہتر فیصلہ کرسکتے ہیں تو تمہاری مدد بھی کریں گے۔ یہاں تک خدا کا معاملہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے لئے قربانی دے دی۔ اس طرح سے تمہاری نجات کا انحصار تمہارے آزادانہ فیصلے پر ہے کہ تم عظیم امیدوں کو خود میں جذب کرسکتے ہو یا نہیں جس کی اب تمہیں پیشکش کی گئی ہے۔

مطالعہ ۱۰: سوالات

۱۔ 'تقدس' کے کیا معنی ہیں؟

اے) غیر معتقدین کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھنا

بی) گناہ سے علیحدہ ہونا اور خدا کی باتوں میں شامل ہونا

سی) کلیسا جانا

ڈی) دوسروں کیلئے نیکی کرنا

۲۔ روٹی توڑنے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے؟

اے) ہمیں یہ کام ہفتہ وار کرنا چاہئے

بی) ہمیں یہ کام وقت گزاری کے طور پر سال میں ایک بار کرنا چاہئے

سی) روٹی اور جام تبدیل ہو جاتا ہے یسوع کے جسم اور خون میں

ڈی) روٹی اور جام کی یسوع کے جسم اور خون سے تشبیہ ہے

۳۔ شادی کے بارے میں ان میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) ہمیں سچے معتقدین سے شادی کرنا چاہئے

بی) معتقدین کیلئے طلاق کی اجازت ہے

سی) ایک شادی شدہ معتقد جس کا ساتھی غیر معتقد ہے انہیں کوشش کرنا چاہئے کہ ساتھ رہیں

ڈی) شادی میں مرد یسوع کی نمائندگی کرتا ہے اور عورت معتقدین کی۔

-------The End ----------ختم شد-----------